لعابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجموعہ تقاریر

سلطان العلماء

علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب

امیر محمد رضا ہاشمی

ناشر

سلطان العلماء اکیڈمی بہاول پور

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

لعاب محمد

مجموعہ تقاریر............ سلطان العلماء علامہ غضنفر عباس ہاشمی

مرتب........... امیر محمد رضا ہاشمی

مُعاون............... ملک غلام مُرا اعوان

پروف ریڈنگ............ علامہ نادر عباس کانجو

کمپوزنگ.............. محمد جمیل رضا

اشاعت............... اکتوبر 2009

ناشر.......... سلطان العلماء اکیڈمی بہاولپور

رابطہ نمبر.......... 03334006075/03017785572

ہدیہ.............. -/250

تقسیم کار

حسنین مجالس سنٹر شاہ چن چراغ راولپنڈی۔

امام بارگاہ باب الحوائج مغل پورہ لاہور

افتخار بک ڈپو لاہور۔

اسد بک ڈپو قدم گاہ حیدر آباد

ضامن بک سنٹر اُردو بازار لاہور

الحسین کیسٹ ہاؤس ملتان

رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی

غفار شاہ بکڈ پو سیالکوٹ

محفوظ بک ڈپو مارٹن روڈ کراچی

کاظمی بک ڈپو چنیوٹ

زیدی کتاب گھر بھوانہ

پاکستان بک ڈپو چنیوٹ

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

جوہرِ محمدیہ کے نام

تفسیرِ احمدیہ کے نام

کفو حقیقت علویہ کے نام

اے تفسیرِ کوثر، اے تاویلِ لیلۃ القدر، اے شفیعہ محشر، اے اُم الانوار، اے صاحبۃ الاستار، تیرے معصوم بچوں کی دہلیز کا گدائے کاسہ بکف تیری بارگاہِ عصمت میں تیرے بابا کی لعابِ اقدس واطہر پر نثری قصیدہ ہدیہ کر رہا ہے۔ اے ملائک کو نانِ جویں بخش کے اپنا نمک خوار بنا دینے والی ذات۔ اپنی دہلیز پر کھڑے لاشئی بھکاری کے کشکول کے چند ریزے قبول فرما کے اُنہیں رشکِ دُرِّ ارم کر دے۔

Presented by Ziaraat.Com

پیش لفظ

ہر ہر حمد زیبا ہے اُس ذات بعید الادراک کیلئے جس نے حقیقتِ محمد یہ کو صادر کر کے کائنات پر احسانِ عظیم اور لعاب احمدیہ کی خیرات بانٹ کر مخلوقات پر فضلِ عمیم فرمایا۔ سلطان العلماء کی ذات سے بیگانہ و یگانہ آشنا ہے۔ کہ موصوف نے ہمیشہ اپنے خطاب کی لاج رکھی ہے۔ ان کے خطاب خود ساختہ نہیں خدا داد ہیں۔ جو مومنین کی طرف سے ان کے اعترافِ علم و فضل کے طور پر ملتے رہے۔ سلطان العلماء کا بیٹا ہونے کے ناطے نہیں، ایک مومن اور سامع کی حیثیت سے میں بھی ان کی سحر بیانی کے حصار میں چکرا رہا ہوں۔ ایسی نابغہءِ روزگار شخصیات روز روز پردہءِ ہستی پہ نمودار نہیں ہوتیں۔ قبلہ کی مسیں بھیگ رہی تھیں کہ شاہ پور سیداں چکوال میں ابوالفصاحت کا خطاب ملا۔ جس کا اعلان منبر سے علامہ قاضی سعید الرحمٰن علوی سے کرایا گیا۔ احمد پور شرقیہ میں ہزاروں مومنین کی موجودگی میں سید سعید علی بخاری صاحب نے گولڈ میڈل اور نقیبِ ولایت کا خطاب دیا۔ حیدر آباد سندھ، بہاولپور، لاہور اور میلسی میں سلطان العلماء کا خطاب اور دستار بندی جن میں تین طلائی تاج بھی قبلہ کے زیبِ سر ہوئے اور گولڈ میڈل ملا۔ سلطان العلماء کی آواز جب منبر سے گونجتی ہے تو دہلیزِ خیبر شکن سے خیرات مانگتی ہوئی صورِ اسرافیل کی طرح تشنگانِ عرفان میں حیات بانٹتی چلی جاتی ہے۔ لاتعداد ایسے موضوعات جن سے منبر آشنا نہ تھا قبلہ کے سیر حاصل تبصروں سے مملو ہیں۔ علمی خطاب ہمارے خاندان کی روایت ہے۔ میرے جد امجد امیر العلماء اور بابا سلطان العلماء میرے قول کی بیّن دلیل ہیں۔ اسی روایت کو جاری و ساری رکھنے کیلئے عربی فاضل کا کورس کر رہا ہوں۔ اور مومنین سے طالب دعا ہوں کہ خدائے قدوس بطفیل معصومین علیہ السلام حقیر کو اس کوہِ گراں کے اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ سلطان العلماء نے لاہور میں "العاب

Presented by Ziaraat.Com

محمد " کے عنوان سے مومنین کو اپنے نوری علمی اور عرفانی بیان سے مستفید اور مستفیض فرمایا۔ جسے بندہ نے کتابی شکل دے کر رہروانِ عرفان کی ضیافتِ ایمان کیلئے پیش کر دیا ہے۔ اور آئندہ بھی انشاءاللہ قبلہ کے موضوعات بکر پہ کتابیں شائع کرتا رہوں گا۔ میں علامہ نادر حسین کانجو صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے مسودہ کی پروف ریڈنگ کی۔ اور معروف عزادار جناب ملک غلام حُر اعوان صاحب آف لاہور کا بھی شکرگزار ہوں کہ جن کی معاونت سے کتاب آپ حضرات کی دست بوس ہوئی۔ مومنین کی آراء کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

طالبِ دعا

امیر محمد رضا ہاشمی خلف الرشید سلطان العلماء ابوالفصاحت، نقیب ولایت
علامہ غضنفر عباس ہاشمی خلف الرشید امیر العلماء قلندرِ زماں بہلول دوراں حضرت
علامہ امیر محمد ہاشمی تونسوی۔

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

پیشِ لفظ	صفحہ نمبر
پہلی مجلس	صفحہ نمبر 7
دوسری مجلس	صفحہ نمبر 26
تیسری مجلس	صفحہ نمبر 43
چوتھی مجلس	صفحہ نمبر 63
پانچویں مجلس	صفحہ نمبر
چھٹی مجلس	صفحہ نمبر 96
ساتویں مجلس	صفحہ نمبر 110
آٹھویں مجلس	صفحہ نمبر 125
نویں مجلس	صفحہ نمبر 147
دسویں مجلس	صفحہ نمبر 165

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 1۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ باآوازِ بلند۔۔۔۔۔۔۔۔

سورۃ نساء سے ایک شہرہ آفاق آیت پیشِ نظر ہے میرے۔ ارشاد ہے۔

عَلَّمَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ.

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے خدا نے، جو جو تو نہیں جانتا تھا وہ وہ علم دے دیا۔ عَلَّمَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ. اور یہ دنیا میں آنے کی بات نہیں ہو رہی۔ مَالَمْ تَكُنْ جب تو نہیں تھا ہونے لگا تو یہ دے دیا۔ (دادو تحسین)

اور آسان کر دوں، ہونے سے پہلے، جو جو تو نہیں جانتا تھا، وہ ہوتے ہوئے اللہ نے تجھے دے دیا۔ (دادو تحسین)

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا٥ اور ماضی سے ہی اللہ کا فضل تیرے لیے عظیم رہا ہے۔ (زوردار داد)

كَانَ زمانہءِ ماضی پر بولا جاتا ہے۔ یہ فضل آج سے نہیں شروع ہوا۔ تیرے وجود میں آنے کے بعد سے نہیں شروع ہوا۔ بلکہ تیرے وجود سے بھی پہلے تجھ سے محبت کی (دادو تحسین) تجھے خلق بعد میں کیا، اسی طرح فضل تجھ پہ پہلے کیا۔ اور تجھے معرضِ وجود میں بعد میں لایا۔

(دادو تحسین)

بس ترجمہ ختم ہو گیا میرا۔ اور کہنا یہ ہے، اللہ نے کہا ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا٥۔ تیرے لیے اللہ کا فضل عظیم ہے۔

جو جملہ کہا ہے میں نے یہ جملہ نہیں۔ پوری کائنات لفظوں میں ڈھال کر آپ کی جھولی میں

Presented by Ziaraat.Com

ڈال دی ہے۔

خود اللہ اپنے آپ کو وَھُوَ الْعَلِی العظیم اپنے آپ کو عظیم کہتا ہے۔

کیا اللہ کے ہاں مبالغہ ممکن ہے؟

کسی کی تعریف میں حد سے گزر جائے؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (دادوتحسین)

یُؤتِ کُل ذِیٔ حق حقہٗ

سورہ ہود کی آیت کہہ رہی ہے۔ وہ کہتا ہے میں تو ہر حقدار کو اس کا حق دیا کرتا ہوں۔ (یُــؤتِ کُل ذِیٔ فَضل فضلہٗ . (دادوتحسین)

تو یہ آیت اور پھر وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا٥ والی آیت، یہ دونوں آیتیں جب سامنے رکھو گے۔ تو بات سمجھ میں آجائے گی۔ کہ جو فضلِ عظیم ہے۔ بے شک فضل ہے۔ لیکن میرے رسول کا حق ہے۔ (دادوتحسین)

پروردگار کتنا فضلِ عظیم ہے تیرا، میرے رسول پر۔

حقیقت کو تو کیا آدم سے عیسیٰ تک کے عقلوں کا جوہر بنا کر کسی ایک کے خانۂ ادراک میں رکھ دیا جائے۔ پھر بھی میرے حبیب کی حقیقت تک رسائی کا امکان ہو ہی نہیں سکتا۔

اس کے ظاہر وجود کو ہی دیکھ لیں۔ اس کے سر سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک، تراش خراش کانٹ چھانٹ کے پھینک دینے والی چیزوں میں میں نے وہ جوہر بھر دیے جو آدم سے عیسیٰ تک کی حقیقت میں موجود نہیں تھے۔ (دادوتحسین، پرجوش نعرے)

آٹھ دس چہرے ایسے ہیں جن پر پریشانی دکھ رہی ہے مجھے۔ اور پریشانی اور اس ذکر کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ (نعرے)

خوش ہونے والوں کو اور خوش کرنا چاہتا ہوں، پریشان ہونے والوں کو کچھ اور۔۔۔

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ بھی میں نے رعایت کر دی تھی کہ میں نے رسول کے بالوں کا نام لے لیا۔ ناخنوں کا نام لے لیا۔ در حقیقت اللہ کہنا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ پاپوش، وہ جوتی جو میرے حبیب کے قدموں کو چھو لیتی ہے۔ اُس چمڑے تک آدم سے عیسیٰ تک کی حقیقتوں کی رسائی نہیں۔ (دادو تحسین)

نہیں نہیں۔۔۔ سر اُٹھا سر اُٹھا۔۔۔ میدان میں بول رہا ہوں، حجرہ میں نہیں۔

میں نے کہا ہے میرے نبی کی جوتی کی رسائی تک ان انبیاء کی حقیقتوں کی رسائی نہیں۔

عیسیٰ نے اُڑان بھری، ہانپ کے گر گیا فلکِ چہارم پر۔

ادریس نے ملک الموت سے یارانہ گانٹھا۔ کتابیں پڑھو غضنفر حرفوں کا ذمہ دار ہے۔ ملک الموت نے بھی اپنے شہہ پر کے سہارے دھکا دیا۔ چھٹے آسمان پر گر گیا۔

شجرۃ الانبیاء ہونے کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان کو عبور نہ کر سکے۔

میرے نبی کی جوتی قاب قوسین تک چلی گئی۔ (زوردار داد)

کہا یہ ہے میرا فضلِ عظیم اپنے حبیب پر، اور یہ حق ہے اس کا۔

پالنے والے یہ سامعین پوچھنا چاہتے ہیں آخر یہ حق کیا ہے۔ کہا آدم سے عیسیٰ تک میری مخلوق ہیں، یہ مجھ بے دل کے دل کی دھڑکن ہے۔ (دادو تحسین)

فرمایا جس کے پاپوش کی برابری نہ کریں۔ حتیٰ کہ میرا اتنا فضلِ عظیم ہے اس پر کہ آدم سے عیسیٰ تک سارے نبی جو اپنے منہ کا مجموعۂ آب تھوکر کے پھینک دیں۔ وہ تھوک کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

جملہ کہنے لگا ہوں شیعہ سُنی دوستو! اور آنے والی ساری مجالس اسی جملے کے تناظر میں ہی گردش کرتی رہیں گی۔ ایسا ہی ہے نہ۔ تھو، یہ پھینک دیا۔ یہی ہے نہ لعابِ دہن کی حقیقت۔ کہاں وہ پھینکا ہوا تھوک جس سے کراہت تو کی جاسکتی ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ڈالی جاسکتی۔

Presented by Ziaraat.Com

لیکن میرے حبیب کے لعابِ دہن میں قرآن سے لے کر اسم اعظم تک کی حقیقتیں چھپی ہوئی ہیں۔ (زوردار داد و پرجوش نعرے)

قرآن سے لے کر اسمِ اعظم تک یہ میرے نبی کے لعابِ دہن میں پوشیدہ ہے۔

لعابِ محمد ہی موضوع رکھا ہے ناں۔

ہاں اور سنو! اور پانچ دن کے بعد پھر سوچنا کہ جس کا لعاب عقلوں سے باہر ہے۔ (داد)

ایک فقرہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہہ دوں؟ کہہ دوں؟

پانچ دن کے بعد پھر فیصلہ کرنا کہ جس کے لعاب کا تعاقب کرتے کرتے، فکروں کے پرندے بے پال و پر ہو جائیں۔ اس کے بارے میں کیا سوچا جا سکے گا؟ جس کو نبی یہ بات کہہ رہا ہو

یَاعَلِیُّ لَحْمُکَ لَحْمِیْ دَمُکَ دَمِیْ جِسْمُکَ جِسْمِیْ (زوردار داد و نعرے)

یہ لعابِ دہن ہے، علی لہو ہے، رسول کا۔ (داد)

وہ گوشت ہے رسول کا

وہ وہ بدن ہے رسول کا

وہ روح ہے رسول کی (زوردار داد و تحسین)

سامعین شیعہ سُنی جو بھی بیٹھے ہیں لوحِ دل پہ لکھ لو، آج یہ بتانا ضروری ہے۔

لعابِ دہن کیلئے ہمارے پاس ترجمہ یہی ہے ناں تھوک۔ لیکن عربی زبان جو ہے وہ اُم الألسنہ ہے۔ اس کی گہرائی اس کے اپنے دامن میں ہی چھپی رہتی ہے۔ اس کیلئے تین لفظ استعمال ہوتے ہیں۔

رِیْق تھوک معنیٰ میں بھی ہے۔ یعنی لعابِ دہن اور منہ سے جو رال ٹپکتی ہے۔ اس کیلئے لفظ درحقیقت لعابِ دہن ہی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک لفظ اور بھی ہے۔ بُزَاق یا بُصاق اس کیلئے بھی یہی ہے تھوک ترجمہ ہمارے پاس۔

اور لعابِ دھن لُعاب فَم وہ بھی تھوک۔ فرق ہے بڑا۔

بُزَاق یا بُصاق وہاں بولا جاتا ہے۔ جہاں منہ کے پانی کی حقارت مقصود ہو۔ اور لعاب وہاں بولا جاتا ہے۔ جہاں اس پانی کی تکریم مقصود ہو۔ (داد)

سر اُٹھانا! بُزَاق، بُصاق، ریق یہ تحقیر کیلئے ہیں۔ اور لعاب تکریم کیلئے ہے، توقیر کیلئے ہے۔

اب لغت کی طرف آیئے۔ تین لفظ آپ کو بتانے لگا ہوں اور جاؤ چار دانگ عالم پھرلو لغت تو لغت ہی ہوتے ہیں۔ اُن کے نہ مذاہب ہوتے ہیں نہ مسالک ہوتے ہیں۔

دو مثالیں دے رہا ہوں جو شرف کی طرف جاتی ہیں۔

ایک مثال میں آپ کو بظاہر مستی نظر آئے گی لیکن حقیقت میں وہ بھی مستی ہے نہیں۔

سر اُٹھا! پھولوں کا رس نچوڑلو!

اُسے عربی میں کہتے ہیں لُعابُ الازْھَار

لُعاب الشَّمس سورج کی شعاعوں کو سورج کا لعاب کہا جاتا ہے۔

میں نے آج تک کوئی بھٹکا ہوا مُلا بھی نہیں دیکھا جو سورج کو خاکی کہے۔ (پرزور داد)

جو میرے نبی کے پسینے کی بھیک کا ایک ذرہ ہے۔ اس کی نوری شعاعیں لُعاب کہلاتی ہیں۔

جاؤ تحقیق کرلو، سورج کی شعاعوں کو لُعاب الشمس۔

سانپ کے زہر کو بھی عربی میں کہتے ہیں۔ لُعابُ الحَیّہ سانپ کا لعاب۔

اور بظاہر آپ کی طبیعت میں کراہت ہوگی کہ زہر کو بھی لُعاب کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ سانپ کی حقیقت کا جوہر زہر ہے۔ (پرزور داد و تحسین)

سانپ کی حقیقت کا جوہر زہر ہے اس کے بغیر وہ سانپ ہے ہی نہیں۔ پھر تو مینڈک ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اُسے سانپ بنانے والی چیز ہی زہر ہے۔ تو اُسے بھی عربی میں لعاب کہتے ہیں۔

پھولوں کا رس بھی لعاب

سورج کی کرنیں بھی لعاب

سانپ کا زہر بھی لعاب

تو اگر آپ تھوڑا سا غور کریں تو بات سمجھ میں آجائے گی۔ کسی بھی چیز کا جوہر لعاب ہوتا ہے۔ اور جو کسی کے وجود پر دلیل ہے وہ لعاب ہوتا ہے۔ (دادو تحسین و نعرے)

سورج کی پہچان نہ ہوتی اگر شعاعیں نہ ہوتیں۔ شعاعیں خبر دیتی ہیں کہ سورج نکل آیا۔ سورج کی کرنیں سورج کے وجود پر دلیل ہیں۔ جب تک شعاعیں موجود ہیں۔ سورج ہے۔ شعاعیں غائب بچہ بھی سمجھ لے گا، سورج ڈوب گیا ہے۔

تو چودہ کے ساتھ بھی یہی کرشمہ ہے۔ یہ ایک طرف آفتابِ توحید کی شعاعیں بھی ہیں۔ مجھے عباس کے علَم کی قسم میری جگہ کوئی اور ہو تو پتہ نہیں کتنے ادھر اُدھر سے سہارے لے کر وقت بچائے۔ اپنے مضمون بچانے کی کوشش کرے۔ اور میں ایک ایک جملے میں حقیقت کی دنیا بند کر کے تمہاری جھولی میں بھر کے آگے گذر جانا چاہتا ہوں۔

آفتابِ توحید کی شعاعیں ہیں یہ، جس طرح اس سورج کی شعاعیں دلیل ہیں اس سورج کے وجود پر۔ چودہ دلیل ہیں اُس کے وجود پر۔ (زوردار داد و پرجوش نعرے)

سورج کی شعاعیں سورج نہیں ہوتیں لیکن سورج سے الگ بھی نہیں۔

چودہ خدا بھی نہیں خدا سے جدا بھی نہیں۔ (داد)

سورج شعاعوں کو خلق نہیں کرتا، شعاع سورج سے صادر ہوتی ہے۔ (زوردار داد، نعرہ)

سورج خلق نہیں کرتا شعاعوں کو، ہاں ہاں وقت پر شعاعیں سورج سے صادر ہوتی ہیں۔ اللہ

Presented by Ziaraat.Com

نے بھی چودہ کو خلق نہیں کیا۔ (زوردارداد)

اب کوئی جئے یا مرے میری بلا سے، میں نے تو حق کی آذان دینی تھی دے دی۔

یہ توحید کے سورج سے صادر ہوئے ہیں۔

جب سورج افق پہ ظاہر ہوتا ہے۔تو فوراً شعاعیں ساتھ نہیں ہوتیں۔ سورج کے اندر کہیں چھپی ہوتی ہیں۔ گھڑی پہ دیکھ کے آٹھ منٹ اور چوبیس سیکنڈ کے بعد پہلی شعاع زمین پر آتی ہے۔ یعنی ایک وقت ہوتا ہے سورج ظاہر ہوتا ہے شعاعیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ بس کوئی لمحہ تھا، اللہ تھا چودہ ظاہر نہیں تھے۔ (زوردار داد و نعرے)

سورج ہوتا ہے، ظاہر ہوتا ہے۔ شعاعیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ سورج کے اندر ہی کہیں چھپی ہوتی ہیں۔ پس اللہ تو جب سے ہے، ظاہر ہے۔ لیکن چودہ کچھ وقت کے بعد۔

کیونکہ وقت ہے نہیں کہ بتاؤں، کتنے وقت کے بعد؟ (داد)

اور یہی میں منبروں سے بتا چکا ہوں امیر کائنات کا فرمان۔ جب سلمان نے پوچھا تھا کوئی شے تو تھی نہیں آپ کہاں تھے۔

كُنَّا مَوْجُودِينَ فِي غَامِضِ عِلْمِ اللّٰه.

ہم اللہ کے علم کی گہرائیوں میں رہتے تھے۔ یعنی اُن کا گھر علم الٰہی ہے۔ اُن کا مکان اللہ کا علم ہے۔ (داد و تحسین)

اور پھر جب سورج ڈوبے شعاعیں فنا نہیں ہوتیں۔ (داد و تحسین)

جا گو غضنفر تمہاری جھولی میں وہ فلسفہ ڈالنے لگا ہے، جو پچاس ساٹھ مدعیانِ علم بھی سر دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کے حل نہ کر پائیں۔

سر اُٹھاؤ فنا نہیں ہوتیں۔ سورج میں ہی ضم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نکلی بھی سورج سے تھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

(زوردارداد)

پھر ضم بھی سورج میں۔

اللہ بھی تیرے رسول سے کہہ رہا ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ . وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ.

تبلیغ سے فارغ ہونے کے بعد جانشین بنادینا پھر مرنہ جانا۔ پھر رب کی طرف لوٹ آنا۔

(زوردارداد)

سر اُٹھاؤ۔ سر اُٹھاؤ۔۔۔ سورج میں ضم ہو جاتی ہیں۔ کیوں؟ کیوں؟

تا کہ اگلے دن جب سورج نکلے، ہم پھر سورج سے نکلیں۔۔۔۔۔ (زوردارداد)

عمریں گزاردی جائیں لیکن جب تک علم بانٹنے والا عطا نہ کرے یہ فلسفے سمجھ میں نہیں آتے۔ جو میں عوام کو سمجھانے چلا ہوں۔

سورج میں چھپی رہتی ہیں۔ پھر اگلے دن جب سورج ظاہر ہوتا ہے۔ شعاعیں پھر نکل آتی ہیں۔ پھر ضم ہو جاتی ہیں پھر نکل آتی ہیں۔ ایک بار نہیں بار بار، بار بار، ہزار بار لاکھ بار کروڑ بار۔

جب تک سورج ظاہر ہوتا رہے گا۔ شعاعیں کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہوتی رہیں گی۔

کبھی پیلی شکل میں

کبھی اودی شکل میں

کبھی نارنجی شکل میں

کبھی سفید کرنوں کی صورت میں۔

اور یہی تو خیبر شکن کہہ رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

فَاِنَا نَظْهَرُ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ فِیْ صُوْرَۃٍ مَا شَاءَ الرَّحْمٰن۔

ہم ہر زمانے میں شکلیں بدل بدل کر ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (زوردار داد و نعرے)

اللہ خود قرآن میں کہہ رہا ہے۔ افعیینا بالخلق الاوّل

کیا ہم مخلوق بنا بنا کے تھک گئے ہیں۔

اب دیکھیں! دس لاکھ آدم کی حدیث میں تمہیں منبر سے سُنا چکا ہوں۔ کہ دس لاکھ آدم گزر چکے ہیں۔

حسین کا بابا کہہ رہا ہے۔ ہر دور میں

آدم نیا

نوح نیا

ابراہیم نیا

موسیٰ عیسیٰ نئے

ہم چودہ وہی۔ کیونکہ ہم آفتابِ توحید کی شعاعیں ہیں۔ جب بھی توحید کا سورج ظاہر ہوگا۔ اس سے ہم صادر ہوں گے۔ (داد و تحسین)

کس کی شعاعیں ہیں؟ یہ آفتابِ توحید کی۔ اور سورج کی شعاع کو عربی میں لُعاب الشمس ہیں۔ میرے نبی کا لعاب اس لیے تو کرشمہ ہے کہ خود یہ لُعاب ہے کبریائی کا۔ (زوردار داد) اور یہ تو ہر کوئی سنا دیتا ہے۔ کہ رسول جس گلی سے گزر جاتے ہفتوں وہ گلی مہکتی رہتی وجہ یہی ہے کہ پھولوں کے رس کو بھی لعاب کہتے ہیں۔ یہ جوہر ہے گلِ توحید کا۔ (زوردار داد و نعرہ)

ذات واجب گواہ عام جو استعمال ہوتا رہا ہے میرے رسول کا لعاب دہن۔ دنیا اس کی حقیقت کو نہیں سمجھی۔

Presented by Ziaraat.Com

کوئی ڈاکٹر بھی ہوگا محفل میں نہیں تو کسی مرضی کے ڈاکٹر سے پوچھ لینا۔

اصل میں لعاب میں وہی تاثیر ہوتی ہے۔ جو آپ کے معدے میں غذا کی۔

گندی چیزیں کھانے والے کے لعاب دہن میں بدبو ہوتی ہے۔ کیونکہ معدے میں غذا صالح نہیں۔

اچھی غذا کھانے والے کا منہ معطر رہتا ہے۔

تیرے نبی کی غذا کیا ہے؟ جو خود کہتا ہے۔

اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ

تم روزہ افطار کرلیا کرو میں نہیں کروں گا کیونکہ میری رات گزرتی ہے عرش پر۔ (داد و تحسین)

ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ

وہی مجھے کھلاتا بھی ہے۔ وہی مجھے پلاتا بھی ہے۔

اب اللہ جانے میں جنگل میں پڑھ رہا ہوں یا آبادی میں؟ سوچ کے بیمار میرے سامنے کتنے ہیں؟ اور ماننے والے کتنے ہیں؟ جن کی ماؤں کے دودھ کا اثر ہے بے سوچ ماننا۔

اب عرش پر باورچی خانہ دکھاؤ! عرش پر اللہ نے جو بٹلر رکھے ہیں وہ دکھاؤ!

وہاں ایسی چیزیں نہیں۔ تو پھر کھلاتا کیا ہے؟

پینے کیلئے توحید کا جوہر

کھانے کیلئے علم الٰہی

سانس لینے کیلئے رحمانیت کی ہوائیں کیونکہ جس کے معدے میں رحمانیت ہو، کبریائی ہو، توحید ہو اُس کا لعاب دہن کیسا ہونا چاہیے۔ (زوردار داد، پرجوش نعرے)

میں نے آپ کو اسی منبر پہ حقیقتِ محمدیہ والے خمسے میں ام المومنین حضرت عائشہ کا ایک قول

Presented by Ziaraat.Com

بتایا تھا۔ کہ بی بی کہتی ہیں جب بھی رسول آفتابہ لے کر بیت الخلاء میں جاتے دَخَلْتُ عَلٰی اَثَرِهٖ میں فوراً پیچھے جاتی لَمْ اَجِدْ فِيْهِ اِلَّا رَائِحَةَ الْمِسْكِ مشک کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا۔ (دادو تحسین)

یہاں تک سنایا تھا، رسول کا جواب بھی تمہیں سنایا تھا۔ لیکن آج دوسرے والا سُنا تا ہوں۔ اُس دن اور سنایا تھا، جس کو یاد ہو۔ رسول نے دو جواب دیے تھے۔ اور میں نے ایک بتایا تھا۔ ایک تو رسول نے یہ فرمایا تھا:

يَا عَائِشَةَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنبِيَاءِ لَا يَكُوْنُ مِنَّا مَا يَكُوْنُ مِنَ الْبَشَرِ.

ہم جو انبیاء کو گروہ ہیں، ہم میں وہ کوئی چیز نہیں بھی نہیں ہوتی جو بشر میں ہوتی ہے۔

(دادو تحسین و نعرے)

اب یہ گھروں میں جا کے سوچنا، لَا يَكُوْنُ مِنَّا مَا يَكُوْنُ مِنَ الْبَشَرِ جو جو چیز بشر سے ہوتی ہے وہ ہم سے نہیں ہوتی۔

فلسفہ ہے، یہ والا جواب اُس دن نہیں بتایا تھا۔ اور آگے رسول نے کہا تھا۔

يَا عَائِشَةَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنبِيَاءِ تُنْبِتُ اَجْسَادُنَا عَلٰى رَوَائِحِ الْجَنَّةِ

ہم جو انبیاء کا گروہ ہوتے ہیں۔ ہمارے بدن آکسیجن پہ نہیں پلتے، جنت کی ہواؤں پر پلتے ہیں۔ ہمارے وہ بدن جو دنیا میں ہے۔ (دادو تحسین)

اب میں جملہ کہنے لگا ہوں اب اللہ جانے کس کے معدے کو رسول راس آرہا ہے۔ اور کس کو نہیں آرہا۔ جملہ کہتا ہوں۔

ہمارے یہ ظاہر بدن جو دنیا میں ہیں۔ یہ جنت کی ہواؤں میں پلتے ہیں۔ ورنہ ہمارے جو حقیقی بدن ہیں۔ ان کے سانسوں کے طفیل جنت پلتی ہے۔ (زوردار داد و نعرہ)

Presented by Ziaraat.Com

تیرے رسول کی حدیث ہے۔

دَارَةُ الْاَفْلَاک عَلٰی اَنْفَاس عَلِیُ اِبْنِ اَبِیُ طَالِب

فرمایا میرا بھائی علی سانس لیتا ہے۔علی کے سانسوں کے طفیل افلاک حرکت کرتے ہیں۔

(پرزور داد و پر جوش نعرے)

یہاں چلتے چلتے ایک اور فلسفہ۔ اور یہ بات میں CD سن کر کے ارسال کر رہا ہوں۔

اس ایک مجلس میں میں نے بیسیوں فلسفے اور کلیے دے دیے ہیں۔

میں نے کبھی سوچا تھا کہ کام جاگتے میں ہوسکتا ہے۔ سوتے میں تو کوئی کام نہیں ہوتا۔

جاگتے رہنا بھئی!

میں جاگ رہا ہوں تو مجلس پڑھ رہا ہوں

آپ جاگ رہے ہیں تو سن رہے ہیں

میں سو جاتا ہوں آپ بھی فارغ، آپ بھی سو جائیں۔ کام نہیں ہوگا ناں، کوئی کام نہیں ہوتا سوتے میں۔ ہر کام بیداری میں۔۔۔۔۔۔۔

میں سوچ رہا تھا، ایک رات آئی جب میرا مولا سو گیا تھا۔ (زوردار داد)

اور اللہ نے قرآن میں قسم کھالی۔ سورہ تکویر میں ہے۔

وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے۔

کتب اہلِ بیت کی ورق گردانی کی تو جواب ملا

اَقۡسَمَ بِاَنۡفَاسِ اَمِیۡرِ الۡمؤمِنِیۡنَ لَیۡلَةَ الۡمبِیۡتِ عَلیٰ فِرَاشِ رَسُول اللّٰه

جس رات علی رسول کے بستر پہ سویا اور وہاں جو سانسیں لیں اللہ کہہ رہا ہے۔ ان سانسوں کی قسم۔

Presented by Ziaraat.Com

تو میں سوچتا یہ تھا کہ علی تو سو رہا تھا، نظام کیسے چلا رہا تھا۔ آج اس کی سمجھ آئی۔

آسمان حرکت ہی سانسوں سے کرتے ہیں۔ (زوردار داد، پرجوش نعرے)

اور نظام جو ہے یہ گردشِ افلاک کے تحت چلتا ہے۔

آسمان جنبش میں آتے ہیں

شمس وقمر کو گردش ملتی ہے

شمس وقمر گردش کرتے ہیں

انجم وکواکب گردش میں آتے ہیں۔ اور یہیں سے نظام چلتا ہے۔

اور سوتے میں علی سانسیں تولے رہے تھے۔ (داد وتحسین)

اب حلالی ہو کے اپنی امانت وصول کرنا۔ اور یہ بھی حدیث ہے رسول کی

اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْت. نیند اور موت بہن بھائی ہیں۔

پوچھا گیا تھا سرکار موت کیسے آئے گی؟ فرمایا

تَمُوْتُوْنَ کَمَا تَنَامُوْنَ وَتُبْعَثُوْنَ کَمَا تَسْتَیْقِظُوْنَ

جیسے سو جاتے ہو ناں، ایسے مر جاؤ گے۔ فرق اتنا ہوتا ہے نیند چھوٹی موت ہے۔ اور موت لمبی نیند ہے۔ (داد وتحسین)

وَتُبْعَثُوْنَ کَمَا تَسْتَیْقِظُوْنَ

اور قبروں سے اُٹھ کھڑے ہو گے تم جیسے جاگ جاتے ہو۔ (داد وتحسین)

یعنی نیند اور موت برابر۔ تو جن کی نیند نظامِ عالم چلائے۔ (داد وتحسین)

اللہ جانے اُن کی بیداری کیا ہوگی؟

ہاں میں کچھ کچھ جانتا ہوں، سب کچھ نہیں کچھ کچھ جانتا ہوں۔ ان کی بیداری کیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

لیکن آج تمہیں بتا نہیں رہا۔ کبھی مولا نے چاہا تو بتا بھی دوں گا۔

اور ایک اور چیلنج کر رہا ہوں، یہ چیلنج میرا تاریخِ اسلام کو نہیں ہے تاریخِ آدم کو ہے۔

دیکھو! حقارت کی مثال دی جاتی ہے میں فلاں بندے کو تھوک کے برابر بھی نہیں جانتا۔

آؤ کہیں چودہ کے کلام میں یہ تمثیل دکھاؤ۔ (زوردار داد)

اللہ جانے میں نے کیا کہا؟

یعنی یہ تو ملے گا، یہ جملہ ملے گا۔

مولا کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا جوتا تھا۔ جو کو اتنے پیوند لگے ہوئے تھے کہ اب جگہ بھی نہیں تھی۔ اُلٹ پلٹ کے دیکھ رہے ہیں کہ اب تو یہ پیوند کے قابل بھی نہیں ہے۔ اتنے میں عبداللہ بن عباس آیا۔

يَاابْنَ عَباس مَا قِيمَتُهَا اے عباس کے بیٹے اس جوتے کی کیا قیمت ہے۔

يَا مَوْلىٰ لَا قِيمَةَ لَهَا اس کی تو کوئی قیمت نہیں، یہ تو مفت میں بھی کوئی نہیں لے گا۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ عَلِیْ اِبْن اَبِیْ طالب بِيَدِهٖ خِلَافَتُكُمْ اَزْهَدُ عِندِیْ مِنْ شِسَعْ هٰذا النعل.

مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ اختیار میں علی کی زندگی ہے۔ تمہاری اس خلافت کی قیمت میری نظر میں اس جوتی کے تسمے جتنی بھی نہیں۔ (پرزور داد و پرجوش نعرے)

۔۔۔حقیر ترین، ذلیل ترین، پست ترین یہ تین معنی ہیں۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔مِـــــنْ شِسع هٰذا لنّعْل. اس ٹوٹے ہوئے تسمے سے بھی پست ترین ہے، یہ کہا۔

نہج البلاغہ میں خطبہ۔۔۔۔۔۔میں فرمایا

دُنيَاكُمْ هٰذِهٖ اَزْهدَ عِندِیْ مِنْ اَطْفَتِ اَنْزِلْ

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری یہ دنیا۔۔۔۔۔دنیا سے رشتہ ابنائے دنیا کا ہوتا ہے۔ یہ ابنائے دنیا نہیں۔ دنیا سے پہلے کے لوگ ہیں۔ فرمایا

تمہاری یہ دنیا میری نظر میں جب بھیڑ کو نزلہ لگا ہوا ہو۔ اور وہ چھینک مارتی ہے۔ اور اس کی ناک سے غلیظ پانی نکلتا ہے۔ میری نظر میں اس پوری دنیا کی قیمت بھیڑ کی اس چھینک والے پانی سے بھی حقیر ترین ہے۔ (پرزور داد، پرجوش نعرے)

یعنی کتنی انتہا ہے حقارت کی۔

یعنی بھیڑ جب اچھوں کرے اور اس کی ناک سے جو پانی نکلے، کتنی کراہت آتی ہے؟

کتنا بے قیمت اور ارزاں ہے وہ پانی۔

علی فرماتے ہیں پوری اس دنیا کی قیمت علی کی نظر میں۔۔۔۔۔ (داد)

ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ میں جانتا نہیں کہ کس کا کلیجہ چر سے پھٹے گا ابھی اور کس کے چہرے پہ ابھی گلاب کھل جائیں گے۔

یہ دنیا بھی کوئی عام چیز تو ہے نہیں۔

میں نے سلیمان بن داؤد جیسے نبی کو دیکھا

رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ

پالنے والے مجھے ایسی حکومت عطا کر دے، میرے بعد کسی کو نہ ملے۔

جس چیز کیلئے ایک نبی۔۔۔۔۔ (پرزور داد و نعرہ)

ایک نبی گڑگڑا کر، التجا کر کے اللہ سے جو چیز مانگ رہا ہے، علی کہہ رہا ہے۔

میری نظر میں بھیڑ کی ناک کے پانی سے بھی ذلیل ترین ہے۔

او! جس علی کے تصور کی برابری نبی نہ کریں۔ اس کی حقیقت کی برابری بازاری ماؤں کے بیٹے

Presented by Ziaraat.Com

کیا کریں گے۔ (پرزور داد و پرجوش نعرے)

یعنی جتنی حقارتیں یہ دکھا رہے ہیں۔

اب یہ دیکھیں اس دنیا میں، زمین کی بات نہیں۔

حالانکہ سلیمان بن داؤد نے زمین کی حکومت مانگی تھی علی پوری دنیا کی بات کر رہا ہے۔ (داد)

ایک جملہ ہے

ایک تحفہ ہے

ایک نعمت ہے

ایک دولتِ باقیہ ہے جو حلالیوں کی جھولی میں ڈال رہا ہوں۔

آؤ دنیا کی حد قرآن سے پوچھتے ہیں۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ.

اللہ فرماتا ہے ہم نے دنیا والے آسمان کو سورج، چاند، ستاروں سے سجا دیا۔ یعنی چاند سورج ستاروں تک ہے یہ دنیا۔ (زوردار داد)

یہ دنیا ہے۔ علی شمس و قمر کو بھی نظر میں رکھ کر

انجم و کواکب کو بھی نگاہ میں رکھ کر

ثوابت و کہکشاں کو بھی مدنظر رکھ کہہ رہا ہے کہ ان سب کی قیمت میری نظر میں بھیڑ کی چھینک سے زیادہ نہیں۔

اب بھیڑ کے پانی کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت ہے۔

ذرّے سے لے کر نور تک علی کی نظر میں یہ قیمت ہے۔ (داد و تحسین)

سر اُٹھانا ہے تحفہ اگر حلال زادے سمجھ سکیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اور حسین کیلئے ایک جملہ استعمال کیا جارہا ہے۔

نِعْمَةٌ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْنَا.

حسین وہ نعمت ہے جو اللہ نے ہمیں عطا کردی۔ (زوردارداد)

ذرّے سے لے کر آفتاب تک

مُشتِ خاک سے عالمِ کہکشاں تک، علی کی نظر میں بھیڑ کے پانی سے بھی پست ترین۔

اور حسین کو کہہ رہا ہے "نعمت"۔

اور پھر حسین کی قیمت اگر سوچ سکتے ہو تو سوچو۔

سوچنا علی کی قیمت کیا ہوگی؟ (داد)

تھوڑا سا اندازہ میں یوں بتاتا ہوں۔ اب مثال کے طور پر کہتے ہیں یہ کہ فلاں بندے کی جائداد کتنی ہوگی؟ ارے میاں پانچ کروڑ کی تو انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اُس نے۔ ہوتا ہے ناں۔

اور میں تمہیں تھوڑا سا اندازے کا راستہ بتاتا ہوں۔

جس کی نیند کی قیمت اللہ کی رضا ہو۔ (زوردار ہو)

اس علی کی اپنی قیمت کیا ہوسکتی ہے۔

تو بس ختم ہوگئی آج کی بات۔

یہ حقارتوں کی مثالیں ہیں۔ لیکن چودہ کے ہاں یہ کبھی نہیں ملے گا۔ کہ اُنہوں نے کہا ہو، کہ فلاں چیز کو ہم لعابِ دہن سے بھی پست سمجھتے ہیں۔ کیونکہ کائنات پست ہے اُن کے سامنے۔ اُن کا لعاب جوہرِ کبریائی ہے۔ (زوردارداد)

اس لیے معصومین کے کلام میں لعاب کے حوالے سے عظمت تو نظر آئے گی۔ چونکہ ہم پست لوگ ہیں، ہمارا لعاب بھی پست۔ اور یہ اتنے بلند ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

میرے مولیٰ امیر کے اپنے خطبہ ءِ غدیریہ میں یہ جملے ہیں۔

علاھم بِتَعْلِیَتِہٖ اللہ نے الِ محمد کو بلند کیا اپنی بلندی جتنا۔ (داد)

علاھم بِتَعْلِیَتِہٖ بلند کیا ان کو اللہ نے اپنی بلندی جتنا۔

وَسَماءَ بِھِمُ اِلیٰ رُتْبَتِہٖ

اور اُنہیں رفعت دی اپنے رتبے جتنی۔ (پرزور داد)

بس جو اللہ کا رتبہ ہے

جو رتبہ ءِ الٰہی ہے

وہی الِ محمد کی بلندی ہے۔

وہی الِ محمد کی رفعت ہے

اس لیے اپنے لعاب کے حوالے سے عظمتوں کی بات تو کرتے ہیں۔ پستیوں کی نہیں کرتے۔

درود پڑھ لو مل کر باآوازِ بلند

خوش رہو، آباد رہو۔ اللہ آپ کی حاضری منظور کرے۔ اور یہ بھی حقیقتِ قاہرہ ہے۔ جو شام سے آتی ہے وہ نہ ہم سے موضوع سُننے آتی ہے نہ اُسے ہماری خطابتوں سے کوئی غرض نہ ہمارے علم سے کوئی لینا دینا۔

وہ پرسے کیلئے آتی ہے۔ بس زیادہ نہیں آپ کے تصوّر سے بھی بہت پہلے میں منبر خالی کرنے لگا ہوں۔ بس ذہن میں صرف یہی رکھ لو کہ علی کی بیٹی کی حسرت صرف آنسو ہیں۔

تو پھر نہ روایت کی ضرورت ہے نہ پڑھنے والوں کی حاجت ہے۔ اور ذاتِ واجب گواہ ہے ہم آج آئے۔ چوبیس گھنٹوں بعد پھر جمع ہوں گے۔ پڑھنے والے بھی سننے والے بھی۔ لیکن علی کی بیٹی پانچ راتوں کیلئے یہیں رہے گی۔ اور عزا خانے کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

ساری رات اس عزاخانے میں پھرتی رہے گی۔ (بلاتشبیہ) ماں کا ہاتھ پکڑ پکڑ کر دکھائے گی۔
امّاں فلاں عزادار یہاں رو رہا تھا۔ امّاں فلاں عزادار یہاں بیٹھا رو رہا تھا۔ وہ اونچے بین
کرنے والا یہاں بیٹھا تھا۔
اور جگہ دکھاتے دکھاتے ماں سے ایک سوال کرتی ہے۔ بتول کا ہاتھ پہلو سے اُٹھ جاتا ہے۔
بلاتشبیہ۔ زمین میں زلزلہ آجاتا ہے۔ سوال کیا کرتی ہے؟ امّاں یہ چیخیں مار مار کے رو رہے
تھے، انہیں تو پتھر کسی نے نہیں مارے، ان پر تو سنگ باری نہیں ہوئی۔
بی بی کہتی ہے زینب! یہ کوئی گناہ تو نہیں کر رہے تھے۔ تیرے مظلوم بھائی کو رو رہے تھے۔
بلاتشبیہ۔ چادر تطہیر سر سے اُٹھا کر کہتی ہے۔ اگر تیرے حسین پر رونا جرم نہیں، میرا سر زخمی کیوں
ہے۔ میں نے تو یہاں حسین کا نام لیا

کہیں سنگ باری ہوئی

کہیں کھولتا ہوا پانی آیا

کہیں آگ کے شعلے برسے۔۔۔۔۔ (مجلس ختم)

مجلس نمبر 2۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ فرقان سے ایک آیت پیش نظر ہے میرے ویسے تو اس آیت پر منگلپورے میں پورا عشرہ پڑھا ہے میں نے۔لیکن وہ اور حوالے سے تھا۔اور یہ گفتگو لعاب محمد پہ ہو رہی ہے۔بس وہ آیت اور اس کا ترجمہ ورق دل پہ لکھیے اور میں اپنے مقصد کی طرف بڑھتا ہوں۔

اپنے مقاصد کے ترجمان سے اللہ کہہ رہا ہے۔اور ذہن میں یہ رکھنا۔کہ جب مخلوق سے کہتا ہے تو یہ کہتا ہے کیا تم نے زمین کو نہیں دیکھا۔کبھی کہتا ہے کہ تم نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا کبھی کہتا ہے کہ تم نہ فلاں مخلوق کو نہیں دیکھا۔تم نے گردش لیل و نہار کو نہیں دیکھا تم نے روشن شمس و قمر کو نہیں دیکھا۔

لیکن رسول سے کہہ رہا ہے: **الم تر الیٰ ربک کَیفَ مدظل ولو شاءِ لجعل ساکنا وجعلنا الشمس علیه دلیلاً**

تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا۔اللہ جانے کس بصارت کی مالک ہے یہ ہستی؟ کیا تو نے اپنے پروردگار کی طرف نہیں دیکھا۔کیا تو نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ اس نے ظل (سائے) کو پھیلا کیسے؟ سائنسدانوں کو پچاس سال بھی نہیں ہوئے کہ ان پر منکشف ہوا کہ سایہ بھی وزن رکھتا ہے۔ (زوردار داد)

اور تیرہ سو سال پہلے میرے سید الساجدین نے یہ کہا۔تسبیح کے لائق ہے تو سائے کا وزن بھی جانتا ہے (داد و نعرے)

بہر حال یہ جملہ معترضہ تھا۔اور موضوع دوسرا ہے پھر کبھی بتاؤں گا۔کہ میں سائے کے وزن کی بات میرے امام نے کی ہے وہ کس کا سایہ ہے۔ (داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

ہاں سر اُٹھانا، کیا تو نے اپنے پرورگار کی طرف نہیں دیکھا کہ اس نے سائے کو کس طرح پھیلایا۔ اور اگر وہ چاہتا تو وہ سائے کو ساکن رکھتا۔

اب پھر دوہراتا ہوں۔ اور کوشش میری یہ ہے کہ میرے سامعین خود نتیجے تک پہنچیں۔ دو دفعہ واحد کے صیغے میں بات کر رہا ہے۔ کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسے پھیلایا؟ اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ساکن رہتا آگے کہتا ہے۔ (زوردار داد)

اور ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا۔ نہیں نہیں میرے سامنے آئیں صاحبان علم، دعوے دارانِ علم کوئی غیر مسلم اُنگلی اٹھا سکتا ہے۔ قرآن پر کہ یہ کیسی فصاحت ہے؟ قرآن کی سلاست کو واغدار کر کے اسلام کا ٹھٹھا اڑاؤ یا میری انگلی پکڑ و آؤ میں تمہیں کسی کے دروازے پر لے چلوں کیوں کہہ رہا ہے ہم نے سورج کو دلیل بنایا۔ تو کوئی خطیب ازل کہتا ہوا ملے گا اللہ کی قسم سورج کو نور دینے والا میں علی ابن طالب ہوں۔ (زوردار داد)

کیسے اس نے نے ظل کو سائے کو پھیلایا۔ تو بس اس کو ذہن میں رکھنا اور یہ نہ بھلانا اس سے لعاب ٹکرائے گا (داد و تحسین)

جانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اب جان لو انسانی بدن میں لعاب جیسی مطہر طاہر بستے ہیں یا نیں۔ یہ جو لعاب ہے انسان کے منہ کا لعاب اس سے زیادہ پاکیزہ شیئے انسانی بدن میں نہیں یہ زبان کا فطری غسل ہے (داد و تحسین)

ہاں ہاں سر اٹھاؤ زبان کافر کی بھی نجس نہیں ہے۔ زبان مشرک کی بھی نجس نہیں ہے۔ قرآن کہتا ہے، مشرک ناپاک ہے۔ لیکن زبان اس کی بھی پاک دلیل دوں یہاں کوئی آجائے میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو کلمہ پڑھاؤ گے (اگر زبان نجس ہے تو اللہ کا نام کیسے لے رہا ہے (داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

یہ زبان کا جبلی فطری غسل ہے جھوٹ بولا زبان ناپاک ہوگئی لعاب نے غسل دے کر طاہر کر دی۔ (دادو تحسین)

ہاں یہ غسل ہے قدرت کی طرف سے زبان اتنی پاک ہوگی یعنی مشرک کی بھی پاک۔ مومن کی کتنی پاک ہوگی پھر لسان اللہ کتنی پاک ہوگی۔ (دادو نعرہ)

پھر لعاب محمد وہ کتنا طاہر ہوگا کہ میں نے اسے اب جو یہاں ہیں سردار صاحبان سے میرا وعدہ ہے وہ زیادہ سے زیادہ 30 سیکنڈ کے بعد یہاں نہیں رہنے والے، وہ عرش بہت پیچھے رہ جائے گا۔ وہ روحانی طور پر اس سے بھی آگے نکل جائیں گے۔ اور جو سرے سے یہاں ہی نہیں۔ ان کے ساتھ میری گفتگو ہی نہیں۔ سر اٹھانا کتنا طاہر طیب ہوگا۔ لعاب محمدی کہ میں نے اس لعاب کو عین اللہ کا سُرمہ بنتے دیکھا ہے۔ (زور دار داد)

غلط کہا میں نے غلط کہا کس کا لقب ہے عین اللہ تیرے خیبر شکن کا۔ خیبر شکن کی آنکھ میں میں نے میدان خیبر میں یہاں (آنکھ پہ اشارہ) لگا تھا یا نہیں اور یہاں میں ایک غلط فہمی دور کر دوں میں نے بڑوں بڑوں سے سنا آشوب چشم کا کہ جب عین اللہ بھی خرابی سے نہ بچ سکی۔
(دادو تحسین)

اگر عین اللہ بھی دکھنے آسکتی ہے تو پھر باقی آنکھوں کی حقیقت کیا ہے۔ کوئی آشوب نہیں، پتہ نہ ہو سکے تو کسی پتے والے سے پوچھ لیا کرتے ہیں۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے فاسئل بہ خبیرا پوچھ لیا کرو اس سے جسے خبر ہے۔ علی تھا مدینے جنگ لڑی جا رہی تھی خیبر ۳۹ دن اسلام کی فوجوں میں بھگدڑ دیکھ کر فرط غیرت سے عین اللہ کی آنکھیں لال ہوگئیں۔ (دادو نعرے)

فرط غیرت سے غیرت اللہ کی آنکھوں میں سرخی سمٹ آئی۔ سرخی سمٹ آئی۔ (نعرے)

ایک اہلسنت عالم نے لکھا ہے۔ آج سے ساڑھے آٹھ سو سال پہلے انہوں نے کہا ہے جب

Presented by Ziaraat.Com

آنکھیں دکھنے آئیں

آشوب چشم انتہا سے گزر جائے۔

اور آنکھیں اتنی خراب ہو جائیں کہ کچھ دکھائی نہ دے اور درد سے ابلی پڑ رہی ہوں۔

کوئی دوا کام نہ کرے

یہ سنی عالم لکھ رہے ہیں۔ ذمہ داری سے منبر پہ کہہ رہا ہوں تو جو مجرب دم ہے۔ وہ پڑھو ٹھیک ہو جائیں گی۔

کہا کہ سُرمہ لگاؤ سلائی کے ساتھ اور اُس پہ یہ دم پڑھو ایک ایک سلائی لگائی آنکھیں ٹھیک۔

بھئی کیا پڑھیں؟

اِذا مَامُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَکُحْلِیْ تُرابُ مَسَّ نَعْلِیْ اِبْنِ اَبِیْ طَالِب

جب میری آنکھ دکھتی ہے تو سرمہ بناتا ہوں اُس تراب کو اس مٹی کو جو ابوتراب کی جوتیوں کو چھو لیتی ہے۔ (نعرہ)

جس کی جوتیوں کو چھو لینے والی خاک کا ذکر آنکھ کی خرابی دور کر دے اس کی اپنی آنکھ خراب ہو جائیں گی؟ (نعرے)

سُرخ تھیں۔ وہ پورے جلال سے کیونکہ اللہ کے دوسرے جلال کا نام علی ہے۔

پھر بھی مازاغ البصر کی نظر پڑی یا علی آنکھوں میں سرخی؟

سرکار کیوں نہ ہو۔ ہو کیا رہا ہے؟ دو دو ٹکے کی یہودنیں فصیلوں سے جھانک کر اسلام کے خلاف تالیاں پیٹ رہی ہیں۔ آنکھیں سُرخ نہ ہوں تو کیا کروں۔

اچھا ادھر آ۔ میرے زانوں پہ سر رکھ۔ بلاشبہ انگشت شہادت سے لعاب لگایا۔ (دادو تحسین)

تھوڑا سا ادھر (ایک آنکھ کی طرف اشارہ) تھوڑا سا ادھر (دوسری آنکھ کی طرف اشارہ) سرخی

Presented by Ziaraat.Com

غائب۔

نام نہیں لیتا ایک عالم نما جاہل نے مجھ سے کچھ کہا تھا۔

اُس نے کہا روٹی نہ کہو کھانا کہہ لو۔

کھانا نہ کہو طعام کہہ لو

ہے تو روٹی ہی ناں۔

تھوک لگایا علی کی آنکھوں میں یہ عزت تو نہیں۔

میں نہ کہا جاہل تھوک ہی سہی لیکن مصرف دیکھ۔ کبھی نفرت سے کسی کے منہ پہ تھوکتے ہیں۔

اور اسی لعاب سے قرآن کا ورق اُلٹتے ہیں۔ (پرزور داد، نعرے)

ایسے ہی ہے ناں قرآن کا ورق اُلٹنا ہو لعاب سے

میں نے کہا باقی جہاں بھی لعاب رسالت گرا یوں گرا (نیچے کی طرف منہ کر کے کہا) تاریخ کو چیلنج کر رہا ہوں ہر جگہ یوں گرتا رہا (نیچے کی طرف منہ کر کے آرام سے تھوکا)

علی کے لیے یوں (اشارہ کیا لعاب نکال کر آنکھ پر لگانے کا)

بتا دیا اس میں اور کائنات میں اتنا فرق ہے جتنا قرآن مین اور فرش میں ہوتا ہے۔

(زوردار داد اور نعرے)

تو یہ سب سے بڑا مصرف ہے اور کمال ہے لعابِ محمد کا جو عین اللہ کا سُرمہ ہو۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے حافظہ ہی تو میری میراث ہے۔ ملک غلام عباس نے لعابِ محمد عُنوان رکھا، حالانکہ اُس نے مجھے بتایا نہیں منہ پہ بیٹھا ہے۔ لیکن جو میں کہہ رہا ہوں یہ یقیناً اس کی تردید نہیں کر پائے گا۔

تو میں نے سوچا کہ آخر اس نے لعاب محمد عنوان کیسے رکھا؟ آخر تحریک ہوتی ہے ہر چیز کے

Presented by Ziaraat.Com

پیچھے آخر تحریک کیا ہوئی؟ فوراً مجھے یاد آیا کہ یہ بھی میرے ایک جملے کی وجہ سے رکھا۔
اسی منبر پہ حقیقت محمد کے دوران میں نے جملہ پڑھا تھا۔ اہلسنت کے بہت بڑے مفسر علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں اُنہوں نے لکھا میں جلدی جلدی جملہ آپ کو یاد دلاتا ہوں جو نہیں ہیں اُن کے لیے نیا ہوگا۔ جو سن چکے ہیں اُن کے لیے قندِ مکرر ہے۔
اُنہوں نے رسول کے ظاہر بدن پہ بات کی ہے کہ رسول کا ظاہری بدن اللہ نے کیسے بنایا۔
فرمایا اِنَّ اللّٰه خَلَقَ مُحَمَّداً فَجَعَلَ رَأسهُ مِن الْبَرْكَتِ وَعَينَيهِ مِنَ الْحَيَاء وَاُذُنَيهِ مِنَ العِبْرَةِ وَلِسَانَهُ مِنَ الذِّكْرِ وَشَفَتَيهِ مِنَ التَّسْبِيح وَوَجْهَهُ مِنَ الرِّضَاءِ وَصدْرَهُ مِنَ الْاِخْلَاصِ وَشَعْرَهُ مِنَ النَّبَاتِ الْجَنَّةِ وَرِيقهُ مِن عَسْلِ الْجَنَّةِ.

کہ اللہ نے جب اپنے محبوب کا بدن بنانا چاہا
برکت کا جوہر نکالا رسول کا سر بن گیا
حیاء کا عرق نچوڑا رسول کی آنکھیں بنیں
حقیقت عبرت سے رسول کے کان بنے
ذکر کی روح نکالی رسول کی زبان بنی
شفقین میں تسبیح حقیقت تسبیح سے رسول کے لب تراشے
وَوَجْهَهُ مِنَ الرِّضَاءِ اپنی رضا کا جوہر نکالا رسول کا چہرہ بنا
وَصدْرَهُ مِنَ الْاِخْلَاصِ اخلاص سے رسول کا سینہ بنایا ہے
وَشَعْرَهُ مِن نَبَاتِ الْجَنَّةِ جنت کے نباتات کا عطر نکالا کے گیسو بنائے۔
وَرِيقهُ مِنْ عَسْلِ الْجَنَّةِ جنت کے شہد کے جوہر سے رسول کا لُعاب دہن بنایا۔ (داد)
اور یقیناً اسی کی ہی وجہ سے اسے تحریک ملی کہ خمسہ ہی لعاب پہ پڑھواؤں تو اگر تحریک غائب

Presented by Ziaraat.Com

اشارے نے دے ہی دی ہے تو پھر بات تو آگے کی کرنے چاہیے ناں۔

یہ علامہ اسماعیل حقی تھے۔اب ایک شیعہ عالم کی بات سُناتا ہوں تمہیں وہ کہتے ہیں اسماعیل حقی تم نے موتی پروئے خوبصورت بات کی لیکن ہمارے حلق سے اُتری نہیں (داد)

لَوْسُلِّمَ اَنَّ رِيْقَهُ مِنْ عَسَلِ الْجَنَّةِ سُلِّمَتْ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَسلُ قَبلَهُ صلى الله عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهٰذا خِلَافُ الضَّرُورِيات مِنَ الدِّيْنِ كَمَا اَنَّ اللّٰه تَعَالىٰ اَخذَ ظِلَّ مُحَمَّدٍ آیت ظل یاد ہے بھول تو نہیں گئے ناں میں نے کہا تھا ضرورت پیش آئے گی۔کہا تو نے اپنے رب کی طرف دیکھا اس نے سایہ کس طرح پھیلایا۔

كَمَا اَخَذَ ظِلَّ مُحَمَّد صلى الله عليه و آله وسلم و مَدَّهُ تَارَةٍ فِيْ صُوْرَةِ الْعَرْشِ وَتَارَةٍفِيْ صُوْرَةِ الْاَفْلَاكِ وَيَمُدُّهُ فِيْ جَنَّة فِي صُورَةِ ظِلِّ مَمْدُوْد وَكَمَا اَنَّ مِنْ اَنْفَاسِهٖ خَلَقَ اَرْوَاحِ الْاَنْبِيَاءِ كَذَاخَلَقَ اَجْسَادَهُمْ مِنْ عِرْقِهٖ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمْ كَذَا خَلَقَ مِنْ لُعَابِ رَسُوْلَ الله اَنْهَارَ الْجَنَّةِ اور پہلے یہ بتادوں قوت خرید ہوگی تو یہ چیز آج دے دوں گا ورنہ پھر کل وَعُيُوْنَهَا خَلَقَ اَنهار الدُّنيَا مِنْ بُخارَاتِ ذَالِكَ الْمَاء ولَمَّا كَانَ الْمَاءُ حَيَاتَ كُلِّ ذِىْ نَفْسٍ فِيْ الدُّنْيَا فَلِذَا يُصلّى عليه الشَّارِب عنه شرب الماء. (نعرہ)

وہ کہتے ہیں یہ بات اگر تسلیم کرلی جائے۔کہ سرکار کا لعاب جنت کے شہد سے بنا تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔کہ جنت اور اس کا شہد محمد سے پہلے تھے۔ (زوردار داد)

بھئی جو شئے جس سے بنتی ہے۔وہ شئے پہلے ہوتی ہے۔آدم مٹی سے مٹی پہلے تھی۔جن آگ سے آگ پہلے تھی۔وہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے رسول کا لُعاب جنت کے شہد سے ہے۔تو پھر یہ شہد پہلے ہے۔اگر یہ شہد پہلے ہے تو جنت میں ہے جنت پہلے ہے۔اور کہتے ہیں تہتر فرقہ

Presented by Ziaraat.Com

مانتا ہے۔ کچھ نہیں تھا۔ یہ تھا۔ (زوردارداد)

اگر مانا جائے۔ یہ بات عقل میں آتی ہے ناں اگر جنت کے شہد سے ہے تو پھر یہ شہد پہلے ہوگا۔ تو شہد ہے جنت میں پھر جنت پہلے ہوگی۔ وہ کہتے ہیں هٰذَا خِلَافُ الضُّرُورِيَاتِ مِنَ الدِّيْنِ یہ ضروریات دین کے خلاف ہے (دادوتحسین)

وہ کہتے ہیں بس ایسا ہی ہے۔ توجہ

كَمَا اَخَذَ ظِلَّ مُحَمَّد صلى الله عليه و آله وسلم و مَدَّهُ فِيْ تَارَةٍ صُوْرَةِ الْعَرْشِ وَتَارَةً فِيْ صُوْرَةِ الْاَفْلَاكِ وَيَمُدُّهُ فِيْ جَنَّةٍ فِي صُورَةِ ظِلِّ مَمْدُوْد.

وہ کہتے ہیں جس طرح اللہ نے وہ کہتے ہیں اور یہ باتیں علی والے ہی کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے باب مدینۃ العلم سے علم کیا ہو۔ وہ کہتے ہیں زمانہ حیران ہے کہ رسول خود تو ہے۔ اس کا سایہ کہاں گیا۔ وہ کہتے ہیں آؤ میں بتاتا ہوں کہاں گیا۔ (دادوتحسین)

وہ کہتے ہیں چونکہ اللہ کہہ رہا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. یہ عالمین کیلئے رحمت ہیں۔

اللہ نے اپنے حبیب کا سایہ لے لیا اور اُسے پھیلا دیا

کہیں عرش کی صورت میں (زوردارداد)

کہیں آسمان کی صورت میں

اور سورۃ واقعہ میں اللہ کہہ رہا ہے

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ O فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ O وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ O

کہ اپنی جانب والے اصحاب یعنی جنتی یہ گھنی گھنی بیریاں تہہ در تہہ اور پھر پھیلے ہوئے سائے کی پناہ میں ہوگے۔ (دادوتحسین)

Presented by Ziaraat.Com

وہ کہتے ہیں سایہ ایک ہے اور پوری جنت پر پھیلا ہوا ہے۔ کہتے ہیں وہی تو میرے نبی کا سایہ ہے۔ (دادو نعرے)

جس طرح اللہ نے اس کا سایہ پھیلایا میں ایک کلیہ بیان کرتا ہوں۔ علماء الٰہیین، علم الٰہیات والے علماء ان کے ہاں یہ مسلمہ کلیہ ہے۔

اِنَّ الْوَاحِدُ لَا یَصْدُرُ مِنْہُ اِلَّا الْوَاحِدُ

واحد ہوتا ہی وہی ہے جس سے واحد شئے صادر ہو۔ (دادو تحسین)

اب میرے سامنے جو شیعہ سُنی بیٹھے ہیں۔ میں تم سے پوچھتا ہوں اللہ واحد ہے کہ نہیں، تو اس سے بھی ایک حقیقت واحدہ صادر ہوئی ہے۔ (دادو تحسین)

اور اس کے مختلف نام ہیں کبھی یہی شئے صادر اول کہلاتی ہے، کبھی ارادہ کہلاتی ہے، ازل الازال کہلاتی ہے، کبھی مشیت کہلاتی ہے، کبھی فضل اللہ کہلاتی ہے۔ کہیں حقیقت محمد یہ کہلاتی ہے۔ (دادو تحسین)

تو بس اُس نے بھی حقیقت محمد یہ کو اپنے سے صادر کیا اور آگے کائنات کی ہر اچھی شئے اُسے کے ذریعے بناتا گیا۔

کبھی اسے پسینہ دلا کے نبی بنا دیے۔

جاگتے رہنا کبھی نظر غیرت سے دیکھا ذوالجلال نے دوسرے ذوالجلال کو۔ (دادو تحسین)

اب اللہ جانے میں جنگل میں ہوں یا آبادی میں میرا خطاب اپنوں سے ہے بیگانوں سے میں کچھ نہیں جانتا۔

ذوالجلال نے دوسرے ذوالجلال کو۔

چلو آسان کردوں ذوالجلال نے اپنے جلال کو دیکھا۔ (دادو تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

اب بھی کوئی رہ گیا ہو تو پھر یوں سمجھے با پردہ جلال نے بے پردہ جلال کو دیکھا۔

(زوردارداد)

ہویت مطلقہ والے جلال نے حقیقت محمدیہ والے جلال کو دیکھا۔

اور چونکہ نگاہ غیرت سے دیکھا۔تو نگاہ غیرت میں تپش ہوتی ہے۔اس تپش سے پسینہ آیا بنی

شمس وقمر عرش کرسی لوح قلم کیا کیا بنا تا چلا گیا۔

پھر اُسی نے کہا تنفس میرے حبیب ذرا سانس تو لے (زوردارداد)

واحد واحد بنا تا ہے بس میرے نبی نے سانس لی خَلَقَ اللّٰہ اَرْوَاح الانْبِیَاء اللہ نے نبیوں

کی روحیں بنادیں (دادوتحسین)

پسینے سے نبیوں کے بدن بنائے۔سانس سے نبیوں کی روحیں۔تہتر فرقے یہ تو مانتے

ہیں۔سارے نبی ساڈے سوہنرے دے پسینے نیں۔

اب سارے نبی بنے ہیں پسینے سے

آدم بھی پسینے سے عیسیٰ بھی پسینے سے

ذرا پسینے کے جلوے دیکھ اسی کے پسینے کا ایک قطرہ کبھی فرشتوں سے سجدہ کراتا ہے۔

(زوردارداد)

اسی کے پسینے کا قطرہ نجات کی کشتی لیکر طوفان سر کرتا ہے

کہیں اس کے پسینے کا قطرہ عصا کے کھیل کھیلتا ہے۔

کہیں اس کے پسینہ کا قطرہ نطفے سے پاک ہوتا ہے (زوردارداد)

اوئے اللہ جانے چلے گئے ہو یا۔۔۔۔۔ (پرزوردارداد پر جوش نعروں کی گونج)

عیسیٰ میرے نبی کے پسینے کا قطرہ ہے ایک قطرہ نطفے سے نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سر اُٹھا جانے نہیں دوں گا ایسے ارے جو قطرہ ہے پسینے سے ہے نطفے سے نہیں۔

اُوئے نطفہ حرام علی تو لہو ہے محمد کا۔

جب پسینے کے کرشمے یہ ہیں۔

علی سے لیکر قائم تک سارے خون ہیں محمد کا اُنہیں کیا اور کیسا ہونا چاہیئے۔

سائنس نے نبیوں کے ارواح خلق کر دیے۔

میرے حبیب ذرا اپنے خُبداروں کا خیال کر کے مسکرا تو دے۔ (داد و تحسین)

کیوں میرے مالک؟

میں نے جنت بنانی ہے۔ (زوردار داد)

تیرے تبسم سے جنت بنانی ہے۔

اچھا محبوب ذرا اپنے دشمنوں کا خیال کر کے غصے میں تو آتا کہ میں جہنم بناؤں۔

(زوردار داد)

اسی ایک حقیقت کو اس طرح استعمال کر رہا ہے۔

تو وہ فرماتے ہیں اس طرح استعمال کرتے کرتے یہاں پہنچا۔

جنت کے شہد سے اس کا لعاب نہیں بنایا یہ خود پہلے تھا۔

اپنی حقیقتوں کے ساتھ

اپنی ذات کے ساتھ

اپنے وجود کے ساتھ

اپنی صفات کے ساتھ

اپنے افعال کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

وہ کہتے ہیں اس وقت بھی رسول تسبیح پڑھتا تھا یا نہیں؟ ہاں جی پڑھتا تھا۔ زُبان تھی تو پڑھتا تھا۔ اگر زُبان تھی تو لعاب بھی تھا۔ (زوردارداد)

زبان تھی تو سبحان اللہ کہتا ہے۔ اور اگر زبان ہے تو لعاب بھی ہوگا۔ وہ کہتے ہیں اس کا لعاب جنت کا شہد سے نہیں بنا **خلق الله مِنْ لُعَابِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله وسلم اَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَعُيُوْنُهَا.**

اللہ نے اپنے حبیب کا تھوڑا سا لعاب لیا جنت کی نہریں جاری کر دیں۔

(زوردارداد ونعروں کی گونج)

جنت کے چشمے اس کے لعاب سے جاری کیے۔

وہ پانی جو جنت میں جاری ہوا اس کے بخارات سے دنیا کی زمین کے میٹھے دریا اور چشمے جاری ہوئے۔ (زوردارداد)

بخارات نکلتے ہیں ناں تو اس کے بعد

جو میٹھے دریا بہتے ہیں

جو میٹھے چشمے ہیں

جو میٹھی ندیاں ہیں

جو میٹھی جھیلیں ہیں یہ بنیں

ہے توجہ، فرماتے ہیں **لَمَّا كَانَ حَيَات كُلُّ ذِیْ نَفْسٍ فِیْ الْمَاء.**

وہ کہتے ہیں کون نہیں جانتا کہ ہر ذی نفس کی زندگی پانی میں ہے (داد وتحسین)

بیٹھے ہو یا چلے گئے ہو، ہر ذی نفس کی۔

تو اب پتہ چلا کہ قرآن میں پانی کی ملکیت کے جو غائب اشارے ہیں وہ رسول کی طرف

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔پانی کی ملکیت کے اشارے نبی کی طرف۔زمین کا مالک علی پانی کا مالک نبی۔ (داد)
کیونکہ تراب ابوتراب کی پاپوش کے ذرے کے صدقے میں وجود میں آئی ہے۔پانی جو تو پی
رہا ہے۔تیرے رسول کے لعاب کا نتیجہ ہے۔ (زوردار داد)
تو جس کے لعاب کے بخارات سے پانی اس کی ملکیت۔ (پرجوش نعرے)
سارے حلالی موالی سب شیعہ سنی دوست! میری تسلی کیلئے بتاؤ گے۔
پانی کا مالک کون؟
نبی
زمین کا؟
علی
اچھا جس مذہب جس مسلک سے تعلق ہے تیرا کوئی تو تیرنے اعتبار کا عالم ہوگا؟
اس کے پاس چلے جانا حضور میں نے نماز پڑھنی ہے۔اس نے کہنا ہے وضو کر کے پڑھ
لے۔وضو کس سے کروں پانی سے۔ (زوردار داد)
سرکار اگر پانی نہ مل سکے، کہے گا زمین پہ تیمم کر۔ (پرزور داد)
جی میں نے غسل کرنا ہے؟ نہا لے۔
کس سے؟ پانی سے۔جی پانی نہ ملے یا بیمار ہونے کا اندیشہ ہو؟ پھر بھی تیمم کر۔
معلوم ہوتا ہے طہارت یا نبی کی ملکیت میں یا علی کی ملکیت میں۔
تطہیر بانٹنے والے ہیں دونوں بھائی۔
اوئے جن کی ملکیت کے بغیر تو ناپاک مرجاتا۔ (داد)
اچھا حوصلہ ہے کلیجہ جلے گا تو نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ ان کی ملکیت کا جادو ہے ناں

ان کی ملکیت کا فیض ہے ناں

ان کی ملکیت کا صدقہ ہے ناں۔

بڑے بھائی کا پانی نہ ہو چھوٹے بھائی کی خاک نہ ہو۔ (داد)

دنیا کا نظام چلے کیسے؟

ہے چھوٹا لیکن اس کے نصیب تو دیکھ اس کے حصے میں زمین آئی۔ جو صرف پاک نہیں کرتی جو رزق بھی فراہم کرتی ہے۔ (داد)

یعنی پانی کے بغیر زندگی بھی نہیں۔ رزق کے بغیر زندگی نہیں۔ نمک بھی زمین سے نکلتا ہے۔ نمک کا مالک خیبر شکن۔ دونوں بھائیوں کا صدقہ ہے۔ ناں بڑے بھائی کا پانی نہ ہو چھوٹے کی خاک نہ ہو، وضو نہیں ہوتا۔ غسل اگر غسل ہی نہیں نماز پڑھ سکے گا؟

اگر وضو نہیں نماز ہو سکے گی؟ جس علی کی وراثت کے بغیر تیری نماز نہیں ہوتی وہی تیری نماز میں آئے تو باطل ہو جاتی ہے۔ (داد و تحسین)

وہ فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سنتِ الٰہیہ نے یہ فرمان جاری کیا کہ پانی پینے والا پانی کے خاتمے پر درود پڑھے کیونکہ جس لعاب کے بخارات پیے ہیں۔ (داد و تحسین)

اس کا شکرانہ ادا اسی طرح ہوتا ہے کہ درود پڑھا جائے۔ تو کیا فرش سے لیکر جنت تک جو حیات جاری و ساری ہے۔ لعاب محمد کے صدقے میں ہیں۔ (داد و تحسین)

اللہ جانے اس کی حقیقت کیا ہوگی۔

درود پڑھو لول کر بلند آواز میں۔

کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا۔ خوش رہو آباد رہو۔ مولا آپ سب کی عبادت قبول فرمائے یہ

Presented by Ziaraat.Com

بھی روز روشن کی طرح واضح ہے۔ حقیقت ہے۔ فصیل عرش پہ کمندیں ڈال دو۔ علم کے لاکھوں دریا بہا دو۔ اگر چار آنسو نہ بہیں آنکھوں میں نمی نہ اُترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی۔ اللہ اکبر اب کی آمد کا مقصد پرسہ ہے۔ بلکہ یقین مانیے جب کبھی میرا بیان تھوڑا معمول سے طویل ہو جاتا ہے۔ تو میں دل میں علی کی بیٹی سے ندامت محسوس کرتا ہوں۔ کہ بی بی تو ہماری خطابتیں تو سننے نہیں آتی تھی۔ تیرا مقصد پرسہ تھا۔ ہم نے تجھے بہت انتظار کروایا۔ درد کے تصور کدے سے تصویر نکال کے یاد دہانی کے طور پر سامنے میں لاؤں گا۔ آنسوں کی بھیک مجلس کی مالکہ سے خود مانگ لینا۔ بغیر کسی رنگ آمیزی اور تمہید کے میں نے بات شروع کر دی سننے اور کہنے کو بہن بھائی نے مدینہ چھوڑا۔ کہنے سننے میں یہی آیا ہے ناں کہ حسین نے وطن چھوڑ دیا۔ اور بھائی کی محبت میں زینب نے بھی وطن چھوڑ دیا یہ بات ظاہر کی ہے۔ شبیہیں ضریحیں آمنے سامنے میرے دائیں بائیں ہیں۔ یہ گواہ بیمار کربلا سلطانِ کربلا کسی کے دائیں ہیں کسی کے بائیں ہیں۔ یہ گواہ شام والی، جنت البقیع والی، پردہ داروں میں ہے۔ یہ گواہ اتنے بڑے گواہوں کو ضامن لے کے کہنے لگا صرف حسین اور زینب سے ہی، نہیں جس ... ں اور کسی سے بھی مدینہ چھوٹ گیا تھا۔ فرق یہ تھا کہ حسین اور بہن کو آنکھوں نے دیکھا۔ اسے کسی اور نے دیکھا۔ نشان بتاتا ہوں پہچان جاؤ گے ادھر بہن بھائی کی سواری چلی۔ اور ادھر کوئی پہلو پہ ہاتھ رکھے۔

اللہ اکبر سارے سمجھ گئے ہو۔ بتول سے بقیعہ چھوٹا پوری تحقیق کے بعد کہنے لگا ہوں۔ کبھی حسین کے گھوڑے کے ساتھ چلیں۔ کبھی شام والی بیٹی کے محمل کے ساتھ چلیں۔ آگے جملہ ذرا دل دکھانے والا ہے۔ یہ میں ہاتھ جوڑے ہوا ہوں، اپنی قوم کا خادم سمجھ کر معاف کر دینا۔ اگر دل پہ چوٹ زیادہ لگے۔ کتابیں بھری پڑیں ہیں۔ خود بی بی نے کہا بھائی سے بھیا اکیلی تجھے میں

Presented by Ziaraat.Com

نہیں روتی۔ تجھے اللہ جانے کون کون رو رہا ہے۔ ہمارے خیمے لگتے ہیں۔ جب آدھی رات ڈھلتی ہے۔ تیرے خیمے کے باہر ایک بی بی ہے جو واحُسینا، وا مظلوما، وا غربتا..... اللہ اکبر۔

حسین نے کہا آواز سنی ہے۔ یا قریب بھی گئی ہو۔ نہیں بھیا آواز آئی۔ فرمایا آج قریب چلی جانا۔ بس آدھی رات ڈھلی وا مظلوما اماں فضہ میری چادر تطہیر لاؤ۔ فضہ کے ساتھ خیمے کے پیچھے کی طرف گئیں دیکھا ایک سیاہ پوش بی بی ہے۔ جو بیٹھی رو رہی ہے۔ بی بی نے کہا۔ بی بی بھائی مجھے دکھیا کا ہے۔ تو کون اور میرے حسین پر کیوں رو رہی ہے۔ باہیں پھیلا کے کہا اتنی مظلوم ہو گئی ہو کہ اب اپنی ماں کی آواز نہیں پہچان سکتی۔ تم بہن بھائیوں نے اکیلے مدینہ نہیں چھوڑا۔ جس دن سے تم چلے گئے ہو۔ ماں تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ تو بس کہنا یہ تھا۔ اور جس کے لئے میں نے ہاتھ جوڑے تھے یہ پھر جوڑ لیتا ہوں۔ مدینہ سے کربلا تک بتول چلتی رہی۔ کربلہ میں چار موقعے ایسے آئے کہ بتول کو دوڑنا پڑا۔ اور بازار شام میں ایک ایسا موقعہ آیا۔ نہ چل سکتی تھی۔۔۔ کربلا تک چلتی رہی کربلا میں دوڑی ایک دو موقعے یاد دلا کر اجازت چاہتا ہوں تم سے۔ سب سے پہلے اس وقت دوڑیں جب شبیہ پیغمبر گھوڑے سے اُتری۔۔۔ اللہ اکبر جب تصویر محمد کو برچھی لگی بلا تشبیہ اکبر نے عقاب کے، اپنے گھوڑے کے گلے میں باہیں ڈالیں کہا عقاب میری اور کوئی فرمائش نہیں اگر ہو سکے مجھے زندہ بابا تک پہنچا دے لاکھوں شامی تھے۔ بھیڑ میں گھوڑا کبھی دائیں دوڑتا ہے کبھی بائیں دوڑتا ہے۔ نو لاکھ حرامیوں نے دیکھا ایک کالے برقعے والی بی بی ہے جو گھوڑے کے پیچھے پیچھے باہیں پھیلا کے کہتی ہے۔ کوئی میرا بچہ گھوڑے سے اتارے۔ کوئی میرے زخمی اکبر کو بچائے۔۔۔ اللہ اکبر اللہ اکبر

Presented by Ziaraat.Com

دوسری بار تب دوڑیں جب قاسم تقسیم ہو گیا۔

تم یہ تو سنتے رہے ہو ناں شیبہ قاسم کے قاتل ملعون کا نام ہے شیبہ اس حرامی نے نیزا مارا قاسم نے زین چھوڑی یَا عَمَّا اَدْرِکْنِیْ..... جیسے شکاری عقاب پرندے پر جھپٹتا ہے۔ حسین ایسے آئے۔ اب یہ بات پڑھنے سے نہیں سننے سے نہیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ رونا ہے تو دیکھنا میری طرف۔ جہاں آواز آئی وہاں حسین پہنچے۔ دائیں دیکھتے ہیں پھر بائیں دیکھتے ہیں اَیْنَ اِبْنَ بُنَیَّ الْقَاسِمُ قاسم تو نے آواز تو دی تم کہاں ہو۔ ادھر سے آواز آئی لبیک ٹکڑا اٹھایا۔ ادھر سے آئی، لبیک ٹکڑا اُٹھایا۔ قاسم کو چنتے چنتے حسین کی نظر پڑی کہ ایک سیاہ پوش بی بی ہے۔ جو دوڑتے ہوئے گھوڑے کے سموں میں زمینِ کربلا پہ ہاتھ مار رہی تھی۔ حسین نے کہا اماں زہرا تو کیا کر رہی ہے؟ کہا میرے قاسم کی انگلی گھوڑے کے سُم کے ساتھ گئی۔۔۔۔۔۔مجلس ختم۔

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 3۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلواۃ باآواز بلند

سورہ بنی اسرائیل سے ایک شہرہ آفاق آیت پیشِ نظر ہے میرے۔ موضوع وہی ہے۔ آیت اور بدل جاتی ہے۔ ارشاد ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

فرمایا ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کیا کرتے ہیں، جو مومنین کیلئے شفاء بھی ہے، رحمت بھی۔

روایت نہیں پڑھی میں نے آیت پڑھی ہے۔

نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فرمایا قرآن یہ صرف مضامین کا مجموعہ نہیں ہے۔

وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنین کیلئے رحمت بھی۔

اب اگر میرے سامعین یہیں ہیں

میری سوچ، میری عقل، میرا علم، میرا ادراک ششدر بھی ہے گنگ بھی، لرزہ براندام بھی۔

میرے ہاتھ کھڑے ہیں مگر جملہ تمہاری جھولی میں ڈال دیتا ہوں۔

قرآن مومنین کیلئے شفاء ہے اور

لعاب محمد امیر المومنین کیلئے شفاء ہے۔ (زوردار داد و پرجوش نعرے)

ایسا ہی ہے ناں یہ دونوں حقیقتیں ہیں۔ اور حقیقتِ قاہرہ ہے۔

عین اللہ کیلئے سرمہ بنا ہے لعاب محمد، میدانِ خیبر میں۔ (داد)

تو قرآن کہتا ہے میں مومن کیلئے شفا ہوں۔ اور لعاب رسالت کہتا ہے، میں امیر المومنین کیلئے

Presented by Ziaraat.Com

شفا ہوں۔ (زوردار داد)

اب کہے بنے چارہ نہیں، جس کے لعاب کی برابری قرآن نہ کرے۔ اس کے لہو کی برابری کون کرے گا۔ (زوردار داد، نعرے)

کہاں لعاب کہاں لہو؟

اگر کوئی بھول بھی گیا تو پھر یاد دلا دوں۔ اسی ما ینطق کی زبان کو جنبش میں لا کر رسول نے کہا تھا۔

یَاعَلِیُّ لَحْمُکَ لَحْمِیُ جِسْمُکَ جِسْمِیُ دَمُکَ دَمِیُ

یَا علی تیرا گوشت میرا گوشت ہے، تیرا جسم میرا جسم ہے، تیرا خون میرا خون ہے۔

اور یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا، کہ رسول نے یہ نہیں کہا کہ میرا خون تیرا خون۔ کیونکہ اگر رسول کہتے کہ میرا خون تیرا تو پھر علی کا رشتہ خود سے جوڑتے۔ (زوردار داد)

یہ کہہ کر کر تیرا خون میرا، اپنا رشتہ علی سے جوڑا۔

اب اللہ جانے طِلسم کیا ہے؟ حقیقت کون سے چھپی ہوئی ہے کہ جو سلطانِ مملکتِ احدیت ہے، وہ اس خون کو اپنا خون کہتا ہے۔

تو پھر سر اُٹھانا! قرآن لعاب کی برابری نہیں کرتا۔ وہ قران جو یہ دعویٰ کرتا ہے۔

لَئِن الجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هٰذا القران.

اللہ فرماتا ہے تمام جن جمع ہو جائیں تمام انسان اکٹھے ہو جائیں قرآن کی کم مثل لاؤ۔ (داد) کائنات کو چیلنج کہ کائنات جمع ہو جائے، میری مثل لائے۔

لائے؟ نہیں لا سکے۔

قرآن نے دعوے میں نرمی کردی۔ اچھا میری چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ آیتوں جیسی نہیں

Presented by Ziaraat.Com

لا سکتے تو۔ فَأتُوا بِعَشَرِ سُوَر مِنه مجھ جیسی دس سورتیں لاؤ۔ نہیں لا سکے۔

قرآن نے کہا

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ

چلو دس بھی نہیں لا سکتے، ایک لاؤ۔ لا سکے؟ نہیں۔

اور جو خون ہے محمد کا اس کی برابری اندھی گلی کی اندھی پیداواریں کیا کریں گی۔

(زوردار داد و نعرے)

قرآن نہیں کرسکتا برابری کیونکہ وہ مومنین کیلئے شفا ہے۔ یہ مومنین کیلئے بھی شفا ہے، امیر المومنین کیلئے بھی شفا ہے۔

اور اب غضنفر یہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ

یارسول اللہ تو خود ایسا مصدرِ شفا ہے کہ امیر المؤمنین کی آنکھوں کا سرمہ بنے تیرا لعاب۔ پھر یہ کیا چکر ہے؟ میں نے ایک دن تجھے دیکھا، تو اُسی علی کی زوجہ کے صحن میں جا کر یہ کہہ رہا تھا۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفاً فَاٰتِنِیْ بِالکَساءِ الْیَمَانِیْ

میں ضعف محسوس کرر ہا ہوں مجھے اپنی چادر اُڑھا دے۔ (داد)

مجھے نہیں خبر کہ میرے سامنے نمک حلال کتنے بیٹھے ہیں اور نمک حرام کتنے ہیں۔

جنہوں نے اُن کا نمک چکھ کر حرام نہیں کیا۔ جملہ اُن کیلئے ہے۔

رسول نے کہا ہذیان نہ بک، نہ میں بیمار ہوتا ہوں۔ (داد و تحسین و نعرہ)

شفا میری ادا کے جوہر کے عکس کا نام ہے۔ تو پھر یارسول اللہ یہ کیا ہے؟ اور پھر تیرے پاس کوئی چادروں کی کمی ہے، تیرے پاس تو ایسی چادریں ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

کبھی یاَیُّهَا الْمُدَثِّر، کبھی یَا اَیُّھَا الْمُزَمِّلُ

Presented by Ziaraat.Com

مدثر تیری

مزمل تیری

پھر چادر علی کی زوجہ سے لے رہا ہے۔

کہا جاہل نہ بن یہ بھی تمہیں سبق دے رہا ہوں۔ کہ میں محمد ہو کر اس کپڑے سے شفا مانگ رہا ہوں۔ (زوردار داد و نعرے)

میں علی کا مولیٰ ہو کر

میں بتول سے افضل ہو کر اُس کے کپڑے سے شفا مانگ رہا ہوں۔ جو ان سے منسوب ہے۔

تم بھی عَلَم کے کپڑے سے شفا مانگنے کو بدعت نہ کہنا۔ (داد)

کیونکہ اس کے پھریرے میں بھی بتول کی چادر کے ریشے کا اثر ہے۔

بس ایک جملہ کہہ کر میں آگے گزر جانا چاہتا ہوں۔

ایک عالم ربانی کا جملہ ہے اور جملہ کیا ہے کائنات بند ہے جملے میں۔ وہ کہتے ہیں بتول نے زندگی میں دو مرتبہ لباس تیار کیے۔

اِنَّ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللّٰہ عَلَيْهَا غَزَلَتْ قَمِيصاً لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانَ يَلْبِسَهٗ تَحتَ الثِّيَابِ فِيْ حُرُوبِ لِيَتَّقِيْ نَفْسَهٗ فِيْ الْحُرُوْبِ

ایک قمیص بی بی نے بُنا علی کیلئے **كَانَ يَلْبِسَهٗ تَحْتَ الثِّيَابِ** علی پیراہن کے نیچے پہنا کرتے تھے۔ پہنتے کیوں تھے تا کہ

لِيَتَّقِيْ نَفْسَهٗ فِي الْحُرُوْبِ تا کہ اپنے بدن کو میدان جنگ میں زخموں سے بچا ئیں سکیں۔

(زوردار داد و نعرے)

ذہن میں رہے یہ وہ علی ہے۔ کلیجہ تھام کے رکھنا، لرزنے نہ پائے

Presented by Ziaraat.Com

ظرف پکڑ کے رکھنا اُلٹنے نہ پائے۔

میں نے ایوب نبی کو دیکھا سر سے پاؤں تک زخم ہی زخم۔

اپنی طرف سے کہوں تو ابھی میری زبان پر فالج گرے۔

مجھ پر قہرِ الٰہی کی بجلی گر پڑے۔

اس سے بڑی بددعا کوئی اپنے آپ کو منبر پہ نہیں دے سکتا۔ کوئی ان قسموں پر شک کرے اپنا ابا تلاش کرے۔ اَنَا اُصَاحِبُ اَیُّوبَ الْمُبْتَلیٰ وَشَافِیهِ ایوب کو زخموں سے شفا دینے والا میں علی ابن ابی طالب۔۔۔۔۔ (زوردار دادو نعرے)

میں تھا ایوب بیمار کا ساتھی

اَنَا اُصَاحِبُ اَیُّوبَ الْمُبْتَلیٰ وَشَافِیهِ میں تھا ایوب بیمار کا ساتھی وَشَافِیهِ اور اُسے شفا دینے والا۔ اور جو نبوت کے بدن پہ آئے زخموں کو مندمل کردے۔ وہ اپنا بدن زخموں سے بچاتا ہے۔

سر اُٹھانا۔ ایک قمیص بُنا وَخاطت قَمِیْصَیْنِ اور دو کرتے سیے۔

بُنا تھا علی کیلئے، سیے کس کیلئے؟ لِعَباس اِبنِ اَمیرِ الْمؤمِنِین (زوردار دادو نعرہ)

ایک کُرتا علی کیلئے بُنا، دو کرتے عباس کیلئے سیے۔

وَکَانَ یَلْبِسُهُمَا عَلی ظَاهِرِ الْبَدَن الاقْدَسِ

علی کُرتا پہنتے تھے لباس کے نیچے۔ عباس پہنتا تھا اُوپر۔ (دادو تحسین)

میں لاہور کی دھرتی پر کوئی سینکڑوں مرتبہ یہ لفظ کہہ چکا ہوں آج پھر دوہرا رہا ہوں۔ جیسے خطابت ہر ایک کو نہیں آتی۔ سماعت بھی ہر کو نہیں آتی۔

جسے سُننے کا ہنر آتا ہے، جو لفظوں کی قوتِ خرید رکھتا ہے۔ جملہ ہے اُسی کیلئے۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ فرماتے ہیں علی پہنتے رہے کُرتا چھپا کے، عباس پہنتے رہے ظاہر۔ اس لئے علی کا علم بھی دنیا میں چھپ گیا۔ (زوردار داد، فلک شگاف نعرے)

علی نے وہ کُرتا چھپا کے رکھا۔

فَلِذٰا خَفِیَ رَایتُہٗ فِی الدُّنیا وَسَیظْھَرُ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

دنیا میں علی کا علم چھپا رہا، قیامت میں ظاہر ہوگا لواء الحمد بن کر اور چونکہ عباس ظاہر پہنتے رہے۔ ہر چھت پر عباس کا علم لہرا گیا۔ (زوردار داد)

تو عباس کے علَم میں بتول کی چادر کے ریشے کا اثر ہے۔ (داد)

وجہ یہی ہے جیسے امامِ زمانہ نے کہا کہ اگر ہمارے شیعہ گناہ نہ کریں تو ہم ایک لحہ بھی اُن کی نظروں سے غائب نہ رہیں۔ اگر ہمارے شیعہ خاکِ شفاء کا احترام کریں، مُردے اُٹھا دیں۔

اسی طرح اگر شیعہ علَم کا احترام سیکھ جائیں، تو کوئی وجہ نہیں عزرائیل روح لبوں تک لا چکا ہو، عباس کے علم کا پھریرا چھوا دو نکلی ہوئی روح لوٹ آیا کرے گی۔ (داد و تحسین)

ہاں جس کے لعاب کی برابری۔۔۔۔۔

ابھی میں آ رہا تھا کہ ایک مومن نے مجھے ایک چٹ پکڑا دی کہ آپ نے فرمایا کہ زبان کافر اور مشرک کی بھی نجس نہیں۔ اس پر بڑی بحث چھڑ گئی۔ خود مجتہد بننے کی کوشش نہ کیا کرو۔

ہاں تھوڑا علم بھی ایمان کا دشمن ہوتا ہے۔ کیونکہ عقائد سے جو تعلق رکھنے والی چیزیں۔ کفر اور ایمان کی سرحد پر کھڑا ہوتا ہے بندہ۔ بس ایک سینٹی میٹر ادھر ہوا تو ایمان، ادھر ہوا تو کفر۔

حالانکہ رات میں نے دلیل دے دی تھی کہ اگر مشرک کی زبان ناپاک ہے تو پھر وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ پڑھے گا تو اللہ کا نام لے گا۔

اور تشریح مزید چاہتے ہو؟ اگر چاہو تو باقی کی ساری مجلس میں اسی پہ پڑھ دوں۔ دلائل الحمد للہ

Presented by Ziaraat.Com

میرے پاس اتنے ہیں۔ ہاں ایک یاد دلاتا ہوں۔

پڑھو قرآن سورا اعراف

اذُ اَخذَ رَبُکَ من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم و اشھدھم علی انفسھم

اللہ فرماتا ہے اے محمد یاد کرو وہ وقت جب میں نے آدم کی پشت سے اُس کی پوری ذریت کو باہر نکال لیا۔ (دادو تحسین)

میں نے کہا کچھ لوگوں نے داد دی اور کچھ آنکھیں پھاڑے حیران ہو کے مجھے دیکھ رہے ہیں۔

ایک بندہ لعابِ محمد کا خمسہ سنے ہی نہ۔ اور دو مہینے بعد تمہیں کسی گلی میں موڑ پہ مل جائے۔

تم اس سے کہو گے؟ یاد کرو وہ مجلس جس میں غضنفر نے لعاب پہ بات کی تھی۔ نہیں کہو گے ناں۔

اب اللہ کہہ رہا ہے یاد کرو وہ وقت جب میں نے آدم کی پشت سے اُس کی پوری ذریت کو، اولاد کو باہر نکالا۔

اشھدھم علیٰ اَنفُسِھِمۡ اور انہیں ایک دوسرے پر گواہ بنا کے میں نے ایک بات پوچھی تھی۔

اَلَستُ بِرَبِّکُمۡ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

قَالُوا بَلیٰ سب نے کہا ہاں۔

اب اُس کی ربوبیت

مومن نے بھی ہاں کی

منافق نے بھی ہاں کی

کافر نے بھی ہاں کی

مشرک نے بھی ہاں کی

Presented by Ziaraat.Com

دنیا میں مکر گیا بات دوسری ہے۔

اللہ نے انعام یہ دیا جس زبان سے ہاں کی، ہر شے ناپاک ہو جائے گی یہ زبان نہیں ہوگی۔

(زوردار داد و نعرے)

جہاں تک تاریخ پڑھی جائے چند واقعات ہیں جن میں لعابِ رِسالت کے اثر ظاہر ہوئے ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے دعوت دی۔ سرکار کافی دن سے میں آپ کو فاقے سے دیکھ رہا ہوں۔ اب دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے گھر میں بکرے کی ایک ران تھی۔ ایک میں ہے کہ کوئی چھوٹا سا بکرا تھا پانچ چھے سیر کا۔ اس وقت کلو تو تھے نہیں سیر ہی تھے۔

سرکار نے کہا ٹھیک ہے، تیار کراؤ۔ جب کھانا پک گیا۔ سرکار تشریف لے چلیے۔
بھری ہوئی تھی مسجد، سرکار نے فرمایا

قُوْمُوا اِلیٰ طَعَامِ جَابِر۔ سب کے سب چلو جابر کی دعوت پہ (داد)
اب سینکڑوں آدمی چل پڑے۔

جابر گھر پہنچا چہرہ اُترا ہوا۔ بی بی نے پوچھا کیا ہو؟
کہا ہوا کیا کھانا تو دس بندوں کیلئے بھی نہیں ہے۔ اور سینکڑوں آ رہے ہیں۔ کہا تو نے بلایا ہے، سینکڑوں کو یا رسول نے۔ (زوردار داد، نعرہ)

کہا نہیں کیا میں سٹھیا گیا تھا؟ مجھے پتہ نہیں تھا کہ گھر میں کیا ہے؟ میں بھلا کیوں بلاتا۔ میں نے تو رسول کو بلایا۔ انہوں نے سب سے کہا آؤ سینکڑوں وہاں سے چلے، راستے میں جو جو ملتا گیا رسول نے کہا جابر کے گھر آ جاؤ۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا اگر اُس نے بلایا ہے، یہ تو مدینہ ہے کُل کائنات بھی آ جائے یہی ہانڈی پوری ہو جائے گی۔ (زوردار داد)

هُوَ عَالِمٌ بِالامْرِ

وہ معاملے کو تم سے بہتر جانتا ہے۔

ایسا ہی ایمان ہونا چاہیے، حُجت پر۔

جابر واپس آیا رسول مُسکرائے، گھبرا گیا تھا۔ وہ ہانڈی لے آ۔

جا گنا اور یہ طرفین کی کتابوں کا انبار ہے میرے پاس صرف شیعہ کتابوں کی بات نہیں کر رہا۔

طرفین کی کتابوں کا پہاڑ لگا کے دکھا دوں۔

وہ اتنی سی (ہاتھ سے تھوڑی سی کا اشارہ کیا) ہانڈی تھی۔ اُٹھا کے لے آیا۔

سرکار اتنی ہے۔ سرپوش ہٹایا وَتَفَلَ فِيْه اپنا لعابِ دہن ہانڈی میں پھینکا۔ (زوردار داد)

اللہ جانے کسی نے کیا سُنا؟

خدا معلوم کوئی کیا سمجھا؟

کس کے سر سے گزرا؟

کس کے دل میں اُترا؟

لفظ ہے وَتَفَلَ فِيْه اور اگر میں تھوڑا سا گستاخانہ ترجمہ کروں، تو یہ ہوگا کہ

رسول نے اُس میں تھوک پھینکا۔

تو اپنے سالن میں پھینک اور پھر کسی مولوی سے پوچھ۔ (زوردار داد)

اے محمد جیسا ہونے کا دعویٰ کرنے والے جاہلو۔۔۔۔۔

تم کسی کھانے پر تھوک پھینکو۔ کفرانِ نعمت سے لے کر کفر تک کا فتویٰ لگ جائے گا۔ میرے

Presented by Ziaraat.Com

رسول نے لعاب پھینکا، اور پوچھا سرپوش ہٹانا نہیں اور بیوی سے کہہ کہ بانٹتی جائے۔

خدائے واحد کی قسم میں نے کتابوں میں پڑھا ہے۔ اونٹ کی ران کا ناشتہ کر لیتے تھے، ایک اونٹ کی ران کا ناشتہ وہ لوگ آئے ہوئے تھے دعوت پر۔

سرکار نے فرمایا زانو ٹیک کے کھاؤ۔ (زوردار داد و نعرے)

تیرے مولا کے بڑے بھائی سرکار عقیل فرماتے ہیں، ایک ہزار تیرہ بندے میں نے گنے۔ جنہوں نے کھایا چلے گئے۔ آخر میں رسول نے تناول فرمایا۔

بی بی نے جابر سے کہا ہانڈی مجھے ویسی کی ویسی لگ رہی ہے۔

رسول نے عبا مبارک اُٹھا کر کندھے پر ڈالی۔ فرمایا تمہارے گھر آیا ہوں، کوئی تحفہ تو ہونا چاہیے۔ میرا تحفہ یہ ہے سرپوش نہ ہٹانا اور کھاتے رہنا۔ (زوردار داد، نعرہ)

وہ کھاتے رہے دن ہفتوں ہفتے مہینوں میں گزرتے رہے۔ ہانڈی ختم ہی نہیں ہو رہی۔ انسان کی فطرت میں تجسس ہے۔ تو ایک دن کچھ مہینوں کے بعد جب جابر کی بیوی نے تجسس سے کہ دیکھوں ہے کتنا؟ تو بس ایک پلیٹ باقی پڑی تھی۔ (داد)

جب جابر محفل نبوت میں گیا تو دور سے آتا دیکھ کر رسول نے مسکراتے ہوئے کہا اگر تیری بیوی جلد بازی نہ کرتی، قیامت تک تیری نسلیں اسی سے کھاتیں۔ (داد و تحسین و پرجوش نعرہ)

یہ لعاب کا اثر ہے۔ اس میں برکت بھی، نما، افزائشِ نسل یعنی کسی چیز کی بڑھوتری کو عربی میں نما کہتے ہیں۔ یہ اثر ہے لعاب میں۔

کسی قبیلے کی بستی میں تشریف لے گئے رسول۔ لوگ جمع ہو گئے۔ سرکار آپ جانتے ہیں۔ عرب میں کنواں کھودنا کتنا مشکل ہے۔ ہم نے کنواں کھودا۔ پانی اتنا کڑوا ہے کہ ایک گھونٹ نہیں لیا جاتا۔ یہاں (گلے پر اشارہ) پھنس جاتا ہے۔ حلق اور سینہ جل اُٹھتے ہیں۔ فرمایا لے

Presented by Ziaraat.Com

چلو۔

وَقَفَ عَلیٰ شَفِیرِ البِئرِ وَتَفَلَ فِیہِ

کنویں کے کنارے کھڑے ہوکر رسول نے لعاب پھینکا۔عرب والوں نے اتنا میٹھا شہد کبھی نہیں کھایا۔ (زوردار داد ونعرے)

اوراب اس میں کیا ہے؟ سیرت بدل دی۔ (داد)

میں اپنی طرف سے کچھ کہوں گا، کلیجے چر جائیں گے۔ میں کچھ نہیں، کہتا بس اتنا تو جانتے ہو اِسے کہتے ہیں سیرت بدل دینا۔یعنی تلخ، ترش، مُرد، کڑوے پانی کو رشکِ عسل شہد سے بھی میٹھا کر دیا میرے رسول کے لعابِ دہن نے۔

آؤ میں تمہیں سیرت بدلنے کا تھوڑا سا مفہوم دیتا ہوں۔ترجمہ کر کے گزر جاؤں گا۔اپنی طرف سے کچھ کہوں گا نہیں۔

موسیٰ طور پر کھڑا ہے۔سورت طٰہٰ کو پڑھنا۔وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسیٰ O اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ (زوردار داد)

جو پہنچ گئے اُنہیں میں کہتا ہوں "واہ"۔اور جو نہیں پہنچے تمہیں بھی میں اکیلا نہیں کرنا چاہتا۔یہ واہ کیوں کر رہے ہیں؟ میں بتاتا ہوں۔کیا اللہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے۔ (داد)

سامنے لے کر کھڑا ہے پھر بھی پوچھتا ہے کیا ہے؟

تو کبھی چودہ میں سے بھی کوئی کسی سے پوچھ رہا ہو، کہ فلاں بندہ کدھر ہے نہ سمجھنا کہ وہ جانتے نہیں۔ (زوردار داد)

اس میں علتّیں ہیں۔

اس میں مصلحتیں ہیں۔اور وہ لاتعداد ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

قَالَ هِيَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَاوَ اَهُشُّ بِهَاعَلیٰ غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَامَاٰرِبُ اُخْرٰیO

پالنے والے یہ میرا عصا ہے، تھک جا تا ہوں اس کی ٹیک لیتا ہوں۔

وَ اَهُشُّ بِهَاعَلیٰ غَنَمِیْ اپنی بکریوں کیلئے درختوں سے اس کے ذریعے پتے جھاڑتا ہوں۔ (داد)

وَلِیَ فِیْهَامَاٰرِبُ اُخْرٰیO

اور میرے لئے اس میں بہت سے فائدے ہیں۔

موسیٰ کا عصا کس کام آرہا ہے اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا موسیٰ کی ٹیک ہے یہ عصا۔ دعا کرو کہ میں حق پہنچاؤں اور اُن کیلئے بھی دعا کرنا کہ یہ حق کا ہتھوڑا نہیں پوری چٹان ہے۔ اسے برداشت کرسکیں۔

وَ اَهُشُّ بِهَاعَلیٰ غَنَمِیْ اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑ کر بکریوں کے رزق کا سامان کرتا ہوں۔

تیرے مولا امیر کی زیارت میں ایک فقرہ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَصَا اللّٰه

اے اللہ کے عصا میرا سلام۔ (داد و نعرہ)

کیا جملے ہیں۔ اے اللہ کے عصا۔

یہ ہے موسیٰ کا عصا

علی ہیں اللہ کا عصا

اتنے کام تو اسے بھی کرنے چاہییں۔ کم از کم جتنے موسیٰ کا عصا کرر رہا ہے۔

موسیٰ کا عصا ٹیک ہے موسیٰ کی۔

اے اللہ تعالیٰ تو علی کی ٹیک لیتا ہے۔ کہا جاہل نہ بن میرا تو بدن نہیں۔ مگر میری خدائی کی ٹیک

Presented by Ziaraat.Com

ہے علی۔ (پرزور داد و نعرہ)

خدا کی نہ، خدائی کی ٹیک ہے علی۔ (پرزور داد و نعرہ)

سر اُٹھانا۔ موسیٰ کا عصا بکریوں کو رزق فراہم کرتا ہے۔

موسیٰ کی ذمہ داری وہ بکریاں ہیں۔ اور اللہ کی ذمہ داری کیا ہے؟ عالمین کو رزق دینا۔

یہی تو وجہ ہے خطبہ بھی پڑھ رہا ہوتا ہے میرا شہنشاہ۔ خطبے کی روانی بھی نہیں رُکتی۔ لفظ بھی نہیں اَٹکتے اور انگشت شہادت کو یوں دائرے میں گھماتے ہے۔ منافق پوچھتا ہے کیا کیا۔ فرمایا عالمین کو رزق بانٹا۔ (زوردار داد و نعرے)

اللہ نے کہا یہ صرف اس کام کیلئے نہیں ہے۔ اَلْقِ عَصَاکَ ذرا اسے زمین پہ پھینک۔ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ اژدہا بن گیا۔ موسیٰ کے دل میں خوف آیا۔

قرآن کہہ رہا ہے خوف آیا۔ میں کیا کروں خوف آیا تو بس آیا۔

ایک جگہ نہیں چار جگہ خوف کا ذکر ہے قرآن میں خوف کا۔ پڑھ سورہ طٰہٰ اللہ کہتا ہے۔

خُذْهَا پکڑ اسے وَلَا تَخَفْ خوف نہ کر۔ کیا، تو اللہ کہہ رہا ہے۔ خوف نہ کر۔ (داد)

بیٹھے ہو یا چلے گئے۔ تھک گئے ہو تو ادھار کر دوں۔ کیونکہ میں نے جو جملہ بولنا ہے یہ تھکے ہوؤں کیلئے ہے ہی نہیں۔ یہ تازہ دم لوگوں کی سماعت کیلئے ہے۔ سارے تازہ دم ہو؟

موسیٰ نے پینتالیس برس کی عمر میں اپنا سوٹا پھینکا۔ جب وہ سانپ بنا ڈر گیا۔

علی ابھی چالیس دن کا نہیں تھا۔ (داد)

علی کے پاس اپنا کوئی پالتو سانپ نہیں آیا۔

باہر سے اژدہا آیا۔ ننھی ننھی انگلیاں دو اس کلے میں ڈالیں، دو اس کلے میں ڈالیں۔ چر کی آواز سے دم تک چیر ڈالا۔ (داد)

Presented by Ziaraat.Com

کمزور معدے والو! بھاگ جاؤ۔ ورنہ غضنفر کہنے لگا ہے۔ جس علی کے بچپنے کی برابری موسیٰ جیسے نبی کی جوانی نہ کرے۔ اس کی جوانی کی برابری ناپاک ماؤں کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ہی ہے ناں۔ جس کے بچپنے کی برابری اولوالعزم پیغمبر کی جوانی نہ کر سکے۔ اس کی جوانی کی برابری کون کر سکتا ہے؟ (نعرے)

لعاب محمد پر اس سلسلے میں اتنا کچھ ہے۔ اس خمسے کی حقیقت کیا ہے؟

سر اُٹھانا ہاں ایک بات اور سن لو! سلمان کے بارے میں جانتے ہو۔ یہ ایک یہودی عورت کے پاس غلام تھے۔ نبی اور علی اُس باغ سے گذرے، جس باغ میں ملازمت تھی۔ دور سے آثار دیکھے۔ خدا کی قسم جھوٹی روایت میں بھی نہیں ملتا کہ سلمان نے کہا ہو کہ معجزہ دکھائیں، اگر آپ نبی ہیں؟ (داد)

آثار سے قرائن سے پہچانا، پیچھے چلتے ہوئے اصحاب کو دیکھا۔ پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے علی کو دیکھا۔ شاید بعض لوگوں کے وارے میں نہیں آئی کہ علی پہلو میں کیوں چل رہے ہیں۔ اللہ سے لڑ۔

نہیں نہیں، خدا کی قسم کتابوں میں پڑھا ہے کہ رسول گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ اور علی کوئی ضروری بات کرتے ہوئے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔

اچانک تَغَیَّرَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰہ رسول کے چہرے کی رنگت بدلی۔

یا علی اِمَّا اَنْ تَرْکَبَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ یا گھوڑا منگا کر سواری کر یا واپس جا۔

سرکار کیوں؟ کہا ابھی جبرائیل آیا ہے۔ مجھ سے کہا ہے جب علی سوار ہوا کرے تم بھی سوار ہوا کرو۔ جب علی پیدل چلے تم بھی پیدل چلا کرو۔ (زوردار داد نعرے)

پہلو میں چلتے ہوئے علی کو دیکھا، پہچان تو گیا۔ آزمائش کیلئے بھاگا بھاگا آیا۔ سلام کیا۔ سرکار

Presented by Ziaraat.Com

خاندانِ شرف کے افراد معلوم ہوتے ہو۔ (داد)

اور شرفاء کی دعوت میرا شیوہ ہے۔ ہوں میں غلام لیکن میں نے اپنی مالکن سے اجازت لی ہوئی ہے۔ اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مہمان نوازی کیلئے اس کے باغ کی جتنی کھجوریں چاہوں خرچ کرسکتا ہوں۔

تو میری دعوت کیلئے ذرا تشریف لایئے۔

سرکار گئے ایک طرف اصحاب بیٹھے، ایک طرف نبی اور علی۔

سلمان ایک بڑا تھال بھر کے لایا کھجوروں کا۔ کہ یہ صدقہ ہے۔

رسول نے اصحاب سے کہا کھاؤ۔ (داد و نعرے)

سرکار کھاؤ کھاتے کیوں نہیں۔ اِنَّ الصَّدَقَةَ مُحَرَّمٌ عَلَيْنَا صدقہ ہم پر حرام ہے۔

بھاگم بھاگ گیا دوسرا تھال لے آیا۔ جی یہ ہدیہ ہے۔

ہاں یہ میں اور علی کھائیں گے۔

کہا پھر کھانا بعد میں

اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰه. (داد)

خدا کی قسم ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں تمام شیعہ سُنی دوستوں کو کہ اگر

اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰه وَهٰذا عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰه پس سلمان کی شان ہی یہی ہے جس نے نبی کے ھٰذا کہنے سے پہلے کہا ھٰذا عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰه (زوردار داد و نعرے)

کھا چکے۔ فرمایا سلمان تو نے صدقہ بھی دیا۔ ہدیہ بھی دیا۔ تو نے ہدیہ دیا ہم ہدیے کے بغیر کیسے جائیں۔ ہم بھی تجھے کچھ ہدیہ دینا چاہتے ہیں۔

سرکار رو ہ گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا غلامی سے آزادی۔ (داد و تحسین)

سلمان کا چہرہ اُترا۔ سرکار میں نے ایک معاہد لکھ کر دیا۔ دیا آپ کی محبت میں۔ آپ کی جستجو میں۔ آپ کو تلاش کر رہا تھا۔ فارس سے چلا۔

اصفہان اور شیراز کے درمیان کا جو خطہ ہے یہ وطن ہے سلمان کا۔

سرکار وہاں سے چلا تجھے اور علی کو ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے۔ خوابوں میں تو تم دونوں بزرگ مجھے کئی دفعہ مل چکے ہو۔ ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے آیا تو یہاں یہودی عورت کی غلامی کر لی۔ میں تحریر لکھ کر دے بیٹھا ہوں۔ کہا تحریری بڑی سخت ہے۔

فرمایا اچھا ذرا مالکن کو بلاؤ تو سہی۔ آ گئی سلام کیا فرمایا مائی مجھے پہچانتی ہو۔ ہاں ہاں تو وہی نہیں جو کہتا رہتا ہے۔ میں نبی ہوں۔ فرمایا میں کہتا رہتا نہیں میں واقعی نبی ہوں۔

اچھا مجھے کیوں بلایا۔

پیسے مانگ قیمت بتا، سلمان کو آزاد کر دے۔ نوکر کو آواز دی۔۔۔۔ تحریری نکالی۔ دیکھ یہ لکھ کر دے چکا ہے۔ آج اگر یہ کھجور کا پودا لگائے اور جب تک وہ جوان ہو کے پھل نہ دے۔

(زوردار داد و نعرہ)

فرمایا بس (داد و تحسین)

اللہ اکبر براء بن عازب کو حکم دیا سرکار نے گٹھلیاں جمع کر، پانچ سو گٹھلیاں لا۔

طشت میں پانچ سو گٹھلیاں آئیں۔

پانی کا انتظام کرو!

پانی کا انتظام ہوا۔ اپنے لعابِ دہن سے مس کرتے ہیں۔ (زوردار داد و نعرہ)

فرماتے ہیں یَا عَلِیُّ اَنَا اَزْرَعُهَا وَاَسْقِهَا اَنْتَ.

Presented by Ziaraat.Com

یاعلی بوتا میں جاتا ہوں۔ پانی تم لگاتے جاؤ۔

ذاتِ واجب کی قسم حرفوں کا میں ضامن ہوں۔ بس ایک گٹھلی لعابِ دہن سے مس کر کے دوسرے لگائی۔ علی ایک کو پانی دے کر دوسری تک پہنچے نہیں تھے۔ پہلی پھل لا چکی تھی۔

(زوردار داد و پر جوش نعرہ)

سر اُٹھاؤ بات آگے ہے، جو تحفہ دینا ہے۔

ایسے ہی پانچ سو پودے جوان ہو کر لد گئے پھلوں سے۔ میں نے عالمِ ارواح میں رسول سے سوال کیا۔ جب تیرے لعاب دہن سے مس ہو چکی گٹھلی، علی سے پانی لگوانے کی علت کیا ہے۔ زوردار داد، ونعرہ)

اور بظاہر کام بھی اُلٹا ہو رہا ہے۔ زمین کا مالک علی ہے۔ کل رات ہی بتا چکا ہوں۔ پانی کا مالک ہے رسول۔ بونا علی کو چاہیے تھا۔ پانی آپ کو دینا چاہیے تھا۔

یہ بھی تمہیں کئی بار بتا چکا ہوں کہ سورج نمائندگی کرتا ہے، نبوّت کی۔ چاند امامت کی، ولایت کی، نائب کی۔ لیکن یہاں بھی کام اُلٹا ہے۔ چاند رسول نے چیرا۔ سورج علی نے لوٹایا۔

(زوردار داد)

مومن مجھے کہاں کہاں تک آزمائیں گے۔ یا تو میرے پاس میرا اپنا کچھ ہو تو ختم بھی ہو جائے یہ علم بانٹنے والے کی خیرات ہے۔

ایک جملہ ہے اور بس وہی تحفہ ہے۔ تو یا رسول اللہ بس آپ کا لعاب مس ہو چکا، بس کافی تھا۔ پھر علی کی ضرورت کیوں؟

کہا غضنفر ہذیان نہ بک، گو میں محمد ہوں تکمیل کا مالک علی ہے۔ (زوردار داد پر جوش نعرے)

یا رسول اللہ کیا مطلب تکمیل کا مالک علی۔

Presented by Ziaraat.Com

کہا میں نے پتھر کھا کے تبلیغ کی، تکمیل کی سند نہ ملی

مجھ پر اوجھڑیاں گرائی گئیں تکمیل کی سند نہ ملی

میرے گلے پر کپڑا ڈال کے بھینچا گیا تکمیل کی سند نہ ملی

میں نے نماز پہنچائی، روزہ پہنچایا، جہاد وقران تکمیل کی سند نہ ملی۔

ملی بھی اُس وقت جب میں نے کہا مَنْ کُنْتُ مَولَاہُ۔ (زوردار داد و پرجوش نعرے)

درود پڑھ لو ملی کے باآوازِ بلند

یہ بھی حقیقتِ قاہرہ ہے۔ کہ لاکھ دریا علم کے بہائے جائیں۔ جب تک چار آنسو نہ بہیں، آنکھوں میں نمی نہ اُترے شام سے آنے والی راضی نہیں ہوتی۔

اس کا مقصد ہماری خطابت ہمارا علم نہیں ہے۔

وہ پرسے کیلئے آتی ہے۔ بس درد کے تصور کدے سے تصویر نکال کے یاد میں دلاؤں گا۔ آنسوؤں کی بھیک تم خود مانگ لینا۔

کہنے کو عباس نے زین چھوڑ دی۔ کیا کہا میں نے؟ کہنے کو عباس نے زین چھوڑی۔ اور جب سوار زین چھوڑ دے۔ سواری کی پشت ہلکی ہو جاتی ہے۔ اشہل نام ہے عباس کی سواری کا۔ سفید رنگ کا بھنورے کی طرح سیاہ آنکھوں والا گھوڑا ہو۔ وہ اشہل کہلاتا ہے۔

لیکن اشہل بہت عرصے تک عباس کو اپنی پشت پر محسوس کرتا رہا۔

کتابوں میں یہ جملے آئے ہیں۔ قمر بنی ہاشم تو جانتے ہو۔ حسن و جمال کی وجہ سے میرے شہنشاہ کو قمرِ بنی ہاشم کہتے ہیں۔ کَان فَرسُ قمر بنی ھاشم قَمَرَ الْافْرَاس۔ وہ فرماتے ہیں قمر بنی ہاشم کا گھوڑا گھوڑوں کا قمر تھا۔ اتنا خوبصورت گھوڑا۔

عباس نے زین چھوڑی۔ عمر بن سعد لعین نے اعلان کیا، بڑا خوبصورت گھوڑا ہے۔ اور پھر

Presented by Ziaraat.Com

عباس کی سواری پکڑلو۔ یزید کو تحفے میں دے گے۔

پچاسیوں شامی کچھ ٹاپوں سے فی النار کیے، کچھ دانتوں سے کاٹ کاٹ کر مارے۔ کسی سے پکڑا نہیں گیا۔ عمر بن سعد نے کہا بہت نقصان کیا گھوڑے نے رہنے دو۔ اُنہوں نے چھوڑ دیا۔ پھر کہاں گیا جہاں جہاں سجاد اور زینب گئے وہاں وہاں عباس کی سواری میں حرفوں کا ضامن۔ جہاں الِ محمد کا قافلہ پڑاؤ کرتا، یہ قریب آنے کی کوشش کرتا۔ قافلے کے شامیوں نے راستے میں پکڑنے کی کوشش کی۔ درمیان میں بھی دو چار شامی مار دیے۔ آخر تھک ہار کے عمر بن سعد نے کہا بھئی اسے اپنے حال پہ چھوڑو۔ دیکھو تو سہی قافلے کے قریب آکے کرنا کیا چاہتا ہے۔

دو تین دن قریب آکے جب دیکھا کہ اب مجھے کوئی نہیں پکڑے گا کہ اب مجھے کوئی نہیں پکڑے گا۔ سیدھا اُس نیزے کے نیچے چلا آیا جہاں عباس کا سر تھا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ جس نیزے پہ قمر بنی ہاشم کا شہسوار۔ ہنہنا کے اپنی آواز میں چیخیں مار مار کے رونا شروع کیا۔ تم تو چودہ سو سال کے بعد رو رہے ہوناں۔ کتاب میں یہی پڑھا ہے کہ اُس نے ادھر اپنی ہنہناہٹ میں عباس کا ماتم شروع کیا۔ زینب نے رو کے کہا سجاد اسے خاموش کرا۔ سجاد مجھے لگتا ہے میرا عباس ابھی زین سے اُترا ہے۔ لگتا ہے میری سکینہ کا آسرا اب ٹوٹا ہے۔ اللہ اکبر بس ہو چکا پرسہ۔ کرچکی ہیں تم سب کی آنکھیں وضو بس ایک جملہ۔ اور میں نے ختم کر دی بات۔ شام تک اشہل قافلے کے ساتھ رہا۔ سارا دن اشہل کا زندان کے دروازے پر گزرتا۔ کبھی سجاد کے زخمی پاؤں پہ منہ۔ کبھی اپنی بلبلاہٹ پہ بین، یزید کو اطلاع دی گئی۔ عباس کا گھوڑا ساتھ آیا ہے۔ پکڑا کسی سے نہیں گیا۔ ہے لاکھوں دینار کی قیمت کا اکیلا گھوڑا۔ یزید نے کہا کیسے پکڑا جائے اس نے تو ہمارا بڑا نقصان کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

دیکھو اب میں نے تمہارے ہاتھ جوڑے۔ اب تمہارے دل دکھنے کا وقت آ گیا ہے۔ اپنی قوم کا خادم اور وکیل سمجھ کے معاف کر دینا۔

شمر حرامی نے کہا میرے پاس نسخہ ہے، تجویز ہے بغیر کسی تردد کے ابھی پکڑا جائے گا۔ اچھا عمل کر اپنی تجویز پر۔ اس حرامی نے قلم ہاتھ میں پکڑا۔ اور سجاد کی پشت پر سطریں لکھنا شروع کر دیں۔ ابھی تیسری سطر لکھی تھی کہ سجاد نے کہا ظالم میرا قصور کیا ہے؟ میرا جرم کیا ہے؟ بغیر جرم کے۔ کہنے لگا سینکڑوں بندے تیرے چچا کے گھوڑے نے ہمارے مارے۔ تجویز بتا یہ کیسے پکڑا جائیگا۔ سجاد نے سرخ آنکھیں اُٹھائیں، رو کے کہا اشہل ہے تیری مرضی لیکن میری پشت اب زیادہ تازیانے برداشت نہیں کر سکتی۔ میری کمر اتنی زخمی ہو چکی ہے کہ میں اب زیادہ برداشت نہیں کر سکتا۔

سجاد کا یہ کہنا تھا اور روتا ہوا اشہل قریب آیا۔ شمر سے کہا لے جاؤ۔ حرامی نے لگام چڑھائی اشہل خاموش رہا۔ اس نے زین کسی اشہل خاموش رہا۔ لے کے چلنے لگا۔

اللہ کرے میں کہہ سکوں۔ اور تو میرا آخری فقرہ سمجھ سکے۔

اچانک زندان کے اندر اطلاع پہنچی، عباس کا گھوڑا پکڑا گیا، شمر یزید کی سواری کیلئے لے کے جا رہا ہے۔ چار سال کی بتول ننگے پاؤں دوڑتی زندان کے دروازے پہ آئی۔

دور سے دیکھ کر کہا یَا اَشْھَلُ اَیَرْکَبُ یَزِیدُ عَلیٰ ظَھْرِکَ لَقَد کُنْتَ مَرْکَباً لِعَمِّی الْعَبَّاس کل تک میرے عباس کو اُٹھایا آج یزید کی سواری بننے جا رہا ہے۔ اشہل نے ہنہنا کے باگیں چھینیں۔ کبھی اس دیوار پہ سر مارا، کبھی اُس دیوار پہ سر مارا۔ اشہل گر پڑا۔ سجاد نے قریب آ کر کہا سکینہ! نہ تو نے طعنہ دیا ہوتا۔ تیرے چچا کا راہوار مر گیا۔ تیرے اشہل کی روح پرواز کر گئی۔۔۔ مجلس ختم۔

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 4۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوٰۃ باآواز بلند

سورہ محمد سے ایک آیت پیش نظر ہے میرے، ارشاد ہے

مَثَلُ الجنّۃ الّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط فِیْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۤءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ج وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۥ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ط وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ط

فرمایا جس جنت کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے۔ اس میں قسم قسم کی نہریں بہتی ہیں۔ مالک کیسی کیسی اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۤءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ایسے پانی کی نہریں کہ جس میں رنگت تبدیل نہیں ہوتی۔ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ اور دودھ کی ایسی نہریں جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ اور شراب کی ایسی نہریں جو پینے والوں کو بیہوش نہ کریں بلکہ مزا دیں وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور صاف کیے ہوئے شہد کی نہریں۔ شہد میں موم ہوتا ہے ناں۔ فرمایا جنت میں جو نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں موم کی ملاوٹ نہیں۔ وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ کل قسم کے پھل دار درخت ان کیلئے ہیں۔ اُن کیلئے پروردگا کی طرف سے مغفرت اور بخشش۔

یہ علماء تک میرا موضوع نہیں ہے۔ بس ایک سوال کر کے میں اپنے موضوع کی طرف آرہا ہوں۔ ساری نعمتیں گنوانے کے بعد اللہ کہہ رہا ہے۔ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ان کے رب کی طرف سے مغفرت بھی ہوگی۔ بخشش بھی۔

بخشش کے بغیر تو جنت میں بندہ جا نہیں سکتا۔ (داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

بس میرا صاحبانِ علم سے سوال یہ ہے

جنت بھی آ چکے ہیں

چار چار قسم کی نہروں سے پی بھی رہے ہیں

تمام ثمرات سے لطف بھی اُٹھا رہے ہیں

تو ان سب کے بعد والی مغفرت کیا ہے۔ (داد و تحسین و نعرے)

یہ پھر کبھی مولا نے چاہا تو بتاؤں گا کہ یہ مغفرت کے بعد کی مغفرت کیا ہے۔

بحر حال ہے ضرور، کیونکہ قرآن کہہ رہا ہے۔ میں نے تو جو کہنا ہے وہ صرف اتنا ہے۔ شہد کی نہریں مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى صاف کیا ہوا شہد، اس کی نہریں بہتی ہوں گی۔

ہر ہر حلالی موالی سر اُٹھائے۔ خیبر شکن فرما رہا ہے۔ مَا العَسَلُ اِلَّا لُعَابُ النَّحْل

شہد کیا ہے؟ مکھی کا لعاب ہی تو ہے۔ (داد و تحسین)

فرمایا مکھی کا لعاب ہی تو ہے۔

جو لطف میں

لذت میں

ذائقے میں مطعومات کا سردار ہے۔

ہے لُعَاب اگر آسان لفظ استعمال کروں، مکھی کا تھوک ہے۔

او خوشی خوشی مکھی کا تھوک چاٹنے والو! (داد و تحسین)

اُسے نعمت عظمیٰ سمجھنے والو!

ویسے اللہ نے بھی ترتیب جب گنی ہے تو شہد کا نمبر سب سے اونچا رکھا ہے۔

سب سے پہلے کہا پانی کی نہریں جو عام چیزیں ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

دودھ کی نہریں جو اس سے خاص ہیں۔

پھر کہا شراب کی نہریں جو خاص الخاص ہیں۔

پھر کہا عسلِ مصفیٰ جو اخص الخواص ہے۔

یعنی شہد کو تمام مشروبات پر فوقیت دی۔ خیبر شکن کہہ رہا ہے مَا العسل کیا ہے شہد؟ اِلّا لُعابُ النحل شہد کی مکھی کا لعاب۔

میری طرف دیکھنا مسجد نبوی بھری ہوئی تھی۔ شہد کی مکھی اُڑی، رسول نے آواز دی۔ (داد)

اَیَّتھَا النَّحل تَعَالِیْن اِلَیْنَا — مکھی ذرا ادھر آنا

مکھی ہتھیلی پہ بیٹھی۔ مُردوں سے خطاب نہیں کرتا غضنفر، زندوں سے خطاب کرتا ہے۔

سر اُٹھاؤ، دو منظر آسمان نے دیکھے سلیمان کی ہتھیلی پہ چیونٹی تھی۔ اوئے آج فخرِ سلیمان کی ہتھیلی پہ شہد کی مکھی ہے۔ چیونٹی نے سلیمان کو لاجواب کر دیا یہ کہہ کر۔۔۔۔

سوال کیا تھا چیونٹی نے۔

تیرا نام کیا ہے؟

سلیمان۔

تیرے باپ کا کیا نام تھا۔

داؤد

تو افضل ہے یا تیرا باپ

افضل تو میرا باپ ہے۔

کہا تیرے نام کے حرف کیوں زیادہ ہیں۔ (داد وتحسین)

داؤد چار حرف ہیں سلیمان چھے حرف ہیں۔ کہا تیرے نام کے حرف زیادہ کیوں ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

جناب سلیمان کو جواب نہیں آیا۔ اور یہ اللہ دکھا رہا تھا، کہ سلطنت کے تکبر میں چلنے والے میں چاہوں تو نبوّت کو چیونٹی سے لاجواب کردوں۔ (دادو تحسین ونعرے)

مصدر ہوتا ہے ایک اور اُسی سے اسم مصغر بنتا ہے۔ مثلاً "فُرقان" یہ مصدر ہے۔ اب اگر اس کا اسم مصغر بنایا جائے۔ تو وہ بنے گا۔ "فُرَیقان "فرقان سے فریقان۔

سلمان مصدر ہے۔ اس کا مصغر ہے سلیمان۔ سلمان، سلامتی کا مصدر سلیمان یعنی چھوٹا سلمان۔ سلیمان کا نام رکھا اللہ نے، سلمان کا نام مَا یَنطِقُ کی زبان نے۔

سلمان کا نام اُس کے ماں باپ نے نہیں رکھا۔ ماں باپ نے تو "روزبہ" رکھا تھا۔

آپ نے کہا تو روزبہ نہیں سلمان ہے۔

یا خدا اور محمد میں تصادم کرو ورنہ۔۔۔۔

یہ چھوٹا سلمان ہے، بتا رہا ہے محمد زمانے کو او جس علی کے نوکر کے مقابلے میں نبی چھوٹے ہو جائیں۔ اس علی کے مقابلے میں اللہ جانے کیا کیا چھوٹا ہوگا۔ (دادو تحسین ونعرہ)

سرکار فرماتے ہیں۔

اَیَّتُهَا النَّحل تَاْکُلِیْنَ مُرّاً تَخرُجِیْنَ حُلواً

تو کڑوی کڑوی تلخ غذائی کھاتی ہے۔

فرمایا تیری غذا تلخ ہے

ترش ہے

مر وہے

کڑوی ہے

تخرجین حلوا تیرے لعاب میں شیرینی کیوں ہے؟ (دادو تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

حالانکہ جیسی غذا ہو ذائقہ ویسا ہوتا ہے۔ تیری غذا اور لعاب میں زمین آسمان کا فرق کیوں ہے۔

اب سر اُٹھانا اگر کچھ خریدنے آئے ہو۔ اس نے کہا

كُلُّ مَا اٰكُلُ اَلْتِنُ عَلىٰ اَعْدَاكَ وَ اَهلِ بَيْتِكَ وَ كُلَّمَا اَخْرَجْتُ عَسْلاً صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ اهلِ بَيْتِكَ

جب کھاتی ہوں زبان کو تلخ لگتا ہے، تیرے اور تیر آل کے دشمنوں پر لعنت کرتی ہوں۔

(دادو تحسین ونعرے)

مجھے تلخی لگتی ہے، پھر میں تیرے اور تیری آل کے دشمنوں پر لعنت کرتی ہوں۔ پھر درود پڑھتی ہوں۔

(دادو تحسین ونعرے)

بس مجھے کہنا اتنا ہے۔ جن پر درود کے صلے میں بننے والا لعاب

دوا بن جائے

شفا بن جائے

غذا بن جائے

دنیا و آخرت کا طعام بن جائے۔ لعابِ محمد کیا ہوگا۔ (دادو تحسین)

یہ صلوات کا صلہ ہے، درود کا۔

ایک بات ذہن میں آ گئی، آ ئی ٹالی تو نہیں کبھی میں نے۔ حدیث ہے

اِنَّ فِیْ الْجَنَّةِ سُوْقاً یُبَاعُ فیه الصُّور

فرمایا جنت میں ایک بازار ہے، جہاں صورتیں بکتی ہیں۔ (دادو تحسین ونعرے)

صورتیں یعنی جو یہاں بدصورت ہے، اُسے گھبرانا نہیں چاہیے۔ جنت صورت پر نہیں ملتی۔

Presented by Ziaraat.Com

جنت سیرت پر ملتی ہے۔اور سیرت کی پاکیزگی کا معیار علی کی ولایت ہے۔ (دادوتحسین)

یہ جس دل میں آجائے، معاشرے کے بد سے بدترین بندے کے دل میں ہو وہ صاحبِ شرف ہےاور خود اُنہیں کی نسل والے کے دل میں نہ ہو۔ (دادوتحسین)

جی جی اللہ کے ہاں، محبت کے ہاں رشتے نہیں چلتے۔اگر رشتے چلتے ہوتے تو سب سے پہلے نجات نوح کے بیٹے کو ملتی۔خسیس پیشوں والے پار اُترے، بیٹا ڈوب مرا۔

کیوں؟ اُن بدکردار لوگوں کا حجت سے ولا کا رشتہ تھا، وہ قائم رہا۔لہو کا رشتہ ٹوٹ گیا۔

اسی لئے تو میرے مولا نے کمیل سے کہا تھا۔

كُنْ مَعَنَا تَكُنْ مِنَّا ہمارے ساتھ رہنا، ہم میں سے ہو جاؤ گے۔ (دادوتحسین ونعرے)

کون نہیں جانتا؟

کون نہیں جانتا؟ کہ رسول نے عبدالمطلب کے بیٹے کو شرف سے خارج کر دیا، ابولہب کو۔

اور مجوسی کے بیٹے کو **مِنَّا** کہہ کر گلے سے لگالیا۔ (دادوتحسین)

اِنَّ فِىْ الْجَنَّةِ سُوْقاً جنت میں ایک بازار ہے۔ **يُبَاعُ فيه الصُّوَر** اُس میں صورتیں بکتی ہیں۔اور نئی خریدی جاسکتی ہیں۔

یہاں جو جمال یوسف کے قصے سن کر سر دھنتے ہیں، وہاں لمحوں میں یوسف کی صورت خریدی جاسکتی ہے۔

دل ہے آج یوسف بنوں، خریدلو۔

آج فرشتے کے پیکر میں آؤں، خریدلو۔

سامعین مجھ سے پوچھتے ہیں قیمت، سائل نے بھی تیرے امام سے بڑی جلدی پوچھا تھا۔

قیمت وہاں کیا دینی پڑے گی؟

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: ثَمَنُهَا الصَّلٰوۃ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ (دادوتحسین ونعرے)

فرمایا محمد اور اُس کی آل پر ایک درود (دادوتحسین)

نہ نہ، اب ایسے نہ چھیڑا کرو۔ حلالیوں کی طرح جلدی جلدی فیصلے دیا کرو۔

جنت میں نماز ہے؟ نہیں۔

روزہ ہے؟ نہیں۔

حج ہے، زکوٰۃ ہے؟ نہیں۔

جہاد ہیں، اعمال ہیں؟ نہیں۔

درود وہاں بھی ہے۔ (دادوتحسین)

یہ موضوع نہیں ہے پھر بتاؤں گا کہ

وہاں ذکر علی بھی ہے اور ذکر حسین بھی ہے۔ (دادوتحسین ونعرے)

ایک بات بتاؤں گا، صرف ایک بات کیونکہ موضوع دوسرا ہے۔ رسول کی حدیث ہے تفسیر فرات سے کوئی بڑی تفسیر ہے تیرے مذہب میں تو لے آ۔ ساڑھے گیارہ سو پونے بارہ سو تفسیرِ قدیم۔ تیرے رسول کی حدیث ہے، طوبیٰ کی تعریف کر رہے تھے رسول۔ فرمایا ایک ایک پتہ پوری دنیا کے برابر ہے۔ سرکار اتنا بڑا درخت کیوں ہے وہ فرمایا:

ظِلُّ طوبیٰ مَجَالِسُ شِیْعَةِ عَلِیُّ اِبْنِ اَبِیْ طَالِبْ

اس کے نیچے علی کے شیعہ مجلس کیا کریں گے۔ (دادوتحسین)

چونکہ آدم سے لے کر قیامت تک کے شیعوں نے وہاں جمع ہونا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا سائبان لگا رکھا ہے۔ (دادوتحسین)

توجہ بات کہنے لگا ہوں اور عالمانہ ضمانت سے۔ مقامِ محمود چھت ہوگی، ایک مجلس اس کے

Presented by Ziaraat.Com

نیچے ہو رہی ہو گی۔ ایک طوبیٰ کے نیچے۔

طوبیٰ کے نیچے مجلسِ خیبر شکن

دوسری مجلس سلطانِ کربلا

اب کون سا مومن ہے، جس کے دل میں علی نہیں۔

کون سا مومن ہے جس کے دل میں حسین نہیں۔

مومن دو دلے ہو جائیں گے سوچنے لگیں گے کہ ادھر جائیں کہ ادھر۔ آواز آئے گی ادھر جا سکتے علی کی مجلس میں رسول موجود ہیں۔ کچھ ادھر دوڑیں گے، پھر آواز آئے گی ادھر آ سکتے ہو اس میں میں اللہ بھی موجود ہوں۔ (دادو تحسین و نعرے)

اس کی وجہ میں بتاتا ہوں حسین بننا مشکل کیوں ہے۔ ویسے تو علی کا خادم ہے حُسین، محمد مصطفیٰ کی رعیت ہے حُسین۔ مگر دونوں بتول جیسی ماں کہاں سے لاتے۔ (دادو تحسین و نعرے)

علی کیوں نہیں بن سکتا حسین۔ بتول جیسی ماں کہاں سے لاتا علی اپنے لیے۔ علی اپنے لیے علی جیسا بابا کہاں سے لاتا۔

رسول اپنے لیے اپنے جیسا نانا کہاں سے لاتا۔ (دادو تحسین و نعرے)

صورتیں بکتی ہیں۔ درود کے بدلے ایک صورت، جو چاہو بنا لو۔

جنت صلہ کس چیز کا ہے۔ کس چیز کے بدلے جنت ملے گی۔ نمازوں کے بدلے۔

کس کے بدلے؟ علی کی محبت کے بدلے۔ جس کی محبت کے بدلے جنتی روز نئی صورت بنا سکتا ہے۔ اگر وہ منبر سے کہہ دے

اَتَقَلَّبُ فِیْ الصُّوَرِ کَیْفَ اَشَاء

میں ہر زمانے میں جیسے چاہتا رہا ہوں، صورتیں بدل بدل کر آتا رہا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک درود قیمت ہے صورت کی۔

ایک بندہ صورتوں کے بازار سے گزر رہا ہے۔ یوسف کی صورت پڑی ہے۔ ایک درود پڑھے گا، یوسف بن جائے گا۔ جس یوسف کو محمد کی رعیت کا فرد، علی کا حب دار ایک درود کے بدلے خریدے۔ (دادو تحسین)

نہیں وارے میں آرہاناں۔ یعنی جو چیز سستی ملے اُس کی قدر کہاں۔

ہاں ہاں اپنے پلے سے کچھ جائے تو۔

میلے میں ایک دہقان اپنی پگڑی سے جوتی صاف کر رہا تھا۔ دیکھنے والے نے دیکھا۔ پگڑی اور پگڑی آخر پگڑی ہوتی ہے۔ ویسے بظاہر قیمتی بھی لگ رہی تھی۔

اُس نے پوچھا: اُوئے! اس پگڑی پہ کتنے روپے لگے ہیں؟ جی سات روپے۔

جوتی پہ؟ جی دو روپے۔

کہا بڑا احمق ہے تو، دو روپے کو رگڑ رہا ہے سات روپے سے۔

کہا یہ ابا نے دی ہے۔ یہ میں نے خود خریدی ہے۔ (دادو تحسین)

چونکہ جنت تجھے علی نامی ابا سے ملی ہے۔ (دادو تحسین)

خود خریدی ہوتی تو پھر پتہ چلتا کہ آٹے دال کا بھاؤ کیا ہے۔ تو تو اس بات پہ اکڑ رہا ہے۔

پوری اولادِ آدم جکڑی ہوئی ہے، درود کی زنجیر میں۔ (دادو تحسین)

میں نے کہا لوگ حیران ہو گئے، اکثریت مجھے دیکھنے لگی۔ یاد دلا دوں یا بس کروں؟

آدم بنے پھر حوا بنی۔ آدم کی نظر پڑی، قدم بڑھائے۔

یَاادم عَلیٰ رِسلِکَ اے آدم وہیں کھڑا رہے۔

پاس جانا حلال نہیں تیرے لیے، جب تک نکاح نہ ہو۔ پالنے والے پھر جلدی کر۔

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ آپ میں سے کون نہیں جانتا، نکاح کیلئے کم از کم کتنے بندوں کی ضرورت ہے۔ ایک دولہن کا وکیل ایک دولہا کا وکیل دو عادل برابر کے گواہ اور ایک نکاح خواں۔ (دادو تحسین)

جب تک پانچ نہ ہوں نکاح نہیں ہوتا۔ (دادو تحسین نعرہ)

آ، پھنسا کے ماروں گا تجھے وہاں جہاں پانی ہو بھی اور تو پی نہ سکے۔ ہاں یہ کیا بات ہے کہ جہاں پانی نہ ملے۔ نہ ملے تو نہ ملے مجبوری ہے۔ پانی ہو پھر پی نہ سکے۔ اب پڑھا اپنے ابا کا نکاح۔

کس سے پڑھوائے گا؟

اُن فرشتوں سے جو ابھی سجدے میں پڑے تھے۔ (دادو تحسین)

کسی فرشتے کی یہ جرأت ہے کہ آدم سے کہہ سکے، تجھے حوا قبول ہے؟ نہیں ابھی سجدہ کیا ہے۔

پھر جنوں سے پڑھوائے گا؟ جو دشمن ہیں تیرے ابا کے۔ جن۔ کی اصل نے سجدے سے انکار کیا تھا۔ وہ یوں گئے اور یہ یوں گئے۔ اب مخلوق نہیں۔

ڈھونڈ وہ پانچ کہ اب تیرے ابا کا نکاح ہو سکے۔ (دادو تحسین)

آ پہلا بشر بلکہ ابوالبشر، بشر نہیں ابوالبشر پہلی مشکل میں پڑا، دائیں بائیں دیکھا میں کیا کروں؟

عرش سے علی کی آواز آئی تیرا وکیل میں (دادو تحسین)

ایک پردے دار کی آواز آئی حوا تیری وکیل میں

دو بھائیوں نے آواز دی ہم برابر کے عادل گواہ (دادو تحسین)

حسن حسین برابر کے گواہ، برابر کے عادل، ہم پلہ۔

محمد مصطفیٰ نے کہا میں تیرا نکاح خواں

اِک بولی جئیءِ گل، سنتا ضرور جا۔ کہ آج اگر میرا نبی نہ ہوتا نکاح نہ ہوتا۔

Presented by Ziaraat.Com

میں کہہ دوں اگر ابوطالب نہ ہوتا۔ (داد و تحسین و نعرہ)

یہ پانچ وارے میں ہیں؟ نہیں نہ سہی۔ پھر اور پانچ ڈھونڈ، جن کا آدم سے پہلے ہونا بھی ضروری ہو۔ اور جو اس منصب پر فائز بھی ہو سکیں۔ ورنہ تیرے ابا کا نہ نکاح ہوگا، نہ نسل حلال ہوگی۔

یہ پہلی مشکل تھی تیرے ابا، میرے ابا آدم پہ۔ پانچوں نے حل کی۔ خوش ہوگیا اللہ تعالیٰ انتظام ہوگیا۔

فرمایا ابھی ٹھہر میں نے تجھے زمین کیلئے بنایا۔ تیری اولاد میں، میں نے شریعت پھیلانی ہے۔

مہر کے بغیر نکاح حلال نہیں، مہر کا انتظام کر۔

صفی اللہ بغلیں جھانکنے لگے، کہا ہاتھ تو خالی ہیں۔ ابھی تو میں ملکوت میں ہوں۔

زمین پہ اُترا نہیں

کچھ کاٹا نہیں

کچھ کمایا نہیں

کچھ جوڑا نہیں (داد و تحسین)

مہر کہاں سے دوں؟ آواز آئی، دیکھ! میری شریعت ہے میں نے مہر بنانا ہے۔

دو قسم کا معجّل غیر معجّل

معجّل وہ ہے جو موقعے پہ ادا کیا جائے۔

غیر معجّل وہ ہے جس کا آگے وعدہ کیا جائے۔

تیرے لیے بھی میں نے دونوں بنائے۔ معجّل تو ادا کرنا ابھی۔ (داد و تحسین)

اور غیر معجّل کا مجھ سے وعدہ کر، حوا حلال ہو جائے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

پالنے والے معجّل کیا ہے؟

میں حجرے میں تو نہیں، منبر پہ ہوں

مٹکے میں منہ نہیں، مائیک پہ رکھا ہوا ہے۔

کوئی مائی کا لال رد پیش کرے غضنفر کا۔

کہا معجّل یہ ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ خَمْسَ مَرَّات

پانچ مرتبہ محمد اور ال محمد پہ درود پڑھ۔

نہیں نہیں بظاہر یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ نکاح حوا کا مہر جا رہا ہے محمد اور ال محمد کے گھر۔ تم نکاح کر رہے ہو۔ مہر کے پیسے کسی اور کو دے دو۔

تہتر فرقوں کے مفتی لکھ دیں گے نکاح حلال نہیں، نسل حلال نہیں۔ کیونکہ مہر اسی کا جس کا نکاح، دولہن کا۔

اُٹھا مفتیانِ عالم کو، اس گنجلک سے مجھے باہر نکالیں۔ اس کے علاوہ کوئی حل ہی نہیں۔

فقہ کیس کتابوں میں موجود ہے۔ اَلْعَبْدُ وَمَالُهٗ لِمَوْلَاهُ غلام ہو یا کنیز وہ خود بھی اور اُن کی کمائی بھی اُن کے مولیٰ کی ہوتی ہے۔ (داد و تحسین)

غلام جسے مالک خرید چکا ہے۔ وہ خود بھی ملکیت ہے، اپنے مالک کی۔ اور جو کچھ وہ کمائے وہ بھی ملکیت ہے۔

او محمد اور آل محمد کے غلام زادو! او چودہ کی کنیز کے بیٹو!

یہ دلیل ہے حوا کنیز تھی اُن کی۔ (داد و تحسین)

آدم خادم تھا اُن کا۔ بات کا نتیجہ سن لو! یہ پانچ درود پڑھ لیے۔ غیر معجّل بتا۔

فرمایا: جب زمین پر جائے اب آدم سمجھ رہا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کوئی گندم بتائے گا کوئی جو

کوئی سونا کوئی چاندی

کوئی درہم کوئی دینار

کوئی سکے کوئی معدن

اللہ نے فرمایا تجھ پہ بھی واجب اور اولاد کو بھی نصیحت کر کے جانا

حَدَّثْهُمْ بِفَضَائِلِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِب (داد وتحسین ونعرے)

تم بھی علی کے فضائل پڑھنا، اولاد سے بھی کہنا کہ علی کے فضائل پڑھو۔

علی کے فضائل مہر تھا تیری ماں کا۔ (داد وتحسین)

او اماں کے مہر میں ڈنڈی مارنے والو! (داد وتحسین ونعرے)

پوری اولاد آدم مقروض ہے علی کے فضائل کی

ہاں کچھ پڑھ کے ادا کریں

کچھ سُن کے ادا کریں

کچھ شک نہ کر کے ادا کریں (داد وتحسین)

جو پڑھ سکتا ہے اور نہ پڑھے یعنی منبر بھی ملے، سینے میں علم بھی ہے، بولنے والی زبان بھی ہو، اور نماز روزہ بتا کے اُتر جائے۔ مہر کا قرض کھا گیا۔ (داد وتحسین)

اسی طرح جو سُن سکتا تھا، سُنا نہیں مہر کھا گیا۔

جس نے سن بھی لیا مان سکتا تھا شک کیا۔۔۔۔۔

اور یہیں سے تو بنیاد بنی ہے۔ جو علی کے فضائل میں شک کرے۔ اس کے نطفے میں شک ہوتا ہے۔ (داد وتحسین)

کیونکہ جب تک مہر کی ادائیگی نہ ہو نسل حلال نہیں۔ اور جب نسل حلال نہیں ہوگی۔ پیدائش مشکوک ہوگی۔ اور جب پیدائش مشکوک ہوگی، سینے میں علی کیسے آئے گا۔

علی نے تو دنیا میں آتے ہی نمونہ دکھا دیا۔

کعبے میں اُتر کر کہ اتنا طاہر مکان پسند ہے مجھے۔ (دادو تحسین)

جی کعبے میں کفار کے بت نہیں ہونے چاہییں اور دل میں شک کے بت نہیں ہونے چاہییں ورنہ کوئی اور تو آ سکتا ہے۔ وہاں علی نہیں آ سکتا۔

دورد پڑھ لو مل کے باآواز بلند

خوش رہو! آباد رہو! مولا آپ سب کی عبادت قبول فرمائے۔ یہ بھی اپنے لیے نہیں پوچھتا۔ آپ کیلئے ہی پوچھتا ہوں۔ تا کہ ننگے سر بیٹھی ہوئی اس قوم کا احساس جگاؤں۔ کہ لاکھ دریا علم کے بہائے جائیں۔ اگر چار آنسو نہ بہیں۔ آنکھوں میں نمی نہ اُترے۔ شام والی مخدومہ راضی نہیں ہوتی۔ اس کا مقصد پرسے کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ اکبر۔

بس میں یاد دلا دوں گا۔ آنسوؤں کی بھیک خود مانگ لینا۔ مصائب کوئی بھی پڑھا جائے۔ ذکر کسی کا بھی کیا جائے۔ مجلس منسوب حسین سے رہتی ہے۔ آج تک کسی نے مجلس علی مجلس حسن نہیں کہا۔ فضائل چاہے کسی کے ہوں، مصائب کسی کے ہوں تو گویا تم میں سے ہر بندہ حسین پر رونے آتا ہے۔ شام والی بھی حسین کو رونے آتی ہے۔ دعا کرنا کہ میں کہہ سکوں تم میرا مفہوم سمجھ سکو۔ ہر بندہ روتا ہے حسین پر۔ میدانِ کربلا میں چھے موقعے ایسے آئے ہیں۔ جہاں خود حسین دھاڑیں مار مار کے روئے۔ اللہ اکبر

حسین کا رونا اور ایسے نہیں دھاڑیں مار مار کے رونا مذاق نہیں۔ پتہ نہیں کتنی بار عرش پگھلا ہوگا۔ کتنی بار عالم برہم ہوتے ہوتے بچا ہوگا۔ کتنی بار جسم بے جسمی کی آنکھ سے وہ رویا ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

سارے موقعے نہیں ان میں ایک موقعہ یاد دلا کے میں منبر چھوڑنے لگا ہوں۔

شب عاشور ایک موقعہ آیا، دھاڑیں مار کے روئے حسینؑ۔ کیوں؟ یہ تو سنتے ہو۔ ایک چار سالہ بتول تھی۔ بڑا پیار تھا حسینؑ کو اس بچی سے۔ اور یہ بھی طے ہے۔ جس رشتے سے حسینؑ کو زیادہ پیار رہا ہے۔ اللہ نے اُس رشتہ کے حوالے سے امتحان بھی اُتنا بڑا لیا ہے۔

بیٹوں میں اکبر سے زیادہ پیار تھا۔ کہا سینے میں برچھی دیکھ۔

حرموں میں جناب رُباب سلام اللہ علیھا سے زیادہ پیار تھا۔ اَوَّلُ حَجَرٍ وَقَعَ عَلٰی جبھتھا فی السُّوق. بازار کا پہلا پتھر اصغر کی ماں کی پیشانی پر لگا ہے۔

بیٹیوں میں سکینہ سے زیادہ پیار تھا۔ اور امتحان اللہ نے یوں لیا کہ کربلا سے شام تک جتنے تازیانے شمر ملعون نے سجاد کو مارے ہیں۔ اتنے طمانچے اس کمینے نے معصومہ کو مارے۔

شب عاشور باتیں ہو رہی ہیں، باتیں کرتے کرتے لاڈ میں آکر (بس میرے فقرے سمجھ لینا اور اشارے بھی کہ مجھے عریاں لفظ استعمال نہ کرنا پڑیں) بچی نے لاڈ سے بلا تشبیہ بابا کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔ بیٹی باپ کی ریش چومتی ہے۔ اور حسینؑ آنکھیں بھرا کے بچی کے کان چومتے ہیں۔ رونے والو! ایک بار، دو بار، سہ بار، چار بار جب بار بار حسینؑ نے کان چومے تو چاہے چار سال کی تھی۔ عام بچی تو نہ تھی۔ حجت کی بیٹی تھی۔ بابا کے گلے سے بانہیں نکال لیں۔ بابا آپ نے ہمیشہ سر چوما، ماتھا چوما۔ یہ آج رِیت کیوں بدل دی۔ مسلسل آج میرے کان کیوں چوم رہے ہیں۔ یہی تو موقع ہے جہاں چیخیں نکل گئیں تھیں حسینؑ کی۔ دھاڑیں مار کے روئے تھے۔ کہا بیٹی کل یہ گوشوارے چھن جائیں گے۔ تیرے کان زخمی ہو جائیں گے۔ وہ وقت مجھے رُلا رہا ہے۔ بابا کب؟ کل۔ کہاں؟ وہ سامنے اُس جگہ پر۔ بچی کی آنکھوں میں جہان بھر کی حسرت سمٹ آئی۔ بابا جب میرے گوشوارے اُتر رہے ہوں گے۔ تو مجھے چھڑائے

Presented by Ziaraat.Com

گا بابا؟ تو مجھے بچائے گا بابا؟ حُسین نے ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا۔ کہا جب تیرے گوشوارے چھنیں گے۔ میں اُس ٹیلے کے پاس سو رہا ہوں گا۔ بیٹی نے بڑے بھولپن سے کہا پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ جب شمر لعین چھیننے آیگا میں بھاگ کے تیرے پاس آ جاؤں گی۔ تیرے سینے پر گر کر تجھے اُٹھا دوں گی۔ پھر تو مجھے بچائے گا۔ دھاڑیں مار کے رویا حُسین۔ کہا بیٹا بانہوں میں لے لوں گا۔ آگے تیرا مقدر، تیرے گوشوارے بچیں یا نہ بچیں۔ اب میں جن کے سینے میں پتھر ہے اُن کیلئے نہیں۔ جملہ اُن کیلئے جن کے سینے میں گوشت ہے۔ بس آ گیا وہ وقت شمر حرامی نے وہ حد عبور کر لی۔ جہاں محمد بھی رُک جاتے تھے۔ بچی کی نگاہ پڑی بابا کے لفظ یاد آئے۔ کانوں پہ ہاتھ رکھ کے سکینہ مقتل کی طرف دوڑی۔ شمر ملعون نے دیکھا بچی دوڑ رہی ہے۔ یقیناً ہاتھوں کے نیچے بڑے قیمتی گوشوارے ہیں۔ یہ حرامی گھوڑے پر سوار ہوا۔ ذرا خود سوچو، ایک طرف چار سالہ بچی کی دوڑ ایک طرف گھوڑے کی رفتار۔ ابھی لاش سے کچھ دور تھی، شمر حرامی پہنچ گیا۔ گھوڑے سے کودا سکینہ نے چلا کے کہا۔ بابا شمر آ گیا۔ حسین کی لاش نے بانہیں پھیلائیں۔ سکینہ دوڑ کے باپ کے سینے پہ گری۔ بلا تشبیہ۔ حسین نے بانہوں کے حِصار میں لپٹا لیا۔ تمہارا کیا خیال ہے شمر واپس چلا گیا۔ اس حرامی کا ایک ہاتھ اِدھر آیا۔ دوسرا ہاتھ اُدھر آیا۔ کربلا میں ایک چیخ اُٹھی، حسین کی لاش تڑپی۔ زمین میں زلزلہ آیا۔ حسین نے کہا زینب جلدی آ میری سکینہ بیہوش ہوگئی۔۔۔۔۔ مجلس ختم۔

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 5۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ انبیاء سے ایک شہرہ آفاق آیت پیشِ نظر ذاتِ واجب نے محبوبِ لم یزل نے غضنفر سے لے کر آدم تک اور غضنفر سے لے کر شبِ محشر تک پیدا ہونے والے ہر صاحبِ ایمان سے یہ کہا ہے کہ

فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْن.

یہاں ایک تھوڑی سی گزارش کروں گا، عام طور پر ترجمہ یہی ہوتا ہے۔تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے سوال کرو۔تو کیا اہلِ ذکر کے علاوہ بھی کوئی کچھ جانتا ہے۔ (دادو تحسین)

جو مفہومِ کبریائی ہے وہ یہ ہے۔

چونکہ تم نہیں جانتے اس لیے اہلِ ذکر سے سوال کرو۔

اب نہ تفسیریں دیکھنے کی ضرورت ہے نہ کتابوں کی ورق گردانی کی۔اپنے ادراک کو سوچ کے پردے دے کر اُڑادو اور اُسے کہو کہ اُٹھو کیونکہ اللہ نے کہا ہے کہ اہلِ ذکر سے سوال کرو۔

تو بس تلاش کرلیں اُس کو جو کہہ رہا ہو **سَلونی** (دادو تحسین)

گزشتہ چار مجالس میں سُن چکے ہو

قرآن کی تاثیر ہے لُعابِ رِسالت

اسمِ اعظم کی تاثیر ہے لُعابِ رِسالت

عین اللہ کی آنکھ سرمہ ہے لُعابِ رسالت

اس میں نشو نما ہے، اس میں رزق ہے، اس میں برکت ہے، اس میں تغیرِ سیرت کی تاثیر ہے.

لیکن آج جو میں بتانے چلا ہوں یہ پچھلا سب ہیچ ہو جائے گا۔ (دادو تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

مگر مزاجوں کی آمادگی پر نہیں بتاؤں گا۔ (داد و تحسین و نعرے)

دعوے کی کئی قسمیں ہیں۔ صاحبِ منبرِ سَلونی کی

کبھی عَنْ اسریٰ لِلغُیُوبِ غیب کے اسرار پوچھو

سَلونی عَمَّا دُوْنَ الْعَرْش ماورائے عرش کی باتیں پوچھو

سَلونی عَمَّا شِئتُمْ جو جی چاہے مجھ سے پوچھو

یاعلی یہ بار بار سَلونی، سَلونی، سَلونی سَلونی

دو ہی پکاریں دیکھیں ہیں میں نے کہ جن کی پکار سے کوئی پکار ٹکرائی نہیں۔ یا اُس کی کُن فَیَکُوْنُ (داد و تحسین و نعرے)

یا اس کی کُنْ فَیَکُوْنِی کہ جس سے کوئی آواز نہ ٹکرا سکی، یا تیری سَلونی سَلونی .... آخر تو ہم بے علموں کو بتانا کیا چاہتا ہے۔

خیبر شکن کہہ رہا ہے سَلونی هٰذا لُعَابُ رَسُول الله سوال کرو علی کے سینے میں محمد کا لُعاب ہے۔ (داد و تحسین و نعرے)

سَلونی هٰذا لُعَابُ رَسُول الله یہ اللہ کے رسول کا لُعاب بول رہا ہے۔

ذرّے سے عرش تک پوچھو

ثریٰ سے ثریا تک پوچھو

وراٗ سے ماوراٗ تک پوچھو

لیکن یہ بتانا بھی ضروری ہے علی بتانا یہ چاہتا ہے جو کائنات کو میں نے علم دیا ہے، یہ محمد کا لُعاب ہے۔ میرا علم ابھی میرے سینے میں ہے۔ (داد و تحسین و پر جوش نعرے)

جو کائنات سے کہہ رہا ہے کہ سَلونی سوال کرو مجھ سے۔

Presented by Ziaraat.Com

اسے پوچھو میں منحصر نہیں کیا جا سکتا، کہ مجھ سے پوچھو سَلونی سوال کرو! وہ علمی ہو، یا مادی، روحانی ہو یا عرشی، جوہری ہو یا عنصری۔

ایک مجلس میں کیا کہا جا سکتا ہے۔ وقت کم ظرف ہے۔ وقت کا برتن بہت چھوٹا ہے۔ اور اس گھرانے کی مدحت کا سفر ازل سے لے کر ابد تک پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ لسان اللہ نے بغیر کسی قید کے۔۔۔۔۔۔ یا تو علی یہ کہتا کہ سَلونی عَنِ الْعِلْم مجھ سے علم کا سوال کرو۔ نہیں علی مطلق کہہ رہا ہے سوال کرو

رزق چاہیے سوال کرو

اولاد چاہیے سوال کرو

زندگی چاہیے سوال کرو (دادو تحسین و نعرے)

اب مجھے کہنا یہ ہے کہ جس کا لعاب لسان اللہ میں گھلے تو سَلونی کے پیکر میں ڈھل جائے۔

(دادو تحسین)

مجھے خبر ہے ہر جملے کا ہر بندہ خریدار نہیں ہوتا۔ کسی کو ریشم پسند، کسی کو لٹھا پسند۔ یہ تو اپنے اپنے مزاج کی بات ہے ناں۔ ہاں جس کے پاس جس جملے کیلئے قوتِ خرید ہے تو وہ وہی خریدے گا۔ (نعرے)

دو حقیقتیں جو لعاب محمد سے مربوط ہیں، اُنہیں پر زمانہ اگر نظر ڈال لے۔ رسول تو پھر رسول ہیں۔ ان کے تسمہءِ پاپوش کی برابری سوچنا کفر سمجھا جائے گا۔ (دادو تحسین)

مولانا روم نے اپنی مثنوی میں واقعہ لکھا ہے۔ بڑا لمبا چوڑا ہے۔

فیل اندر خانہءِ تاریک بود۔

ایک تاریک مقام میں ہاتھی کھڑا تھا۔ بادشاہ نے کہا ہاتھی دیکھو۔ اب اندھیرا تھا۔ اب ٹٹولتے

Presented by Ziaraat.Com

ٹٹولتے اندر گئے۔ کسی کا ہاتھ ہاتھی کے کان پر پڑا، اُس نے گھر جا کر بتایا ہاتھی پنکھے جیسا ہوتا ہے۔ کسی کا اُس کی اگلی ٹانگ پر پڑا۔ اُس نے کہا ستون جیسا ہوتا ہے۔ کسی کا سونڈ پر پڑا اُس نے کہا بانس جیسا ہوتا ہے۔ چونکہ اندھیرا تھا، جس کے ہاتھ جو لگا۔۔۔۔

آگے مولانا روم فرماتے ہیں۔ او جاہل!

تو بتاریکی علی را دیدہ ای۔

تو نے علی کو اندھیرے میں جو دیکھا ہے۔ (دادو تحسین ونعرے)

ایک چیز بتائی تھی میں نے، اگر یاد ہے تو۔ لُعاب کے حوالے سے جو علامہ حقی کے جواب میں شیعہ عالم نے کہی تھی۔ اُن کا ایک جملہ اور بھی تھا۔ وہ میں نے دانستہ روک لیا تھا۔ آج کیلئے روکا تھا۔ اب یہ تو مجھے دوہرانے کی ضرورت نہیں ناں کہ واحد ایک حقیقت بناتا ہے۔ واحد سے واحد شئے صادر ہوتی ہے۔ اسی کو اُس نے آگے تقسیم کیا۔

اُن میں ایک جملہ بتانے لگا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰـهَ خَلَقَ مِنْ بِيَاضِ ثِغْرِهِ النَّهارَ وَمِنْ سَوادِ شَعْرِهِ اللَّيلَ وِمِنْ رَوَاحِ عَرَقِهٖ عُطُورَ الْجَنَّةِ وَمِنْ لُعَابِ فَمِهِ الْعِلْمَ وَحَلاوَتَ الذِّكْرَ.

دُعا کرنی ہے اللہ کرے میں حق کو حق کے تناظر میں پہنچاؤں۔ اور یہ سارے حق کو حق سمجھ کے اپنا لیں۔

فرماتے ہیں۔ اللہ کا حبیب اُس عالم میں کبریائی کی تنہائی میں کسی بات پر مُسکرایا۔ دانتوں کی چمک پڑی۔ اللہ نے اُس چمک سے دن بنایا۔ (دادو تحسین)

دانتوں کی چمک سے دن بنا۔ وَمِنْ سَوادِ شَعْرِهِ اللَّيلَ اپنے حبیب کی زلفوں کی سیاہی سے رات بنائی وِمِنْ رَوَاحِ عَرَقِهٖ عُطُورَ الْجَنَّةِ پسینے سے نبی بنائے پسینے کی خوشبو سے عطر

Presented by Ziaraat.Com

بنائے۔ (داد و تحسین)

علامہ اسماعیل حقی نے تو کہا کہ محمد کی زبان ذکر سے بنی تھی۔ یہ کہتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ وَمِنْ لُعَابِ فَمِهِ الْعِلْمَ وَحَلَاوَتَ الذِّكْرَ لعاب دہن سے اللہ نے علم کو خلق کیا اور ذکر کی کی شیرینی کو خلق کیا۔ (داد و تحسین)

ذکر میں مٹھاس کیوں ہے؟ لعاب محمد سے بنا۔ علم میں جلال کیوں ہے؟ لعاب محمد سے بنا۔ وہی صاحب لعاب محمد کہہ رہا ہے

وَ زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِذِكْرِ عَلِيٍّ ابن اَبِي طَالِبٍ (داد و تحسین نعرے)

زندوں کیلیے ایک جملہ ہے۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے۔ لِتُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا سورہ یسین کی آیت ہے۔ اے میرے رسول تو اُن کو ڈراتا ہے جو زندہ ہیں۔

جو مر چکے ہیں اُن کو نہیں۔ یہ قبروں والے مُردوں کی بات نہیں۔ یہ چلتے پھرتے جنازوں کی بات ہے۔ (داد)

کیونکہ حیات نام ہی علی کی ولایت کا ہے۔ اسی لیے علی کی محبت میں مرنے والے کو جھنجھوڑ کے جگایا جاتا ہے۔ سُن بھی لے، سمجھ بھی لے۔ (داد و تحسین پر جوش نعرے)

تو میں نے کہا ہے زندوں کیلئے ایک جملہ ہے۔ کتنا پیار ہے اپنے محبوب سے اللہ کو۔ اب دیکھیں پسینہ ایک شے ہے۔ ایک چیز ہے۔ اور عربی میں یہ "فُضول بدن" میں شمار ہے۔ یعنی جسم کی فضول چیزوں میں آیا۔ ابھی آیا۔۔۔۔ (پونچھ کے جھٹکنے کا اشارہ کیا)

یہی ہے ناں اب تمہاری زندگی میں سیروں، ڈھیروں، منوں پسینہ بہہ چکا ہے۔ کسی کام آیا بھئی۔ فضول بدن ہے پونچھا جھٹک دیا، پھینک دیا۔ اور اللہ دو دو کام لے رہا ہے اس سے۔ پسینے سے نبی، خوشبوئے ارم۔ (داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

لعاب سے علم ۔ یہ بتادوں کہ میں اگر عام کے لعاب پر بھی بحث شروع کردوں ۔ ہاں یعنی انسانی لُعاب کی کیا خاصیت ہے۔ حیوانی لعاب اور پھر کس کس کے لعاب میں کیا کیا خاصیت ہے۔ یہ تو عشروں پہ عشرے پڑھے جاسکتے ہیں ۔ پھر بھی بات ختم نہیں ہوتی ۔

میں یہاں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔ کتے کو تو جانتے ہو۔ کتے کو کون نہیں جانتا۔ میں شاید نہ جانتا کُتے کو اگر میدانِ خندق نہ ہوتا۔ (دادو تحسین)

میدانِ خندق میں ابنِ عبدوُد نیزہ آ کے مارتا ہے میرے رسول کے خیمے پر۔

ھل مِنْ مُبارز یا محمد گستاخ لہجے میں کہتا ہے اے محمد کوئی مدمقابل ہے میرا تو بھیج ۔

شان کیا ہے **اِنّکَ لعلیٰ خُلقٍ عَظِیم**. خلق عظیم کا مالک کہہ رہا ہے۔

مَنْ لِھٰذا الکَلْب ہے کوئی اس کُتے کی زبان بند کرنے والا۔ (دادو تحسین)

یارسول اللہ جس نے تجھ پر اوجھڑی پھینکی اُسے تو تو نے کتا نہ کہا۔

جس نے تیرے گلوئے مبارک میں کپڑا ڈال کے بھینچا، آنکھیں اُبل پڑیں اُسے تو تو نے کُتا نہ کہا۔

جس نے راہ میں کانٹے بچھائے، اُسے تو تو نے کُتا نہ کہا۔

جس نے پتھر مار کے لہولہان کر دیا اُسے تو تو نے کُتا نہ کہا۔

اس نے تو زبانی زبانی کہا۔ ہے کوئی مدمقابل تو بھیج ۔

کہا تم جیسوں کو درس دینا ہے، جو بھی ہمارے دروازے پر گستاخی کرے۔ (دادو تحسین)

تو بات ہو رہی تھی کُتے کی یہ کُتا کس سے بنا ہے۔

خَلَقَ اللہُ کَلْباً مِنْ بُزاقِ اِبْلِیس شیطان کے لُعابِ دہن سے بنا ہے کُتا۔ شیطان کی ٹپکی ہوئی رال کا نتیجہ جہنم نہیں جارہا، جنت جا رہا ہے۔ (دادو تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

اور اولادِ آدم کی کثرت جہنم جارہی ہے۔ بات تو جحت سے پیار کرنے کی ہے۔ کُتا پیار کرے تو جنت چلا جائے۔ اشرف المخلوقات منہ موڑے تو جہنم چلی جائے۔

اور یہ آدم وحوا کی حفاظت کیلئے اللہ نے بنائے تھے۔

کتابیں پڑھنا، حدیث ہے یہ۔ آدم وحوا زمین پر اُترے ناں جب۔ شیطان نے جنگل کے درندوں سے آ کر کہا۔ دو خوبصورت پرندے دیکھ کر آ رہا ہوں جن کا گوشت بہت لذیذ ہے۔ آؤ اُنہیں کھاؤ۔

پیچھے پیچھے درندوں کا جلوس، آگے آگے شیطان دوڑ رہا ہے۔ دوڑتے دوڑتے اس کے منہ سے رال ٹپکا۔ اللہ نے سُرخ رنگ کا جوڑا کُتوں کا پیدا کیا۔ نر آدم کی طرف کھڑا ہو گیا۔ مادہ حوا کی طرف۔ اسی دن سے درندوں اور کتوں کی دشمنی اور اولا دآدم سے کُتے کی وفا۔

(دادو تحسین)

میں کہنا یہ چاہتا ہوں علم طبیعات کے ماہرین سے بھی پوچھو اور اس حدیث کی روشنی میں بھی دیکھو۔ لُعاب میں تخلیق کا اثر ہے تو کُتے بنے۔ (دادو تحسین)

اور اس کے نجس العین ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ ابلیس کے لُعاب سے بنا ہے۔ ابلیس کے لُعاب سے شے خلق ہو سکتی ہے۔ اللہ جانے لُعاب رسالت سے کیا کیا نہیں۔ (دادو تحسین)

اللہ نے اس لُعاب سے علم، حلاوتِ ذکر، ذکر کی مٹھاس۔۔۔۔۔۔

میں اللہ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اگر ساتھ دو تو۔ پالنے والے کتنا پیار ہے تجھے اُس ذات سے جس کے لُعاب سے بھی تو نے دو دو کام لیے ہیں؟ جیسے پسینے سے دو، ویسے لعاب سے دو۔ اسی سے علم اسی سے حلاوتِ ذکر۔ یہ زبان خود کتنی میٹھی ہو گی؟

چکر مجھے اس بات پر آ رہے ہیں۔ حلاوتِ ذکر اس کے لعاب سے پیدا کی، شب معراج لہجہ تو

Presented by Ziaraat.Com

کسی اور کا۔۔۔۔۔ (دادو تحسین و نعرے)

اچھا کس کا لہجہ تھا؟ علی کا۔ کس کا؟ علی کا۔ یہی تو چکر ہے۔

ذکر کی حلاوت میرے نبی کے لُعاب سے۔ وہاں معراج میں لہجہ علی کا۔۔۔۔۔ تجھے تو خود اپنے حبیب کے لہجے میں بولنا چاہیے تھا۔ جس کے لعاب سے تو علم بنا تا ہے۔ حلاوتِ ذکر بنا تا ہے۔

آوازِ قدرت آئی غضنفر ہذیان نہ بک۔ ہر بولنے والا اپنی زبان سے بولتا ہے۔ اور میری زبان کا نام علی ہے۔ (پر زور دادو پر جوش نعرے)

سوال کرو یہ لُعاب ہے رسول کا۔۔۔۔۔

کون نہیں جانتا تم میں سے کہ 12 رجب کا دن اللہ کے گھر کی چھت کے نیچے (بلا تشبیہ) رَحلِ نبوت پر بولتا ہوا قرآن ہے۔ لفظ یہ ہیں۔

فَلَمّا نَظَرَ عَلِیّ اِلیٰ وَجْہِ رَسولِ اللّٰہ تَبَسَّمَ..... اِلَیہ۔

جونہی نظر پڑی بچے کی مُسکرایا۔ دیکھ کے ہمکا۔ فَادلسیٰ لِسانہٗ فی فیہ رسول نے اپنی زبان علی کے منہ میں دے دی۔ (زوردار دادو تحسین)

میں یہاں کہوں گا کچھ نہیں کیونکہ میں نے کہہ دیا تو پھر بہت سے کہیں گے کہ کہہ گیا۔ ہاں تو میں صاحبانِ اشارت کیلئے اشارہ چھوڑوں گا۔ علی نے چوسنا شروع کر دی۔ اور اسی انتظار میں تین دن مسلسل فاطمہ بنت اسد جیسی مقدسہ کا دودھ قبول نہیں کیا علی نے۔ (دادو تحسین)

ناں اس بی بی کے تقدس میں کوئی کلام ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کے گھر سے بچہ لینے آئی ہے۔ اور تین دنوں تک عرش کے کھانے کی مہمانی کا لطف اُٹھاتی رہی ہے۔ نہیں پیا دودھ ہاں رسول کی زبان قبول کر لی۔

Presented by Ziaraat.Com

اب اشارہ یہ ہے۔ کہنے والوں نے بہت کچھ کہا کہ چونکہ گواہ تھا ثبوت کا، اور ہر گواہ اپنا خرچہ مدعی کے ذمے ڈالتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے ناں۔

بھئی کسی عدالت میں تمہارا کیس ہے۔ تم مدعی ہو۔ جو گواہ لے جاؤ گے۔ کرایہ تمہارا یا اُس کا، کھانا پینا تمہاری جیب سے یا اُس کی جیب سے۔

اَفمن کانَ علیٰ بَینۃٍمِنْ ربّہ یَتلُوہ شاھدٌ منہ

علی ہے شاہدِ رسالت، رسول کا گواہ۔ تو غذا کا خرچہ گھر سے نہیں لیا۔ خوبصورت بات کی جس نے بھی کی لیکن جس روش پہ میں لے جانا چاہتا ہوں، یہ تو دیکھو رسول کیا ہے۔ مَا یَنطِقُ عَنِ الھَویٰ اس کی زبان پر پہرہ ہے مَا یَنطِق کا اور علی کی زبان ہے لسان اللہ۔

حقائق کو زمانہ دیکھتا ہی نہیں۔ میں نے ایک مجلس میں بحث کی تھی میدانِ احزاب میں لباس بدلنے کی۔ یعنی یہ ہر کوئی پڑھ دیتا ہے کہ علی کو ایسے نہیں جانے دیا لڑنے کیلئے رسول نے۔

پہلے کہا اپنا پیراہن مجھے دے، میرا تو زیبِ تن کر۔

اپنا زیر جامہ مجھے دے میرا تو لے لے۔

اپنی پاپوش دے میری تو لے۔

اپنی انگوٹھی مجھے دے، میری انگشتری تو زیبِ انگشت کر۔

اپنی تلوار مجھے دے جا، میری تو لے جا۔

آخر میں کہا اپنا عمامہ مجھے، میری دستار تو سر پہ رکھ۔ (داد و تحسین)

ایک لمحے میں تو فیصلے نہیں ہوئے۔ سلمان نے کہنی ماری ابوذر کو، ابوذر نے عمار کو، عمار نے میثم کو۔ دیکھ دیکھ فیصلہ ہو گیا ہے۔ جو محمد کی زندگی میں دستار کا وارث ہے، بعد میں اور کوئی نہیں۔

(زوردار داد پر جوش نعرے)

Presented by Ziaraat.Com

اب یہاں غضنفر بھی اگر وہ کہے جو ہر کوئی کہتا ہے۔تو پھر شاہِ نجف نے غضنفر کی ڈیوٹی کیا لگائی ہے۔ یہاں یہ کہہ کے وقت گذار دیا جاتا ہے۔ دیکھا علی کا شرف جو رسول کا لباس پہن کے جا رہا ہے۔

او عقل کے بیریو! دوسری سمت کیوں بھول گئے ہو۔ اپنا لباس اگر رسول نے علی کو دیا ہے۔خود بھی تو علی کا پہنا ہے ناں۔ (داد و تحسین و نعرے)

ایسے ہی ہے ناں، اپنا اگر علی کو دیا تو علی کا لباس بھی تو خود لیا ہے۔ یا تو یہ کیا ہوتا کہ خود اور لباس بدل لیا ہوتا، اپنا کوئی علی کو پہنایا ہوتا پھر شرف تھا علی کو۔

میں نے تو یہ جملہ پڑھا، رسول کی خواہش تھی یا علی مدت ہوگئی ہے وطن چھوڑے ہوئے، آج دل چاہ رہا ہے تھوڑی دیر کیلئے تو محمد بن جا مجھے کبریاء بننے دے۔

(زوردار داد پر جوش نعرے)

تو بعینہ یہ جو لعاب چسایا جا رہا ہے تین دن کے علی کو، اس میں بھی دونوں جہتیں دیکھو۔

رسول کی زبان وحی، علی کی زبان لسان اللہ۔ (داد)

رسول نے کہا میری زبان چوس کے وحی سینے میں تو اُتار لے اور لسان اللہ کا ذائقہ مجھے چکھنے دے۔ (پرزور داد، پر جوش نعرے)

وحی سینے میں تو اُتار لے۔ جی جی وحی اُتر گئی بچے کے سینے میں۔

یہی تو وجہ تھی جو دس سال بعد آنی تھی، اس نے آج پڑھ دی۔ (پرزور داد، پر جوش نعرے)

لعاب ایک دن چسایا، کس کو؟ علی کو ایک دن۔ ایک دن چسایا علی کو رسول نے اپنا لعاب۔

اور خطیب ازل منبر پہ بیٹھ کر کہتا رہا۔

سَلونِیْ ھٰذا لُعَاب رَسول الله .

Presented by Ziaraat.Com

یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی سخی آدمی ریزگاری کے کئی مٹکے اور نوٹوں کی کئی بوریوں سے کمرہ بھر دے۔ اور ریزگاری کے چھکے لگا لگا کے کہے۔ یہ جو میں پھینک رہا ہوں ابھی تو ریزگاری ہے، میرا اصل سرمایہ تو اندر پڑا ہوا ہے۔

(داد و تحسین)

یہی علی کہہ رہا ہے یہ لُعاب رسالت ہے اصل علم سینے میں ہے۔ (داد و تحسین)

یہ جو میں کائنات سے کہہ رہا ہوں کہ سوال کرو۔ یہ لُعاب رسالت کا اثر ہے۔ ورنہ ہم دونوں کا علم تو مشترکہ ہے۔ (داد و تحسین)

ہمارا علم ایک ہی ہے کیونکہ ہم دونوں علم الٰہی ہیں۔ اُس نے اپنی نسبت کو ظاہر کرنا ہے، میں نے اپنی نسبت کو۔ نسبتیں ظاہر کرتے ہیں تو یہ ایک دن کے چند لمحے لعاب رسالت چوسا ہے علی نے۔

سامعین کو کچھ اور دکھانا چاہتا ہوں۔ جب تیرا مولا حسین دنیا میں تشریف لایا ہے۔ رسول گھر میں نہیں۔ حکم دے کر گئے تھے۔ ویسے تو مولا حسن کی دفعہ بھی حکم دیا تھا کہ میرا انتظار کرنا۔

بچوں کے روپ میں بھی آتے ہیں، ہیں آدم سے بھی پہلے کے لوگ۔

کبھی بچہ بن جاتے ہیں۔

کبھی لڑکا۔

کبھی نوجوان۔

کبھی جوان۔

کچھ رونا شروع کیا ماں کا دل تھا، دودھ پلا دیا بی بی نے۔

رسول آئے، گھر میں داخل ہوتے ہی کہا پلا دیا ناں۔ اچھا وہ شاید کچھ اور چاہتا ہے۔ (داد)

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا پلا دیا، ٹھیک ہے، امرِ الٰہی ہے۔ وہ شاید کچھ اور چاہتا ہے۔

اچھا اب جب حسین آئے چاہے میں سال گھر نہ آؤں ہمارے بچے بشری بچے نہیں کہ بھوک سے بلک کے مر جائیں۔ جب تک گھر نہ آؤں، حسین کو دودھ نہیں دینا۔ کچھ نہیں دینا۔

تیسرے دن آئے ہاتھوں پہ لیا۔ ہاتھوں پہ لیا۔ بلا تشبیہ ادلیٰ لِسانہٗ فِیْ فَمِہٖ اپنی زبان دی حُسین کو۔ فَجَعَلَ یَمَصَّہٗ حَتّٰی رُوِیَ. یہاں تک کہ حسین سیر ہو گئے۔

اور کہا یہ میں نے آٹھ پہر کی غذا حسین کو دے دی۔ اب کل میں پھر آؤں گا۔ کچھ نہیں دینا۔

اور بیٹا میں چاہتا تھا کہ امامت حسن کی نسل میں جائے۔ (زوردار داد و پر جوش نعرے)

میں چاہتا تھا امامت حسن کی نسل میں جائے لیکن وہ شاید یہ چاہتا تھا کہ نسلِ شبیر میں جائے۔

ہاں خدا کی قسم یہی لفظ ہیں۔

حَتّٰی تَمَّ رَضَاعَتُہٗ وَنَبَتَ لَحْمَ الْحُسَیْنِ مِنْ لحم رَسول الله

یہاں تک کہ حسین کی رضاعت شیر خوارگی کے ایام تمام ہوئے۔

اور شیر خوارگی کے ایام جانتے ہو کتنے ہیں۔

وَالْوَالِدَاتِ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْن.

ماؤں کو چاہیے کہ دو سال کامل بچوں کو دودھ پلائیں۔

دو سال حسین کو رسول لعاب رسالت چساتے رہے۔

حَتّٰی نَبَتَ لَحْمُ الْحُسَیْنِ مِن لحمِ رَسول الله

حتی کہ حسین کا گوشت رسول کے گوشت سے پیدا ہوا۔ (زوردار داد)

اب فیصلہ کرو، میں بیان روکوں۔ علی کو چسایا لعاب ایک دفعہ، حسین کو سات سو بیس دفعہ۔

(زوردار داد)

Presented by Ziaraat.Com

علی کوایک دن، حسین کو سات سو بیس دن۔ دو سال۔

جس نے ایک دن چوسا وہ کہتا ہے سَلونی (زوردار داد)

اور جس نے دو سال چوسا اُسے کیا ہونا چاہیے۔ بولو آج میرا ہر سامع مفتی ہے۔ فتویٰ دو اُسے کیا ہونا چاہیے۔ اُس کی زبان میں کیا اثر ہونا چاہیے۔

جو حُسین اللہ نے بنایا، وہ تو زمانے میں ظاہر ہی نہیں ہوا۔

یہ سُنتے ہو جب بارہواں ظہور کرے گا۔ تیرہ معصوم دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس وقت ظاہر ہوں گے کہ ہم تھے کیا۔ (زوردار داد و پر جوش نعرے)

میں نے کہا اصل حسین ظاہر ہی نہیں ہوا۔ اصل علی ظاہر ہی نہیں ہوا۔ یہ جو دنیا نے دیکھا۔ یہ ابھی لعابِ رسالت کی تجلیاں ہیں۔ جو بے زبان کی مٹھاس ہے۔ وہ قائم کے ظہور کے بعد ظاہر ہو گی۔ (داد)

اس وقت تجھے پتہ چلے گا۔ میں تو لعاب کے فضائل سن کر انکار کرتا رہا، یہ تو یہ نکلا۔ (نعرے)

یہ جو حسین کے لہجے میں تاثیرِ الٰہی ہے۔ یہ اُسی لعاب ہی کا تو اثر ہے۔ مقدر میں نہیں ہوتی اولاد لوح پہ نہیں لکھی ہوتی۔ (داد)

اور حسین کہتا ہے ٹھیک ہے لوح پہ نہیں لکھی ناں، میں لکھ رہا ہوں۔ (داد)

چلو اگر میرا پہلا جملہ نہیں سمجھا تو اب سمجھو۔

یہ محمد کا کا لعاب بول رہا ہے۔ ابھی محمد کا لہو نہیں بولا۔ (پرزور داد)

اچھا تھوڑا سا فرق بتاؤں۔ ابھی تو راہب کی جھولی میں بشری بچے ٹپک رہے ہیں۔ (داد)

میں کہاں جاؤں؟

میں کیا کہوں؟

Presented by Ziaraat.Com

یہ بشری بچے ہیں۔ یہ ایک دے دیا۔ یہ دو دے دیے۔ یہ تین دے دیے۔ یہ چار دے دیے۔

یہ لعاب بول رہا تھا ناں۔

اگر محمد کا لہو بول رہا ہوتا ناں۔

کہیں سے آدم ٹپکتا

کہیں سے نوح

کہیں سے ابراہیم

کہیں سے ابراہیم ٹپکتا۔ (دادو تحسن ونعرے)

ابھی بھی میں نے چھپا کے بات کی ہے۔ بولے محمد کا لہو تو آدم کو نہیں ٹپکنا چاہیے۔

کیونکہ آدم پسینے کا قطرہ ہے۔ (دادو تحسین ونعرے)

کیونکہ آدم ایک قطرہ ہے رسول کا

نوح ایک قطرہ ہے

ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ ایک قطرہ ہیں۔

اگر میرے نبی کا لہو بولتا۔ اللہ جانے کیا کیا ہوتا۔

ایک دن آئے گا جب پتہ لگے گا زمانے کو حسین کیا ہے۔

ہم نے حسین کو کیا سمجھا تھا، کیا نکلا۔

جس نے ایک دن لعاب چوسا وہ حلا لمشکلات ہے، وہ مظہر العجائب ہے۔ وہ خود اسی محمد کا مددگار ہے۔ (دادو تحسین)

میرا خدا کی قسم سینہ پھٹنے کو ہے۔ میں بھی بشر ہوں۔ آخر میں بھی انسان ہوں۔ میری بھی کوئی حدیں ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے۔ میں اُڑ جاؤں یا واپس نہ آؤں۔ سینہ پھٹ جائے کہوں تو

Presented by Ziaraat.Com

کہوں کیا نہ جس نے ایک دن لعاب چوسا۔۔۔۔۔

او ہکا بکا بیٹھنے والو! آ ؤ میری انگلی پکڑو۔ چودہ سو سال پیچھے لے چلوں۔

۔۔۔۔۔تو ڑے حسین نے

فضا خلا ہوا بھر گئی جنوں سے، فرشتوں سے

حسین نے اوپر دیکھا

جبرائیل جن تو جاہل ہیں تو فرشتوں کی فوجیں لے کر کیوں آیا؟ (داد و تحسین و نعرے)

کہا یہ تو بے علم ہیں تو کیوں آیا؟

کہا جِئنَا لِنُصرَتِکَ یَاابنَ رسول للّٰہ۔ اے رسول کے بیٹے! تیری مدد کیلئے۔

بس چہرے پہ سُرخی آئی حسین نے فرمایا۔ جِئتَ لِنُصرَتِیَ لَمّا کُنتُ نَاصِراً لِرَبّیِ.

تو میری مدد کرے گا، تجھے معلوم نہیں میں تو اس کا مددگار ہوں۔ (داد و تحسین و نعرے)

حسین کہتا ہے میں تو اپنے پروردگار کا ناصر ہوں۔

ابھی یہ لعاب محمد کی تجلیاں ہیں۔

ابھی خون نہیں بولا۔ جب خون بولے گا اُس دن کوئی نہیں بولے گا۔ (داد و تحسین و نعرے)

نظریں عرش کی جانب رَفِیعَ الدَّرَجَاتِ ذُوالعَرش ہمیں عرش والا ہوں اللہ کہے گا۔

عرش والا، عرش والا، عرش والا تکرار ہو رہی ہوگی۔ سینوں میں لفظوں کے بغیر۔

آج دیکھیں اللہ عرش پہ نظر آتا بھی ہے یا نہیں۔

اچانک جب حجاب سرکے گا۔ آواز آئے گی۔ اَینَ الوَلِیُ الحسین ابن عَلِیٌ

کہاں ہے میرا ولی حسین ابن علی۔

ہاں پروردگار میں حاضر ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

آوازِ قدرت آئے گی۔ حسین نہ بدن میرا کل تھا، نہ بدن میرا آج۔ جس نے تیرے نانا کا لعاب ایک دن چوسا۔ اُس میں نے کعبے میں اُتارا۔ تو نے دو سال چوسا۔ آ میرے عرش پہ بیٹھ کر میری جگہ فیصلے کر۔ (داد و تحسین و نعرے)

اس زینے تک میں نے آپ کو لعاب رسالت دکھایا ہے۔

خون اس سے آگے ہے

حقیقت اس سے آگے ہے

ماہیت اس سے آگے ہے

ذات اس سے بھی آگے ہے (داد و تحسین)

درود پڑھ لو مل کے باآوازِ بلند

خوش رہو آباد رہو۔ مولا آپ سب کی عبادت قبول فرمائے۔ بس زیادہ پڑھ لیا ہے۔ تھوڑا سا اور پڑھنا ہے۔ اب یہی سوچ کے سن لینا۔ کہ اگلے سال وہی روئے گا۔ جو رہے گا۔ آج کا رونا صرف اسی کا ہے، جو ہے۔ بانیٔ خمسہ نے بتایا ہے۔ کہ تابوت برآمد ہوگا، اس کا جس کا جنازہ گیا ہوا واپس آیا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ میں دعا ہی دے سکتا ہوں تمہاری آنکھوں کو جو جو اس غم میں رو رہی ہیں۔ اس غم کے صدقے کسی اور غم میں کبھی نہ روئے۔ ہاں کوئی تمیزِ عریض نہیں۔ ہر کہانی کو جانتے ہو تم۔ تاریخ عالم میں مثال نہیں ملتی۔ کسی گداگر کا جنازہ بھی جا کے گھر واپس نہیں آتا۔ اللہ جانے بتول کے بیٹوں نے بگاڑا کیا تھا۔ یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ، نظر آرہے ہیں ناں۔ یقیناً تمہارا دل دکھاؤں گا میں۔ اور اس کیلئے پیشگی ہاتھ جوڑ دیے۔ کہ چوٹ لگے تو مجھے معاف کر دینا تیری شام والی بی بی کا جملہ ہے۔ وہ کہتی ہے میرے گھر میں جتنے سفید کپڑے تھے۔ میں نے تو جو پڑھنا تھا پڑھ دیا۔ تھوڑی دیر میں وہ

Presented by Ziaraat.Com

سارے لال ہو گئے، سارے سرخ ہو گئے۔ ایک جملہ اسی کی خوشنودی کیلئے کہتا ہوں۔ جو پردے میں۔ زہر مل گیا۔ بغیر کسی تمہید کے اور یہ تو جانتے ہو زہر اندر اُتر تا ہے، کلیجہ بھی کاٹتا ہے۔ جگر کے ٹکڑے بھی ہوتے ہیں۔ پڑھنے والے اپنی طرف سے بڑے تصرفات کرتے ہیں۔ قاسم کو بلایا، گریبان چاک کیا، مٹی ڈالی۔ میں نے یہ روایت کہیں نہیں دیکھی۔ کہیں نہیں ہے۔ میں نے اتنا پڑھا ہے کہ حسن نے سینہ دبایا ہوا ہے۔ آواز دی کوئی میری زینب کو کوئی بلائے۔ میرے جگر کے ٹکڑے باہر آنے والے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے روکا ہوا ہے۔ علی کی بیٹی وضو کی تیاری کر رہی ہے۔ اچانک زمین ہلی، تڑپ کر کھڑی ہوگئی۔ کہا اماں فضہ میرے حسن کو خیر نہیں ہے۔ زمین کا ہلنا بتاتا ہے۔ میرا حسن خیریت سے نہیں ہے۔ جلدی سے چادرِ تطہیر سر پہ لی۔ حسن جگر دباتا رہا۔ ادھر علی کی بیٹی نے قدم رکھے۔ پڑھنے والے بتاتے ہیں ناں طشت میں جگر کے ٹکڑے لیے۔ یہ روایت صحیح ہے۔ طشت میں لیے لیکن جب اندر آئی طشت اُٹھانے کا موقع نہیں تھا۔ وہ ٹکڑے جن سے حسن لڑ رہا تھا۔ اچانک باہر اُبلے، تھال اُٹھانے کا موقع نہیں تھا۔ بلاتشبیہ۔ زینب نے دور سے ہاتھوں کا پیالہ بنایا۔

لطخت وَجْهَهَا وَرَأْسَها

کچھ خون چہرے پہ لگایا۔ کچھ بالوں پہ لگایا کہاں اس طرح اماں سے ملاقات کروں گی۔ اس طرح اپنے نانا سے ملاقات کروں گیا۔۔۔ ختم مجلس۔

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 6۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ باواز بلند...............

سورہ نساء سے ایک آیت پیش نظر ہے میرے...... درحقیقت ان مجالس کا جو موضوع ہے اس میں میری منشاء شامل نہیں...... بانی مجالس نے اپنی طرف سے لکھ دیا...... مَیں نے اس سے کہا کہ حقیقتِ محمدیہؐ تم نے لکھ تو دیا، شانِ نبوت نہیں...... شانِ رسالت نہیں...... حتیٰ کہ فضیلت محمدیہؐ بھی نہیں، حقیقتِ محمدیہؐ.......... پہلی بات تو یہ ہے کہ کائنات میں اُسے جانتا کون ہے؟ اور جہاں تک مَیں بھی اپنے ناقص علم کے تحت اُس کو جانتا ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ اُس کے بھی خریدار کتنے موجود ہیں؟

بہرکیف مَیں اپنی سی کوشش کرتا ہوں، کچھ نچلی سطح سے بات شروع کرنے کی......

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۝

فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (دلیل نہیں) برہان چل کے آیا ہے اور ہم نے تمہاری طرف نورِ مبین نازل کیا ہے۔

کم از کم آیت کے آدھے حصے تک تہتر (۷۳) فرقِ اسلامیہ کے مفسرین متفق ہیں کہ یہ تمہارے رسولؐ کے حق میں ہے۔ اللہ نے رسولؐ کو برہانِ ربوبیت کہا ہے ......ایک دلیل ہوتی ہے......ایک برہان......دلیل لفظوں کے لباس میں ہوتی ہے۔ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سارے نبی اللہ پر دلیل لائے...... میرا رسولؐ دلیل نہیں برہان بن

Presented by Ziaraat.Com

کے آیا.........(نعرے)

یعنی ہر حجت نے یہی کہا.....خدا ہے.....کونسا؟ جسے مَیں جھک رہا ہوں ......جس نے سورج بنا دیا، جس نے چاند بنا دیا، جس نے زمین و آسمان خلق کئے۔ بس اتنا فرق ہے..... باقی حجتیں یہ دلیلیں دیتی رہیں..... میرے رسولؐ نے کہا.....خدا کیسے ہے؟ دلیل.....مَیں ہوں۔ (نعرے)

آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ تک ہر نبیؑ کا معجزہ اس کی ذات سے الگ ہے۔ یعنی حجت کی ذات اور ہے اس کا معجزہ اور ہے.....موسیٰؑ اور ہے اس کا عصا اور ہے..... لے دے کے ایک مغالطہ ہو سکتا ہے صاحبانِ علم کو کہ موسیٰؑ کی ذات میں برہان تھا، ید بیضاء.....!!

اس کے بارے میں قرآن کہتا ہے چالیس برس کے بعد بھی اللہ موسیٰؑ سے کہہ رہا ہے: (طٰہٰ:۲۲)

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ ۝

اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال، اور پھر نکال، چمکیلا ہوگا۔

جب تک اللہ نے یہ نہیں کہا تب تک ہاتھ ید بیضاء نہیں تھا اور یہ کہنے کے بعد بھی ہر وقت چمکتا نہیں رہتا تھا۔ اِس کے برعکس میرے نبیؐ کی ذات برہان ہے .....!! (نعرے)

جیسے اللہ کی صفتیں ذات میں ہیں..... ہر موصوف کی صفت ذات سے الگ ہوتی ہے لیکن اللہ کی صفات ذات سے الگ نہیں عینِ ذات ہیں.....اسی طرح میرے رسولؐ کے معجزے اس کی ذات سے الگ نہیں بلکہ اس کی ذات میں ہیں..........

عیسیٰؑ مٹی اکٹھی کرے گا، پانی لائے گا، پرندہ بنائے گا، ٹھوکر مار کے مردہ

Presented by Ziaraat.Com

جلائے گا۔۔۔۔عیسیٰؑ اور ہے معجزہ اور ہے۔۔۔۔یعنی عیسیٰؑ کا معجزہ ذات سے الگ۔۔۔۔۔۔

ابراہیمؑ نے پرندے ذبح کیے، قیمہ کر کے ملا دیئے، پھر بلایا۔۔۔۔۔ابراہیمؑ اور ہے، معجزہ اور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔آگ گلزار کر دی، ابراہیمؑ اور ہے، معجزہ اور ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن میرا رسولؐ جس دن سے دنیا میں آیا اور جب تک رہا، بدن کا سایہ نہیں تھا ۔۔۔۔۔۔(داد و تحسین)

بزم کائنات میں پہلی اور آخری ذات ہے جس کی ذات معجزہ۔۔۔۔۔جس کا ظاہر معجزہ۔۔۔۔۔جس کا سر سے پاؤں تک انگ انگ معجزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نعرے)

بال معجزہ۔۔۔۔۔چال معجزہ۔۔۔۔۔حال معجزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

بال معجزہ نہیں ہیں میرے رسولؐ کے۔۔۔۔۔؟!

مامون الرشید کے سامنے آٹھ بال آئے۔۔۔۔۔سلطان المشہد امام رضا علیہ السلام کو بلایا گیا کہ دیکھئے۔۔۔۔۔۔رسولؐ کے بال ہیں تو میں اسے انعام دوں ورنہ جھوٹ بولنے پر قتل کروا دوں۔۔۔۔۔مولاؑ نے تین بال الگ کر دیئے، پانچ علیحدہ۔۔۔۔۔یہ تین میرے ناناؐ کے ہیں۔

حیران ہو کے مامون کہتا ہے آپ کو کیسے خبر؟

دیکھنے میں تو ایک جیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔(جی جی جی۔۔۔۔۔اسی مغالطے سے تو نکالنا ہے کہ دیکھنے میں ایک جیسا ہونا حقیقت میں ایک جیسا نہیں ہوتا)

مولاؑ نے فرمایا کسی معیار پر پرکھنے کی ضرورت کیسی۔۔۔۔۔؟

جو حقیقت اِن بالوں کی ہے وہی میری اپنی ہے۔۔۔۔۔اور تیری تسلی کے لئے چاہتا ہوں کہ آگ منگواؤ۔۔۔۔۔آٹھوں کے آٹھوں بال مولاؑ نے آگ میں ڈال دیئے ۔۔۔۔۔پانچ جاتے ہی جل گئے اور دوسرے جونہی آگ میں گئے آگ بجھ گئی۔۔۔۔۔!

Presented by Ziaraat.Com

اَب بتاؤ...... بال معجزہ ہیں کہ نہیں ...... حالانکہ یہ تو فاضل اشیاء میں سے ہیں۔

کاٹ کے پھینک دیئے جاتے ہیں، بے جان ہیں۔

ہندی طبیب نے میرے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ ناخن میں جان کیوں نہیں؟ بالوں میں جان کیوں نہیں؟

فرمایا حکیم مطلق کی حکمت کو نہیں سمجھ سکا؟ ناخن بھی کاٹنا ہوتے ہیں، بال بھی کاٹنا ہوتے ہیں ...... اگر اللہ اِن میں جان رکھتا تو ایذاء کون برداشت کرتا ....؟ یہ تو وہ چیزیں ہیں رسول کی جو بے جان ہیں...... یہ ہیں بے جان......!

رسولؐ کی وہ چیز کیا ہوگی جس میں جان ہے اور وہ کیا ہوں گی جس میں رسولؐ کی جان ہے..............(نعرے)

رسول خداؐ نے بال کٹوائے...... ایک صحابی اُٹھا کے گھر لے گیا۔ کچھ دنوں کے بعد آیا کہا یا رسول اللہؐ! عجیب بات ہے جس الماری میں مَیں نے آپؐ کے بال رکھے ہیں، ساری رات وہاں تلاوتِ قرآن کی آواز آتی ہے..........(نعرے)

جب رسولؐ کے بال تلاوت کر سکتے ہیں تو کبھی رسولؐ کا لہو نیزے پہ تلاوت کرے..........!(نعرے)

ناخن کٹوائے...... جناب خدیجہؑ سے کہا...... کہیں پھینکوا دیں...... بی بی نے ایک ریشمی رومال میں باندھ کے رکھ دیئے...... کچھ دن گزرے، کسی کام سے الماری کے قریب گئیں، کھولی، نظر پڑی پوٹلی پہ، سرکار گھر نہیں تھے، یاد آئی رسالت کی، چلو ناخن کی زیارت کر کے یادِ محمدی کو تازہ کر لوں...... کھول کے دیکھا ناخن نہیں تھے...... سارے کے سارے دُرّ بن چکے تھے..........!

Presented by Ziaraat.Com

تو یہ فاضل چیزیں ہیں......اسی لئے مَیں نے کہا ہے اس کی ایک ایک شئے معجزہ ہے......بدن سایہ نہیں رکھتا............

علماء نے دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے کہ کیوں نہیں تھا سایہ؟

علامہ زرقانی مشہور عالم ہیں اہلسنت کے ،انہوں نے ایک جملہ لکھا ہے ......پیارا سا کہ کیوں نہیں تھا رسول کا سایہ......؟

لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ ظِلُّ اللّٰهِ وَ اَنَّ ظِلًّا لَا يَكُوْنُ لَهٗ ظِلٌّ

وہ فرماتے ہیں چونکہ رسولؐ، اللہ کا سایہ تھے،اور سائے کا سایہ نہیں ہوتا۔

اب اس منبر کی قسم! حقیقت اس سے کہیں آگے ہے..........

ایک دلیل دے کے آگے گزر جانا چاہتا ہوں......چلیں جی خود اللہ کا سایہ تھے، خود نور الٰہی تھے اس لئے سایہ نہیں تھا۔

کپڑوں کا تو ہونا چاہیے تھا؟............(نعرے)

اُس کی ذات معجزہ، اُس کی صفات معجزہ، اُس کے افعال معجزہ، اُس کے جواہر معجزہ، اُس کے عوارض معجزہ، اُس کی طبیعت معجزہ، اُس کی طینت معجزہ، اُس کی جبلت معجزہ، اُس کا ظاہر معجزہ، اُس کا باطن معجزہ، اُس کا کُل معجزہ، اُس کا جُز معجزہ......ایک ایک عضو معجزہ ....کیونکہ یہ ذات خود برہانِ الٰہی ہے...... ......

کتنی کراہت آمیز اور توہین آمیز حقیقت ہے کسی پر تھوک پھینک دینا......زمین پہ بیٹھ کے کہہ دینا آسان ہے مَیں رسولؐ جیسا......رسولؐ مجھ جیسا......اس کا تھوک معجزہ ہے۔

مَیں صرف لعابِ رسالت کے کرشمے بتانے لگ جاؤں، رات ختم ہو جائے گی۔

جابرؓ کہتا ہے یا رسول اللہؐ! ہمارے کنویں کا پانی اتنا کڑوا ہے کہ اتنا تمہ بھی تلخ

Presented by Ziaraat.Com

نہیں ہوتا.....فرمایا ایک گلاس پانی لے آؤ.....وہ لائے.....تھوڑا سا لعاب دہن اس میں ڈالا.....کہا کنویں میں ڈال دو.....شہد اتنا میٹھا نہیں ہوتا جتنا وہ پانی میٹھا ہو گیا۔(نعرے)

تھا تلخ، ہو گیا شہد سے بھی زیادہ میٹھا.....طینت بدل گئی.........

پانی کی صورت نہیں، سیرت بدلی.....

پانی کا ظاہر نہیں، حقیقت بدلی.....جبلت بدلی.....

سوچنا ضرور جس کا لعاب جبلت بدل سکتا ہے، اس کا خون کیا کیا بدل سکتا ہوگا..........؟! (نعرے)

حقیقتِ محمدیہ کائنات میں جاننے والے صرف دو ہیں:

اللہ..........اور..........علیؑ..........

مَیں پوری کائنات میں بکھرا،(عالم معنی میں، عالم جسمانی میں نہیں)

مَیں انسانوں کے پاس گیا.....کیسا ہے میرا رسولؐ.....ہم جیسا ہے.....!!

پھر مَیں نے دیکھا انسانوں میں اکثر جاہل..........کسی کو کلمہ سیدھا نہیں آتا.....

کسی کی قرأت درست نہیں.....کوئی علم سے دُور.....کوئی عقل کا بیری.....اور اگر کوئی پڑھا لکھا..........یہ تو دستورِ فطرت ہے کہ ہم میں سے ہر شخص وہاں تک کا عالم ہے جہاں تک جانتا ہے۔جہاں سے ہمارے نہ جاننے کی حد شروع ہوتی ہے ہم بھی جاہل ہو جاتے ہیں..........اِسی لئے قرآن کہہ رہا ہے سورہ یوسف میں (آیت:۷۶)

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

ہر صاحب علم کے اوپر ایک علیم ہوتا ہے۔

مَیں نے دیکھا جو بشریت ہے جاہل، وہ حقیقتِ محمدیہؐ کو کیا پہچانے.....؟!

Presented by Ziaraat.Com

مَیں نے سوچا انسانوں سے پوچھنا ہی نہیں چاہیے..........

اور یہ بھی طے کہ رسولؐ نے اپنا آپ کبھی بتایا ہی نہیں کہ مَیں کیا ہوں؟

بتاتے تو کس کو؟

جب ہم اپنے نفس کو نہیں پہچانتے تو جو نفس سے عاری ہے اُسے کیا پہچانتے !!..........

میرا رسولؐ نفس سے عاری ہے..........

پھر مَیں فرشتوں میں چلا گیا.....فرشتوں میں مَیں نے دیکھا کہ کوئی چھوٹے ہیں اور کوئی بڑے.....پھر مَیں نے دیکھا کہ اُن میں چار بڑے ہیں.....پھر چار میں سے دیکھا، ایک سید الملائکہ ہے..........

اب جب مَیں نے اُسے دیکھا یَجْلِسُ قَعْدَةَ الْعَبْدِ

جب بھی یہ سید الملائکہ تیرے رسولؐ کی بارگاہ میں آیا.....ایسے زانو سمیٹ کے بیٹھا جیسے پست ترین غلام بادشاہ کے سامنے بیٹھتا ہے.....

مَیں نے دیکھا..... یہ تو غلاموں کی طرح بیٹھتا ہے.....غلام کیا بتائے گا آقا کیا ہے......؟

بلکہ مَیں نے اُس سید الملائکہ کو اِس گھر کی نوکرانیوں سے جھڑکیاں کھاتے سنا ....(دادوتحسین)

میرے رسولؐ کی رسائی جہاں تک ہے وہاں تک اُس سید الملائکہ کی سوچ نہیں ......جہاں تک میرے رسولؐ کی جوتی جاتی ہے وہاں جبریلؑ کی عقل نہیں جاتی..........

شبِ معراج جہاں رسولؐ کی جوتیاں پہنچیں، جبریلؑ کی سوچ نہیں پہنچی......

Presented by Ziaraat.Com

تو پھر فقرہ سنبھال......جس سید الملائکہ کی عقل رسولؐ کی جوتی کی برابری نہیں کرتی، تیرا جسم محمدؐ کی برابری کیسے کرے گا..........؟؟؟

مَیں نے جبرئیلؑ کے بدن کی بات نہیں کی، مَیں نے اُس کے نفس کی بات نہیں کی ، جبرئیلؑ کی عقل..........میرے رسولؐ کی جوتی کی برابری نہیں کرتی..............!!

تیری جسامت اُس کی برابری کرے گی..........؟!

مَیں نے فرشتوں کی صف بھی چھوڑ دی......مَیں نے کہا یہ مجھے کیا بتائیں گے کہ حقیقتِ محمدیہؐ کیا ہے......؟

پھر مَیں انبیاء میں گیا کہ میرا رسولؐ بھی نبی ہے اور یہ بھی انبیاء کرام ہیں ......ان کو پتا ہوگا......یہ جانتے ہوں گے کہ حقیقتِ محمدیہ کیا ہے..........؟

اچانک عالمِ معانی میں......مَیں نے میدانِ قیامت کو دیکھا......آواز آ رہی تھی ......نَفْسِیْ نَفْسِیْ..........مَیں نے دیکھا تو آدمؑ......اِدھر سے آواز آئی نَفْسِیْ نَفْسِیْ ......دیکھا تو نوحؑ......اُدھر سے آواز آئی......نَفْسِیْ نَفْسِیْ......دیکھا تو ابراہیمؑ......پھر آواز آئی......نَفْسِیْ نَفْسِیْ......موسیٰ علیہ السلام......عیسیٰ علیہ السلام......

آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سارے نبی کہہ رہے تھے......نَفْسِیْ نَفْسِیْ میرا ہول عرش کے سائے تلے مسکراتا ہوا کہہ رہا تھا...... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ......(داد و تحسین)

سارے نبی کہہ رہے ہیں میرا نفس بچا......میری جان بچا......میرا نبیؐ کہہ رہا تھا......اُمتی......میری اُمت کو بچا..............

ابھی جو مَیں دعویٰ کر کے گزرا تھا......اُس کی دلیل ملی ......مَیں نے ابھی ......رسولؐ میں نفس نہیں......

Presented by Ziaraat.Com

جس میں نفس تھا وہ کہہ رہے ہیں...... نَفْسِیْ...... اور جس میں نفس نہیں ہے وہ فرما رہا ہے...... اُمّتِیْ......

ایک اور دلیل دیتا چلوں......

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

یہ نطق نہیں کرتا خواہش سے......

مَا يَقُوْلُ نہیں کہ خواہش سے نہیں کہتا......

مَا يَتَكَلَّمُ نہیں کہ خواہش سے کلام نہیں کرتا......

مَا يَنْطِقُ .... نطق نہیں کرتا......

قول اور ہے...... کلام اور ہے...... نطق اور ہے......

قول، ایک آدھ جملہ ہوتا ہے مثلاً یہ فلاں کا قول ہے۔

اگر اللہ کہتا مَا يَقُوْلُ تو ہم سمجھتے اس کا ایک جملہ وحی ہے، باقی خواہش ہے......

جتنی دیر مَیں آپ کے سامنے منبر پہ ہوں، یہ کلام ہے۔ اُتر جاؤں گا کلام نہیں رہے گا...... اگر مَا يَتَكَلَّمُ کہتا تو ہم سمجھتے جب تک تبلیغ کرتا ہے...... وحی ہوتی ہے............

نہ يَقُوْلُ نہ يَتَكَلَّمُ ...... مَا يَنْطِقُ .... نطق کیا ہے؟

بچے کے پہلے دن سے آؤں، غاؤں کرنے سے لے کر آخری ہچکی تک جو بندہ بولتا ہے وہ نطق ہے۔

اللہ نے کہا میرے رسولؐ کا قول وحی نہیں، کلام وحی نہیں، نطق وحی ہے .... بچپن میں ماں کو ماں بھی کہا ہوگا تو وحی سے......

Presented by Ziaraat.Com

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿۴﴾

اللہ فرماتا ہے یہ وحی ہے۔ جس کا رسولؐ انتظار نہیں کرتا...... یُوحیٰ کردی گئی ہے...... وہ وحی ہو چکی ہے...... وہ اُس کی طینت میں ہے...... وہ اس کی فطرت میں ہے...... وہ اُس کی جبلت میں ہے......

مَیں کیا کروں جب آپ کی سماعت کا معیار یہاں تک ہے؟!

فرشتہ آتا ہے...... وہ بتاتا ہے، پھر نبیؐ کہتا ہے...... بس اِسی وحی کو پہچانتے ہو؟!

پڑھ سورہ انفال......

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ ﴿۱۲﴾

میرے رسولؐ! یاد کر جب تیرے ربّ نے فرشتوں کو وحی کی تھی۔

اب نبیؐ کے پاس تو بقول تیرے فرشتہ وحی لایا...... ملائکہ کو جو وحی کی ...... یہ کس کے ذریعہ کی......؟

اسی حقیقت کے ذریعہ جسے وحی ہو چکی............!!

شب معراج اللہ نے عملاً فعلاً بھی بتادیا، وحی لانے والا سدرہ پہ کپکپی کا شکار ہو کے لرزے میں ہے...... میرا رسولؐ اَوْ اَدْنیٰ پہ بیٹھا ہوا ہے، میرا اللہ کہتا ہے سورہ النجم میں:

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿۱۰﴾

یہاں مَیں نے اپنے عبد کو وحی کی جو بھی کی............ (داد و تحسین)

وحی لانے والا تو سدرہ پہ ہے، وحی سننے والا اَوْ اَدْنیٰ پہ ہے...... کون لایا یہ وحی؟

جو بھی بولتا ہے یہ، وحی ہے...... خواہش سے نہیں بولتا............

Presented by Ziaraat.Com

اور سورہ النازعات کو پڑھنا......

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ○

جو اپنے رب کے مقام سے ڈرتا رہا، اور جس نے اپنے نفس کو ھویٰ سے خواہش سے روکا۔

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ○

اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ○

اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ خواہش کا تعلق نفس سے ہے۔

قرآن پڑھ رہا ہوں، روایت نہیں......

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○

جس نے نفس کو ھَوی سے روکا، ھَوی ہے نفس سے......

میرا رسولؐ ھَوی سے نہیں بولتا، نفس ہو تو خواہش ہو............

اس لئے جو نفس والے تھے وہ کہہ رہے تھے...... نَفْسِیْ نَفْسِیْ ....

جو نفس سے بے نیاز تھا وہ کہہ رہا تھا...... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ....

مَیں نے دیکھا، آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ تک کو میرے رسولؐ نے اپنی اُمت کے برابر سمجھا یہ تو اُمت کے گروہ میں ہیں، جب اُمت نہیں جانتی حقیقتِ محمدیہؐ کیا ہے؟ یہ کیا جانیں گے...........؟!

Presented by Ziaraat.Com

مَیں تو انہیں رسولؐ جیسا سمجھ کے آیا تھا، یہ تو اُمت نکلے...........!!

آج دیباچہ ہے، تمہید ہے کل پہلے زینے کی طرف سفر کروں گا......

کہاں سے ڈھونڈوں رسولؐ جیسا ......؟ کہاں سے لاؤں رسولؐ جیسا ....؟ (بلند ترین نعرے)

میری روح نے پرواز شروع کی، اور عالم پرواز میں مَیں گزرا مسجد نبویؐ کی فضائے بسیط سے، ایک آواز نے مجھے روکا (اب یہ ذہن میں رہے جو بولتا ہے وہ وحی ہے) وحی والی زبان کہہ رہی تھی......

اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ. (حدیث)

دل میں اُتر گئی یہ بات...... آخر مَیں مولوی بھی تو تھا ناں...........

مَیں نے کہا نور ایک ہے ناں ہر شئے تو ایک نہیں ہے...........

اب اللہ جانے، رسولؐ غیب جانتے تھے کہ نہیں...........؟

اچانک انہوں نے علیؑ کی طرف دیکھا فرمایا:

دَمُکَ دَمِیْ، لَحْمُکَ لَحْمِیْ، قَلْبُکَ قَلْبِیْ،

نَفْسُکَ نَفْسِیْ، رُوْحُکَ رُوْحِیْ

اے علیؑ! تیرا گوشت میرا گوشت، تیرا خون میرا خون، تیرا بدن میرا بدن، تیری روح میری روح۔

جس کا نور رسولؐ والا، جس کا گوشت رسولؐ والا، جس کا لہو رسولؐ والا، جس کی روح اور بدن رسولؐ والا

یہ تو دوسرا محمدؐ ہے...........!

علیؑ سے پوچھوں گا بتائیں حقیقت محمدیہؐ کیا ہے......؟ (نعرے)

Presented by Ziaraat.Com

سوائے اللہ اور علیؑ کے کوئی نہیں جانتا حقیقتِ محمدیہ ؐ کیا ہے؟

لَا یَعْرِفُنِیْ اِلَّا اللّٰہُ وَعَلِیٌّ.

مَا یَنْطِقُ کی زبان کہہ رہی ہے کوئی نہیں جانتا مجھے سوائے اللہ اور علیؑ کے...... جلی تک ہماری پہنچ نہیں...... تو علیؑ سے کیوں نہ پوچھیں......؟

میرے مولا! آپ احسان کریں ہم پر، آپ بتائیں حقیقتِ محمدیہ کیا ہے؟

مَا یَنْطِقُ نے دروازہ دکھایا علیؑ کا...... اور علیؑ ہے لسان اللہ...... اور کل پہلے جملے سے ہی میں نے اللہ کی زبان کے ذریعے بتاتا ہے کہ حقیقتِ محمدیہ کیا ہے............؟

(درود پڑھ لوبل کر باآواز بلند)

تاریخ آدمؑ وعالم میں مثال نہیں ہے کسی گداگر کا بھی جنازہ کیوں نہ ہو......!

قبرستان جا کے گھر واپس کبھی نہیں آیا...... اللہ جانے اولادِ بتولؑ سے رنج کیا تھا اُمت کو..........؟

جنازہ گیا...... علیؑ کی بیٹی...... بیٹھی رو رہی تھی......

اچانک زمین ہلنے لگی...... (حضرت عباسؑ کی خاصیت لکھی ہے علمائے مقاتل نے) کہ عباسؑ اگر کبھی عالمِ جلال میں، تیز تیز چلتے تو زمین کروٹیں لیتی............

بی بی چونک گئی...... اماں فضہ! یہ تو میرے غازی کی علامت ہے، خیریت تو ہے؟

کہا بی بی مجھے اور کوئی پتا نہیں، جلدی سے دوڑا دوڑا آیا...... گھر سے تلوار لے کر پھر واپس دوڑا............

بڑی تیزی کی عباسؑ نے، جب پہنچا...... ...... حسنؑ کا جنازہ، حسینؑ نے زمین پہ رکھا ہوا ہے...... ستر (۷۰) تیر جنازے میں پیوست ہو چکے ہیں...... حسینؑ نے رو کر کہا ...... عباس! اب تلوار کی ضرورت نہیں............ جنازہ واپس گھر لے چلو...... پہلے تیر کھینچے

Presented by Ziaraat.Com

جائیں گے پھر جنازہ آئے گا............

جب بہن نے جنازے کو دیکھا ہوگا تو کلیجے پہ کیا قیامت گزری ہوگی............؟!

کیا کیا ماتم نہیں کیے ہوں گے علیؑ کی بیٹی نے............؟!

حسینؑ نے کہا......بی بی اپنے آپ کو سنبھالو......

شریکۃ الحسینؑ ہیں نہ آپ......آدھے تیر میں نکالتا ہوں، آدھے آپ نکالیں۔

ایک تیر حسینؑ نکالتے ہیں......ایک بی بی زینبؑ......

ایک بھائی......ایک بہن......

ایک کربلا والا......ایک شام والی......

چونتیس، چونتیس تیر نکل گئے، حسینؑ نے پینتیسواں تیر نکال لیا............

بہن نکل گیا تیر......بھیا......! ایک رہتا ہے ابھی............

کچھ انتظار کیا حسینؑ نے......اب بہن! نکل گیا......؟

بھیا......! ابھی کچھ دیر ہے......پھر انتظار کیا......بہن! تیر نکل گیا......؟

بھیا......! ابھی کچھ دیر ہے......

کیوں دیر ہو رہی تھی ؟ بس میں اشارہ کر سکتا ہوں......

یہ تیر حسنؑ کو وہیں لگا تھا......جہاں کربلا میں اصغرؑ کو لگا تھا......

بی بی زینبؑ کہتی ہیں......حسنؑ کے گلے سے تیر نکالوں کیسے............؟؟

حسنؑ کی رگیں ساتھ آ رہی ہیں............

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 7۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلواۃ باآواز بلند..............

اتنی سانسیں بھی نہیں جتنے حقیقت محمدیہؐ کے پہلو ہیں......

اب ذہن میں رہے وہ اللہ جو اپنے آپ کو بار بار عظیم کہتا ہے......وہ سورہ القلم میں، میرے رسولؐ سے کہہ رہا ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝

اس آیت کا ترجمہ یہی کیا جاتا ہے کہ

آپ کے اَخلاق عظیم ہیں۔

اور ہم جیسے کم علموں کے تصور کدے میں یہ تصور آتی ہے کہ ہر ایک کو کھلے ماتھے سے ملنا، مسکرا کے استقبال کرنا، مہمان نوازی کرنا، کسی کا شکوہ نہ کرنا یہی اخلاق ہے......!!

اور میں آغاز ہی سے کہنے لگا ہوں کہ سرے سے یہ ترجمہ ہی غلط ہے...... اِن اَخلاق کی بات ہی نہیں......خُلق کا ذکر کہاں سے آیا..........؟

لفظ آیت میں ہیں کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝

خَلق نہیں خُلق، یہ

خِلقۃ کی جمع ہے..........(داد و تحسین)

خِلقۃ کی جمع ہے خُلق......

اب ذرا اس آیت پر غور کریں

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

اے رسولؐ! تیری جتنی بھی خلقتیں ہیں، ساری عظیم ہیں......

تو علم الٰہی کی گہرائی میں تھا، جب عظیم تھا.....تو عالم ذات میں آیا، جب عظیم تھا

تو ہاہوت میں تھا، پھر عظیم تھا......

تو لاہوت میں آیا، پھر عظیم تھا......

جبروت میں عظیم تھا......

رحموت میں عظیم تھا......

ملکوت میں عظیم تھا......

صلبوں میں عظیم تھا......

شکموں میں عظیم تھا......

بچہ عظیم تھا......

لڑکا عظیم تھا......

جوان عظیم تھا......

بوڑھا عظیم تھا.................(داد و تحسین)

ذہن میں رکھ لیں سارے کے سارے.....میرے رسولؐ کی شان نبوت نہیں،

نبوت کی شان میرا رسولؐ ہے..........

میرے رسولؐ کی پہچان رسالت نہیں، رسالت کی عزت یہ ہے کہ اس نے

Presented by Ziaraat.Com

اسے قبول کرلیا ہے.......... کیوں؟

نبوت اور رسالت کی زندگی کو ابھی دس ہزار سال نہیں ہوئے......

ابھی ازلیت لباسِ عدم میں تھی، میرا محمد تھا............ (نعرے)

لفظ کہنے لگا ہوں حقیقتِ محمدیہؐ سے خیرات مانگ کے......

نبوت ورسالت اس کی پہچان نہیں...... جس طرح حرفوں میں آنا قرآن کی پہچان نہیں...... جو قرآن کی حقیقت ہے...... سورہ ہود میں ارشاد ہوا:

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝

قرآن اللہ کے لَدُنْ سے آیا ہے اور لدنِ الٰہی میں حرف تو کیا جسم بھی نہیں ہے

میرا چیلنج ہے کائناتِ عالم کے ہر عالم کو کہ لدنِ الٰہی میں جسم ثابت کریں۔

عالمِ جسم تو بڑی پستی کی منزل ہے، لدن اس سے کہیں آگے...... تو لدنِ الٰہی میں نہ قرآن کی آیتیں ہیں اس طرح، نہ جملے ہیں، نہ لفظ ہیں، نہ حرف ہیں...... بس وہ حقیقتِ قرآنی ہے..........!! یعنی دوسرے لفظوں میں قرآن پست ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا جب آخری حدِ تنزل پہ آتا ہے تو یہ بن جاتا ہے جسے تم پڑھ رہے ہو..............!!

اور اسی طرح میرا رسولؐ بھی چھوٹا ہوتے ہوتے ہوتے ہوتے جب وہاں تک چھوٹا ہوتا ہے کہ آگے گنجائش نہیں ہوتی تو اُسے تم دیکھتے ہو..........!!(نعرے)

پھر مجبوری سے آنا پڑتا ہے.......... اس سطح پر.......... سامعین ایک مثال دے رہا ہوں...... کبھی چڑھاوا دیکھا ہے......؟

Presented by Ziaraat.Com

بکریاں چرانے والا.....دیکھتے نہیں ہو وہ ویسی ہی آوازیں نکالتا ہے جیسی جانوروں کی..........!

کیا اُس چرواہے کی حقیقت ہے یہ ؟

نہیں..........اگر وہ اپنی زبان میں ان سے کہے کہ پانی پی لو.....تو انہیں پتا ہی نہیں چلے گا کہ کیا رہا ہے.....لہٰذا وہ صوتی تصور دیتا ہے ان کی بولی میں.....تا کہ جانور سمجھیں کہ مَیں کیا کہہ رہا ہوں.....تو جو کچھ محمدؐ کائنات سے بولتا ہے وہ ویسے ہی ہے جیسے چرواہا بکریوں سے بول رہا ہے......

رسولؐ ہم سے جو بولتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے انسان کا حیوان سے اُسی کی بولی میں بولنا..........!!

اب اگر چرواہا بھینس یا گائے سے پانی کے چشمے پہ جا کے کہے ''چھی'' اور وہ جانور کہے یہ مجھ جیسا ہے..............!!(داد و تحسین)

کیونکہ وہی بات ہے ناں..... اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَهِلُوْا

میرا خیبر شکن فرما رہا ہے کہ

لوگ جس چیز سے جاہل ہوتے ہیں اس چیز کے دشمن بن جاتے ہیں۔

اور سورہ یونس میں اللہ بھی کہہ رہا ہے:

كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ ۝ یونس

جو چیز اُن کے احاطہ علم میں نہیں آتی اُسے جھٹلا دیتے ہیں۔

اور پھر علم اپنی سرحد پہ کھڑا ہو کے اُس بے علمی پہ ہنستا رہتا ہے.....تو بھائی اِسی طرح ہی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ مَیں اور آپ تو خیر ہیں ہی کیا، ملکوتیوں کے لئے بھی یہی معاملہ ہے آدمؑ سے عیسیٰؑ تک کے انبیاء کے لئے بھی یہی معاملہ ہے.....کوئی نہیں جانتا حقیقتِ محمدیہ ؐ کو!!

مَیں نے پستی کی مثال دی تھی ناں..........!

سامعین! ایسا ہے ناں بڑے گھر کی کوئی خاتون (جنسیات پہ آئے بغیر گزارا نہیں ہوتا) بات سمجھ میں نہیں آتی.....!

بڑے گھر کی کوئی خاتون اپنے بچے کو نہلا دھلا کے اچھا لباس پہنا کے..... جب وہ باہر جانے لگتا ہے..... مُنے، محلے والے لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلنا.......... اُن کے ساتھ نہیں اُٹھنا، بیٹھنا..... ورنہ اُن ہی جیسے ہو جاؤ گے..........!

اب یہ کیا ہے؟ یعنی وہ محلے کے اُن بچوں کو اپنے بچے کے معیار کا نہیں سمجھتی ..... یعنی اُن جیسا ہو جانا اُس کے بچے کی پستی ہے.....

اب اللہ جانے! کتنے خریدار ہیں میرے سامنے.....؟

حقیقتِ محمدیہ سُنتے ہو..... تو پھر سنبھالو..........

(ہم تو علیؑ کو کثرت سے بیان ہی اِس لئے کرتے ہیں کہ محمد ؐ کو سمجھے کون؟)

ہم کہتے ہیں پہلے اُس کی عبدیت کو سمجھو.....!

جو کہتا ہے اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ

مَیں محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

سامعین! مَیں قرآن پڑھ رہا تھا.....دو آیتوں نے میرے چودہ طبق روشن کر دیئے.....آج کی بات نہیں..... بڑا عرصہ پہلے کی بات کر رہا ہوں

نوحؑ نے اپنے بیٹے کی سفارش کی، تو اللہ نے کیا کہا؟ سورہ ھود میں ارشاد ہوا:

Presented by Ziaraat.Com

اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ۝

مَیں نصیحت کرتا ہوں اے نوحؑ تمہیں، جاہلین جیسا نہ بننا۔

خبردار! جاہلین جیسا نہ بننا، تو نبی ہے، جاہلین جیسا ہونا تیری پستی ہے، اپنے معیار پہ گزارہ......

اگر نوحؑ جاہلین میں بیٹھے تو پست ہو جاتا ہے...... سر اُٹھا...... میرے رسولؐ سے اللہ کہہ رہا ہے: سورہ القلم میں ارشاد ہوا:

لَا تَکُنۡ کَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ ۝

اے محمدؐ! مچھلی والے نبیؑ جیسا نہ بننا۔

نوحؑ جاہلین جیسا بنے تو پستی...... محمدؐ نبیوں جیسا بنے تو پستی۔ (داد و تحسین)

جس کے شہپر مودت میں ہے قوت پرواز وہ پھیلا کے رکھے مَیں جانے لگا ہوں سر اُٹھانا......

یونسؑ جیسا بنے تو پستی ہے میرے نبیؐ کی، تو پھر یہ کسی جیسا ہے بھی سہی؟!

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ آل عمران:۱۶۴

میرا مومنین پر احسان ہے کہ مَیں نے ان میں سے انہیں جیسا رسولؐ......

اِس کا مطلب ہے بعثت سے پہلے مومنین تھے......!! (نعرے)

دکھاؤ نہیں دکھا سکتے۔ میرے دیکھے ہوئے لے لو، جب اور جن لوگے، چھوڑ دوں گا، ثابت کرنا پڑیں گے کہ ابھی اعلانِ نبوت نہ ہوا ہو، اور کوئی مومن ہو...... بعثت سے دس سال پہلے ابو طالبؑ کے حرم (حضرت فاطمہؑ بنت اسدؑ) کے جملے تو ملیں گے

Presented by Ziaraat.Com

رَبِّ اِنِّیْ مُؤْمِنَۃٌ بِکَ وَ مُؤْمِنَۃٌ بِرَسُوْلِکَ

تجھ پر بھی ایمان ہے میرا، تیرے رسولؐ پر بھی ایمان ہے میرا

کیا کہہ رہی ہیں......؟ مَیں مومنہ ہوں......

امیر کائناتؑ اپنے خط میں لکھ رہے ہیں:

مُقِرٌّ بِنُبُوَّۃٍ بِبَطْنِ اُمِّیْ

ابھی مَیں شکمِ مادر میں تھا، اُس وقت اقرارِ نبوت کرتا تھا...............(نعرے)

مَیں پوری جائیداد لکھ دوں گا، مجھے کسی کتاب میں دکھا کہ رسولؐ نے کبھی علیؑ کو دعوتِ اسلام دی ہو......؟ کہیں نہیں ہے......نہیں دی......دعوت اسے دی جاتی ہے جو پہلے ایسا نہ ہو..........

کہیں دکھاؤ......فاطمہؑ بنتِ اسدؑ کو دعوت دی ہو......کہیں دکھاؤ......جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کو دعوت دی ہو......

جناب فاطمہؑ بنتِ اسدؑ، جناب خدیجۃ الکبریٰؑ، جناب امیر المومنینؑ کو دعوت نہیں دی..........

لیکن سامعین! آیت میں لفظ ہے......مومنین......

دو پردہ دار ہیں، ایک مرد ہے، جمع کا صیغہ پورا نہیں ہوا......یا ایک مرد اور لاؤ، یا دو عورتیں اور لاؤ......

اب ششدر کھڑی ہوئی ہے قرآن کی تفسیر......

نہیں آیت سچی ہوتی...... اُس وقت تک...... جب تک اِس میں ابوطالبؑ کو ضم نہ کر دیا جائے......

Presented by Ziaraat.Com

اب یہ مل گئے، ابو طالبؑ، ابو طالبؑ کا بیٹا، ابو طالبؑ کی بہو، ابو طالبؑ کی زوجہ

اس سے زیادہ کیا شان ہوگی......؟!

قرآن کہتا ہے:

تم میں سے محمدؐ کسی کا باپ نہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ (الاحزاب:۴۰)

پھر ابو طالبؑ اسے اِبْنِیْ کیوں کہتا ہے؟ اے بیٹے، جو کسی کا باپ نہیں وہ کسی کا

بیٹا ہے.........!!

یہ ہیں......اللہ کہہ رہا ہے......مَیں نے تم میں رسول بھیجا، تم جیسا......

یعنی علیؑ کو حق تھا کہ وہ کہتے......مجھ جیسا......

ابو طالبؑ کو حق تھا کہ وہ کہتے......مجھ جیسا......

جناب خدیجہؑ کو حق تھا کہ وہ کہتیں......مجھ جیسا......

بنتِ اسد کو حق تھا کہ وہ فرماتیں......مجھ جیسا......

کیونکہ قرآن کہہ چکا ہے......اللہ نے اجازت دے دی ہے......

لیکن مَیں ان کے دروازے پہ جاتا ہوں

علیؑ کہتے ہیں...... اَنَا عَبْدُ مُحَمَّدٍ

جسے اللہ اجازت دیتا ہے مجھ جیسا کہنے کی......وہ کہتا ہے مَیں عبدِ محمدؐ ہوں......

ابو طالبؑ سے اللہ کہہ رہا ہے......تم جیسا......

وہ کیا کہتے ہیں؟ پڑھو کتابیں......دعوتِ ذوالعشیرہ میں...... پہلے دن آئے،

Presented by Ziaraat.Com

کھایا، پیا،رسولؐ آمادہ ہوئے کچھ کہنے کے لئے......

ابولہب نے کہا کہ اب تیری تقریر سنیں، کھانے کی قیمت لے گا......؟

یہ جا،وہ جا......رسولؐ نے کہا یا علی! مقصد تو حید تو پورا نہیں ہوا،کل پھر انتظام کر ......پھر انتظام ہوا...... جناب ابوطالبؑ نے پوچھا کہتا کیا ہے؟ اللہ کا پیغام دیتا ہے......

مجھے پہلے ہدایت کی ہوتی......میں دیکھتا......جاتا کون ہے؟

چلو ٹھیک ہے،اب کل آئے گی ناں............

کھایا ،پیا ......جناب ابوطالبؑ ، ابولہب کے پیچھے کھڑے ہو گئے ...... رسولؐ آمادہ ہوئے کہنے پہ......اُٹھنے لگا ابولہب......بلا تشبیہ......ہتھیلی کندھے پہ آئی،فرمایا:

اِجْلِسْ یَا ابیَ الرِّجَالِ ، اِسْمَعْ مَا یَقُوْلُ لَکَ مَوْلَایَ

اے کمینے! بیٹھ،سن،میرا مولا کہتا کیا ہے؟(علیؑ حق،علیؑ حق،علیؑ حق) (نعرے)

ان ہستیوں کو اللہ نے اجازت دی کہ یہ کہہ سکتے ہیں......ہم جیسا......مگر انہوں نے کہا نہیں......یعنی جنہیں یہ حق تھا انہوں نے نہیں کہا......

تجھے تو حق نہیں تھا......پھر کیوں کہا......؟

اِس سے بڑی ناقدری اور کیا ہو گی؟

آیت تو پہلے بھی تھی......لیکن جو پہلی دفعہ توجہ مبذول کرائے......صدر المتالہین ملاں صدرا اعلی اللہ مقامہ......انہوں نے سب سے پہلے ایک آیت کی طرف (حالانکہ گزر ہم جاتے تھے) لیکن غور نہیں کرتے تھے۔پہلی باراُن کی کتاب میں مَیں نے حقیقی تناظر میں اِس آیت کو دیکھا......

قرآن پڑھ......سورہ فرقان:

Presented by Ziaraat.Com

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۝

اللہ کہہ رہا ہے اے رسولؐ! یہ کافر کہہ رہے ہیں، یہ کیسا رسولؐ ہے

، ہماری طرح کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

اے رسولؐ! دیکھ......

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا ۝

انہوں نے تیرے لئے کیسی مثالیں بیان کیں؟!

بیان کر کے ہوا کیا؟ فَضَلُّوْا گمراہ ہو گئے......

اب ان کی سزا سُن...... ﴿ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ ﴾

مَیں انہیں سبیل تک جانے کی توفیق نہیں دوں گا............(نعرے)

کچھ لوگوں کے ماتھے پہ سوالیہ ہے؟ آپ کی حیرت بھی دُور کر دیتا ہوں......

اَمَّا السَّبِيْلُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

سبیل قرآن میں لقب ہے خیبر شکن (علیؑ) کا......شوہر بتولؑ کا......

اللہ قرآن میں کہہ رہا ہے......میرے رسولؐ! جو تجھے اپنے جیسا کہے گا میں،

اُسے علیؑ تک نہیں جانے دوں گا............(نعرے)

اور جب علیؑ تک نہیں جائے گا، پروانہ کیسے لے گا؟ کوثر کیسے پیے گا؟ پل سے

کیسے گزرے گا؟

یہ ہے رسولؐ کو اپنے جیسا کہنے کی سزا............!

اب چونکہ اللہ نے کہا تھا علیؑ کے لئے کہ یہ رسولؐ جیسا ہے...... بڑی کوشش کی میں

Presented by Ziaraat.Com

نے...... پہلو بچا کے نکلنے کی...... مگر علیؑ وہ جبرِ مشیت ہے کہ جس سے دامن بچایا جا سکتا ہی نہیں......

اس نے کہا ہے کہ یہ اس جیسا ہے۔ اور پھر اس جبرِ مشیت کو اس نے بشریت سے بھی منوایا...... تم دیکھ لو...... مومنین کی بات نہیں کر رہا...... کفار کی بات کر رہا ہوں...... ساری رات کافر بستر کو دیکھ کر کہتے نہیں رہے...... محمدؐ سویا ہوا ہے.......... (داد و تحسین)

چلیں...... باقیوں کو چھوڑ دیں...... ابولہب تو چچا تھا...... مشرک تھا، کافر تھا، پہلا اور آخری بندہ ہے، جس کا نام لے کے اللہ نے اُس کی مذمت بیان فرمائی ہے قرآن میں

لیکن ہم وہ احسان مند قوم ہیں کہ ہلکا سا احسان مشرک کا بھی ہو تو ہمیں بھولتا نہیں......

اسی شبِ ہجرت اس نے تاریخ اسلام پر ایک احسان کیا ہے...... کونسا احسان؟

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۝

تین سو ساٹھ (۳۶۰) ننگی تلواریں ہیں...... ابھی رسولؐ باہر آئے...... حملہ کریں...... رات دبے پاؤں گزرتی رہی...... لمحے بیتتے رہے...... پہر ڈھلتے رہے...... باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا...... ایک کافر نے دوسرے کافر سے کہا، اچھا ایسا کرو، تم جھکو، مَیں دیوار پہ چڑھ کے ذرا جھانک کے دیکھتا ہوں کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے......؟

ابولہب ننگی تلوار لے کر سامنے آ گیا...... کہا، تیری جرأت...... ہٹ پیچھے، ورنہ ابھی شہ رگ کاٹ دوں گا...... کہا، ہیں ہیں تجھے کیا ہو گیا؟ تو ہی تو ہمیں ورغلا کے لایا تھا کہ مارو میرے بھتیجے کو...... کہا، ہاں ہاں...... مَیں لایا ہوں، باہر نکلا، پہلا حملہ مَیں کروں گا لیکن

Presented by Ziaraat.Com

میری زندگی میں تو کسی ہاشمی کے گھر جھانک کیسے سکتا ہے......؟

چچا تھا دونوں کا......محمدؐ کا بھی......علیؑ کا بھی......اب سامعین! چچا تھا اور بھتیجے کی قدوقامت، جسامت اُس کو بھولی ہوئی ہوتی ہے......؟ دیوار سے خود جھانک کے دیکھا ......کہا محمدؐ ابھی سو رہا ہے......اسی لئے تو سلایا اے میرے حبیبؐ......بس ایک ہی ہے کہ جو تجھ جیسا ہے......(دادو تحسین)

میرے حبیبؐ! علیؑ میں یہی تو صفت رکھی ہے مَیں نے...... یہ جو چاہے وہ بن جاتا ہے، تیرے بستر پہ آئے تجھ جیسا، میرے پردے میں آئے مجھ جیسا......!! (نعرے)

آج بھی مَیں نہیں بتا پایا کہ علیؑ حقیقت محمدیہؐ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

آج توقع ہوگئی ہے مجھے کہ زیادہ نہ سہی کچھ نہ کچھ ضرور سمجھو گے، بس اتنا سمجھ لینا کہ تمہیں بھی کسی سے محبت ہو ناں، تو پھر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ کرتے ہو۔

مَیں نے اللہ سے پوچھا تھا کہ میرے مالک تو محبت تو میرے نبیؐ سے کرتا ہے انعامات کی ساری بارش علیؑ پہ کرتا ہے......اللہ نے کہا کیا مطلب؟ ذرا کھل کے بتا؟!

مَیں نے کہا تیرا محبوب تو میرا رسولؐ ہے......کعبہ میں تم نے علیؑ کو اُتارا ......محبوب تیرا، میرا نبیؐ، وجہ اللہ علیؑ کو کہتا ہے......محبت میرے رسولؐ سے کرتا ہے، عین اللہ اس کو کہتا ہے......تیرے دل میں رہتا میرا نبیؐ ہے، اُذن اللہ کہتا علیؑ کو ہے؟ محبت کے دعوے میرے رسولؐ سے ید اللہ کا Title علیؑ کو دیتا ہے......! یہ کیا چکر ہے......؟!

آواز قدرت آئی، آ ئے گا وقت تجھے سمجھادوں گا کہ مَیں اپنے حبیبؐ سے محبت کیسے کرتا ہوں؟

آ گئی شب ہجرت......جب علیؑ چادر تان کے سوئے، بستر نبیؐ پہ آواز قدرت آئی

Presented by Ziaraat.Com

......سمجھ میں آ گیا، کہ مَیں نے علیؑ کو اپنی کبریائی کا بدن کیسے بنایا؟ آج میرے محبوب کے لئے مصیبت کی رات ہے......علیؑ اُس کا صدقہ بن کے سو گیا ہے..........!!

آج تصور کرنا علیؑ کا بدن جس کا صدقہ ہو......علیؑ کا ظاہر جس کا صدقہ ہو......وہ حقیقت کیا ہو گی؟ یہاں کوئی اور خطیب ہوتا تو کہتا وہ نبوت کیا ہو گی؟ وہ رسالت کیا ہو گی؟ نہیں......علیؑ نبوت کا صدقہ نہیں ہے......علیؑ رسالت کا صدقہ نہیں ہے...... بلکہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سب نبیوں کو نبوت اِس کے صدقے میں ملی ہے......علیؑ نبوت کا صدقہ نہیں، علیؑ، محمدؐ کا صدقہ ہے..........

اور ایسی کروڑوں نبوتیں، مل کر بھی حقیقتِ محمدیہؐ کا عکس بھی نہیں بن سکتیں۔ بس حقیقتِ محمدیہؐ وہ ہے کہ جب ذات واجب نے زمان ومکان سے پہلے، وجود وابدان سے پہلے، احساس وادراک سے پہلے، شعور وتصور سے پہلے، شئے ولاشئے سے پہلے اپنی کبریائی کی تنہائی میں، اپنی وحدت کی خلوت میں، اپنی ذات سے ایک حقیقت کو، جدا کر کے اپنے سامنے رکھا......ایسی بے عیب حقیقت تھی دل نہ رکھنے کے باوجود عاشق ہو گیا..........

دل والا کسی شئے پہ فریفتہ ہو تو بات دوسری ہے...... بے دل ہو کر......مَیں نے پوچھا تھا ناں......عالم معنیٰ میں اللہ سے پالنے والے یوسفؑ زیادہ حسین ہے یا میرا نبیؐ ......آواز آئی جاہل نہ بن، یوسفؑ کو کافر عورتیں دیکھیں، مومن بھی نہیں......تو انگلیاں کاٹیں......اسے بے دل دیکھے تو دل میں ہلچل ہو جائے..........(نعرے)

اس وقت جو حقیقت ذاتِ واجب نے اپنی ذات سے صادر کی اُس کا نام ہے حقیقتِ محمدیہؐ..........

اور وہ کل پھر مولا علیؑ سے پوچھیں گے کہ وہ کیا ہے......؟

Presented by Ziaraat.Com

(درود پڑھ لو بلکہ با آواز بلند)

مولاؑ آپ کی عبادت قبول فرمائے! زیادہ پڑھ لیا، تھوڑا اور پڑھنا ہے...... یہی سوچ کے دو کے دو فقرے سُن لینا کہ کل وہی روئے گا جو رہے گا...... آج کا رونا صرف اُسی کا ہے جو ہے............!!

اِن آنسوؤں کے پیچھے جو علت چھپی ہوئی ہے...... اُس میں حسینؑ کے تین بہت بڑے عزاداروں کی حسرت پوشیدہ ہے...... لہو رونے والے کی (سید سجادؑ کی) شام والی مخدومہ کی (بی بی زینبؑ) اور اصغرؑ کی اماں کی (بی بی رُبابؑ)......

کتابیں پڑھ کے دیکھنا...... امام سجادؑ رہا ہو کے جب آئے ناں ...... پردے داروں کو مدینے پہنچایا...... پھر خود تیرا امامؑ مدینے نہیں رہا...... کئی سال...... مدینے سے کئی میل باہر...... خیمہ لگا لیا تیرے مولاؑ نے ...... اور جب کبھی میرے آقا باقرؑ آتے ...... بابا اس ویرانے میں کیوں رہ رہے ہو......؟ گھر واپس چلو...... رو کے کیا کہتے ہیں ...... اکبرؑ کی مسند پہ اکبرؑ آ گیا ہے............؟!

کیا میرے بابا کی کرسی خالی نہیں رہی؟ کیا میرے عباسؑ کی مسند پہ عباسؑ موجود ہے............؟ (اللہ اکبر)

رو کے کہتے بیٹا جب دیکھتا ہوں ...... مجھے اکبرؑ زین سے اُترتے نظر آتا ہے ...... مجھے عباسؑ کے بازو کٹتے نظر آتے ہیں...... مجھے بابا کے گلے پہ خنجر دکھائی دیتا ہے......

Presented by Ziaraat.Com

ذاتِ واجب کی قسم! جناب باقرؑ نے وہ چیزیں ہٹا دیں......

دادا کی مسند ہٹا دی...... اکبرؑ کا بستر ہٹا دیا...... عباسؑ کی مسند دُور کر دی............

پھر آئے، کہا بابا جو چیزیں آپ کو خون رُلاتی تھیں وہ مَیں نے ہٹا دیں...... اب تو گھر چلے چلئے............

اُٹھ کے منہ پہ ماتم کیا سجادؑ نے............ کہا، باقر تو نے وہ چیزیں تو ہٹا دیں لیکن جب مَیں اپنی پھوپھی اماں کے سر پہ نظر ڈالوں گا مجھے نیزے سے اُترتی چادر یاد آئے گی .... مجھے علیؑ کی بیٹی کی کلائیوں میں رسیاں یاد آئیں گی...... مجھے شرابی کے دربار کی پیشی آئے گی..................!

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 8۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صلواۃ باواز بلند..................

سورہ کہف کی آخری آیت پیش نظر ہے میرے......

بانیان نے بتایا کہ کچھ برادرانِ اہلسنت کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ تمام گوشوں سے مطمئن ہو گئے ہیں ہم، لیکن ایک آیت پر تھوڑی سے گفتگو چاہ رہے ہیں...... یہ بڑی شہرہ آفاق آیت ہے اور صدیوں سے ہی علماء کے درمیان وجہ تخاصم ہے وہ آیت......لیکن اِس آیت کو سمجھے وہی نہیں جو لہجہ مصحف سے شناسائی نہیں رکھتے......

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ الکہف

کہہ دیجئے سوائے اِس کے کچھ نہیں کہ میں مثل بشر ہوں۔

اور پیرائے سوال ہی یہی ہے کہ قرآن نے اُسے بشر کہا ہے تو ہم اُسے فوق البشر کیوں کہتے ہیں؟

کہہ دیجئے کہ میں مثلِ بشر ہوں، مجھے وحی کی گئی ہے تمہارا اللہ وہی ہے جو واحد ہے۔

اب اس آیت کو دلیل لایا جاتا ہے رسولؐ کی بشریت پر......اور خود اِسی آیت میں چار دلیلیں موجود ہیں کہ وہ بشر نہیں............(نعرے)

لفظ قُلْ دلیل ہے کہ وہ بشر نہیں......

لفظ اِنَّمَا دلیل ہے کہ وہ بشر نہیں......لفظ مِثْلُکُمْ دلیل ہے کہ وہ بشر نہیں......

Presented by Ziaraat.Com

اور پوری آیت کا اگلا حصہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ دلیل ہے کہ وہ بشر نہیں......

پہلے تو یہ کہ اللہ کو ضرورت کیوں پیش آئی ہے کہ کہہ دو، رسولؐ نے خود کیوں نہیں کہا؟

رسولؐ کو خود کہنا چاہیے تھا میں بشر ہوں۔ رسولؐ نے نہیں کہا، اس نے کہا قُلْ کہہ دو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کسی حاجت کے پیش نظر کہا ہے رسولؐ نے......اور یہ بھی نہیں

ہے اَنَا بَشَرٌ میں بشر ہوں۔نہیں......پہلے اِنَّمَا......پھر مِثْلُكُمْ......صرف ہوتا ناں

قُلْ اَنَا بَشَرٌ کہہ دو میں بشر ہوں......پھر بھی میں تمہاری بات مان لیتا......اِنَّمَا کلمہ حصر

ہے اور اِنَّمَا جہاں بولا جاتا ہے اس کا مقصد ہی یہ ہے کہا اِنَّمَا کے بعد جس چیز کا بیان ہے

اُس جیسی چیز کوئی نہیں......

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

میں دو تین مثالیں پیش کردوں، سورہ المائدہ پڑھئے گا......

سوائے اِس کے نہیں شراب، جوا، بُت، پانسے رجس ہیں۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ المائدۃ

اب اِنَّمَا نے بتایا کہ رجس تو اور بھی ہیں مگر ان جیسا رجس کوئی نہیں......

اِنَّمَا کے بعد اللہ ولی، رسولؐ ولی، حالت رکوع میں زکوۃ دینے والا ولی......

اِنَّمَا نے بتایا ولی اور بھی ہیں لیکن جیسے یہ تین ہیں ویسا کوئی نہیں......

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا الاحزاب

Presented by Ziaraat.Com

اِنَّمَا نے بتایا طاہر تو اور بھی ہیں مگر جیسے یہ ہیں..........(نعرے)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۞ الحجرات

سوائے اِس کے نہیں کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اِنَّمَا نے بتایا کہ بھائی تو اور بھی ہوتے ہیں لیکن جیسے مومن بھائی ہوتے ہیں ویسا بھائی نہیں ہو سکتا......

اب غور کرو

اِنَّمَا نے بتایا مثلِ بشر تو اور بھی ہیں مگر جیسا محمدؐ ہے ویسا کوئی نہیں......

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۞ الکہف

(نعرے)

قُلْ نے دعوتِ فکر دی کہ کوئی اُس کی ضرورت ہے......ایسا کہلوانا اِنَّمَا نے بتایا ہتو اسے مثل میں لا رہا تھا اِنَّمَا نے اسے بے مثل کر دیا......

اور پھر بشر اور ہوتا ہے، مثلِ بشر اور ہوتا ہے..........

اور پھر یہ کیا ضرورت ہے؟ بتائی اپنی بشریت ہے اور بات ختم کر رہا ہے

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۞ الکہف

تمہارا اللہ وہ ہے جو واحد ہے۔

نہیں نہیں نہیں......اب جیسا کہ مَیں منبر سے کہوں......مَیں عالم ہوں، مجتہد فلاں ہے......عقل کا بیری بھی سمجھ لے گا کسی نے مجھے مجتہد کہا ہے مَیں اُس کی تردید کر رہا ہوں..........!

Presented by Ziaraat.Com

یہ آیت سوچنے پر مجبور کر رہی ہے کہ کسی نے میرے نبیؐ کو اللہ سوچا ہے..........

اللہ اکبر.......... (نعرے)

کسی نے اللہ سوچا ہے..... قرآن مولوی سے نہیں، مولا سے پوچھا جاتا ہے، جن کی زبان بولتا ہے قرآن، وہ جانتے ہیں۔

تحقیق تو کرو..... کب آئی ہے یہ آیت.....؟

یہ آیت اُس وقت آئی جب معجزہ شق القمر ہوا.......... (نعرے)

اور پھر مَیں ساری رات دلیلیں دیتا رہوں ناں ..... ختم نہیں ہونگی کہ لفظ مثل جہاں آجائے (اسی جگہ پھر واپس آتا ہوں) مثلیت، عینیت کی دلیل ہوتی ہی نہیں..... یعنی جب لفظ مثل آئے وہاں نہ جنس ایک ہوتی ہے، نہ نوع ایک ہوتی ہے.....

چند آیتیں پڑھ دوں.....

قابیل نے ہابیل کو قتل کیا..... سورہ المائدہ پڑھنا.....

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ ۝

قتل وہ کر بیٹھا، چونکہ پہلا قتل تھا، پتا ہی نہیں تھا کہ لاشیں کیسے چھپائی جاتی ہیں؟!

اللہ نے ایک کوا بھیجا، دوسرا کوا آیا..... اس سے لڑنے لگا..... ایک کو مار دیا۔ دیکھ رہا ہے قابیل ساری کاروائی..... اُس نے پنجوں سے گڑھا بنایا مردہ کوے کو اس میں رکھا..... پنجوں سے مٹی ڈالی..... قابیل یہ منظر دیکھنے کے بعد..... پڑھ قرآن.....

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ ۝

کیا مَیں عاجز ہوں کہ اس کوے کی مثل ہو جاؤں۔

اب قابیل کو قرآن نے کوے کی مثل کہا..... وہ پرندہ ہے یہ انسان ہے.....

Presented by Ziaraat.Com

پڑھ قرآن ...... بلعم باعور ...... اُمتِ موسیٰ میں بہت بڑا عالم، بہت بڑا عامل ......اُس کے بارے میں قرآن کہہ رہا ہے: الاعراف میں ارشاد ہوا:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

فرمایا بلعم باعور کتے کی مثل ہے۔

کسی نے لکھا کہ بلعم باعور کی دُم تھی، کچا گوشت کھاتا تھا، وہ بھونکتا تھا، لفظ مثل بھی ہے جنس کا فرق بھی ہے......

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۚ

سورہ جمعہ میں ہر جمعہ کو پیش نمازوں سے نہیں سنتے ہو؟

فرمایا علمائے تورات گدھے کی مثل ہیں۔

عام لوگ بھی نہیں، علماء ہیں، مثل گدھے کے ہیں......

اگر میں کسی عالم سے کہہ دوں آیئے گدھا صاحب! گولی مارے بغیر نہیں رہے گا...... نہیں! انسان کو گدھا بنا رہے ہو؟ بھئی قرآن میں تم سے بڑے عالموں کو اللہ گدھا کہہ رہا ہے............

لفظ مثل بھی ہے، جنسوں میں فرق بھی ہے......

جاہل نہ بن............ جس طرح مثل کے باوجود بلعم باعور کتا نہیں بنا...... علمائے تورات گدھے نہیں بنے...... لفظ مثل کے باوجود محمدؐ اور تم میں اتنا فرق ہے جتنا انسان اور حیوان میں ہوتا ہے............ (نعرے)

Presented by Ziaraat.Com

ایک اور آیت پڑھ دوں......سورہ انعام میں ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ؕ

اللہ فرماتا ہے زمین پر چلنے والا ہر جاندار اور ہر پرندہ جو اُڑ رہا ہے، وہ تمہاری مثل اُمت ہی تو ہے۔

اب اللہ نے ہر جاندار کو ہماری مثل کہا، ہر پرندے کو ہماری مثل کہا لیکن جنس نہیں ملی۔

بشر کے لفظی معنی صاف صاف کہنا چاہیے تھا انما انا انسان یہ بشر کیوں کہا؟

اچھا اچھا ٹھہریئے......ایک لفظ ہے اکثریت اسے جانتی ہوگی......بُشریٰ حلیہ، فلاں بندے کا حلیہ بُشریٰ، ایسا ہے، بولتے ہوناں......؟

بشریٰ کہتے ہی اسی چیز کو ہیں یعنی بشر کُھلی کھال والا......ایسا جسم والا جو نظر آئے......جو جو چیز نظر آئے وہ بشر ہے......

بس کائنات میں ایک ہی ہے جو نظر نہیں آتا، باقی ہر کوئی، فرشتہ بھی اگر نظر آنے لگے تو اُس وقت فرشتہ نہیں ہوتا......

پڑھ سورہ مریم......

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

اے رسولؐ! یاد کیجئے، جب مریمؑ چشمہ شرق پہ غسل کرنے گئی، بات ہے رسولؐ سے صدیوں پہلے کی۔ اور اللہ کہہ رہا ہے، یاد کیجئے، بھئی جو آج کی مجلس میں نہیں ہے اُسے کہو گے کہ یاد کرو......؟!

Presented by Ziaraat.Com

یا دتو اُسے کرادوگے جو ہے یا تو اللہ پہ بھی مبالغے کا فتویٰ دو، ورنہ ماننا پڑے گا جب مریمؑ ، حجاب بنا رہی تھی میرا رسولؐ دیکھ رہا تھا......

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا

ہم نے روح الامین کو بھیج دیا............ کیسے؟

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

مکمل مثلِ بشر بن کے گیا......

نگاہ پڑی............ قَالَتْ کہنے لگی......

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا۝

اگر تو متقی ہے تو مَیں رحمٰن کے نام پر تجھ سے پناہ چاہتی ہوں۔

اب میرا سوال ہے ہر سننے والے سے، کہ مریمؑ کا یہ کہنا کہ اگر تو متقی ہے؟ دلیل نہیں ہے کہ مریمؑ نے جبریلؑ کو پہچانا نہیں ہے......

پہچانا کیوں نہیں ہے؟ مثلِ بشر بن کے آیا......

جو روح اللہ کی ماں ہے...... جو کلمۃ اللہ کی ماں ہے...... جو خود معصومہؑ ہے...... جو خود بتولؑ ہے...... جو خود آیۃ اللہ ہے...... اگر محمدؐ کا نوکر مثلِ بشر بن کر آئے تو مریمؑ نہیں پہچانتی...... محمدؐ مثلِ بشر بن کے آئے تو...... تُو کیسے پہچان لے گا............؟ (نعرے)

ہو سکتا ہے کوئی کہے مریمؑ کوئی نبی تھا؟...... مریمؑ کوئی رسول تھی...... غیر نبی سے بھول ہو سکتی ہے...... پہچان میں غلطی ہو سکتی ہے......

Presented by Ziaraat.Com

آؤ......سورہ الزاریات پڑھ......

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

اے رسولؐ! آپ تک ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی کہانی پہنچی؟

کون تھے؟ جبریلؑ تھا، چند فرشتے اور تھے......آئے......سلام دعا ہوئی......

فَرَاغَ إِلٰٓى أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ

آنکھ بچا کے گیا، ایک موٹا تازہ بچھڑا اپنے اصطبل سے الگ کیا، جلدی جلدی اُس کی ران بھون کے آگے رکھ دی۔ دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ تو کھانے کی طرف بڑھ ہی نہیں رہے......کیا کھانا پسند نہیں؟ میری میزبانی میں نقص ہے؟ اس وقت جبریلؑ نے مسکرا کے کہا...... ہم کھایا نہیں کرتے......

جبریلؑ مثلِ بشر ہے، ابراہیمؑ پہچان نہیں رہے......

میرے نبیؑ کا نوکر لباسِ بشر میں ہے شجرۃ الانبیاء کی پہچان سے دُور......اور میرا رسولؐ اگر لباسِ بشر میں ہو......تو کوئی پہچانے گا کیسے............؟

جس چیز کو تم نقص سمجھ رہے ہو میرے رسول کا، وہ کمال ہے...... بلکہ انتہائے کمال ہے......

یاد ہے؟ مَیں نے کیا کہا تھا، کب آئی تھی یہ آیت، جب چاند دو ٹکڑے ہوا......
دو ٹکڑے کیسے ہوا؟

Presented by Ziaraat.Com

اس واقعے کا اشارہ قرآن میں موجود ہے......خود سورہ القمر......

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

فرمایا، قریب آ گئی قیامت، اور شق ہو گیا چاند، اور یہ لوگ کھلا معجزہ دیکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمیشگی کا جادو ہے۔

اب میرا سوال یہ ہے کہ ہوا چاند شق ہے، قیامت قریب کیوں آئی؟ قیامت تو یہی ہے ناں...... جب حیات فنا میں ڈھل جائے...... جب ستارے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں، جب کھوپڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں، بندے مر جائیں...... بقا، فنا میں ڈھل جائے...... یہی ہے ناں قیامت..........!

کیوں کہہ رہا ہے قرآن، جب چاند شق ہوا قیامت قریب آ گئی؟ جب پہلے پہل چاند پہ گیا تھا انسان، بڑے بڑے کہہ رہے تھے کیسے جا سکتا ہے اُس وقت بھی مَیں نے کہہ دیا تھا، گئے ہیں.......... کیسے؟ مَیں نے کہا دو دلیلیں ہیں میرے پاس قرآنی، ایک تو سورہ انشقاق میں اللہ کہہ رہا ہے

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

قسم ہے چاند کی جب وہ پورا ہو جائے، تم ایک طبقے سے دوسرے طبقے کا سفر ضرور کرو گے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ وہاں سے مسٹر نیل پتھر لایا تھا، کچھ مٹی لایا تھا اور کچھ تصویریں لایا تھا کہ اُجاڑ ہے...... بنجر ہے، عقلِ انسانیت اگر سوچے تو بنجر دلیل ہوتی ہے اِس امر کی کہ کبھی یہاں آبادی تھی بعد میں بنجر ہوا..........

Presented by Ziaraat.Com

کب ہوا ؟ اب فرق سمجھ لینا تمہاری زمین سے کئی گنا بڑا سیارہ ہے چاند، بس رہا تھا، مامور تھا حیات سے، بھرپور تھا زندگی سے، جہالت کا بابا (ابوجہل) تیرے رسولؐ کے پاس آیا..... تو نبی ہے؟ چاند دو ٹکڑے کر..... تیری بغلوں سے گزر جائے ایک ٹکڑا ادھر سے ،ایک ادھر سے..... پھر ایک بامِ کعبہ پہ گرے۔ ایک ابوقبیس پہاڑ کی چوٹی پہ گرے..... پھر ایک جائے پھر دوسرا جائے ..... پھر جڑ جائے، مان جاؤں گا، رُکا تیرا رسولؐ ..... کیوں؟ کہ یہ ابوجہل ہے میں تو محمدؐ ہوں..... میں تو جانتا ہوں وہاں کھربوں زندگیاں ہیں..........

اگر میں نے اشارہ کر دیا..... چاند نے پھٹ جانا ہے..... زندگی نے ختم ہو جانا ہے..... میں رحمۃ للعالمین ہوں، میری رحمت کا تقاضا موت تو نہیں..... میں تو حیات دینے آیا ہوں..... مارنے تو نہیں آیا..........

رسولؐ اس لئے رُکے..... ابوجہل نے تالی پیٹنا شروع کی..... جناب خدیجہ نے گھر میں اس کی ہنسی اور پھپھول کی آواز سنی، جناب خدیجہؑ کے منہ سے نکلا ہائے رُسوائی ..... ! محمدؐ کو جھٹلا رہے ہیں.......... وہ تو صادق ہے وہ تو امین ہے.....

ماں کی دُرجِ عصمت میں تھی اس وقت بتولؑ..... شکمِ اطہر سے آواز آئی

اماں! گھبرا کیوں رہی ہو، میرا اللہ میرے بابا کے ساتھ ہے۔ (نعرے)

رسولؐ سوچ میں.......... ابوجہل نے زور سے تالی پیٹنا شروع کی..... دیکھا تاں..... زمین پہ جادو چلتا رہا اس کا..... آسمان پہ جادو بے اثر ہو گیا..... وہ جو بے دل ہو کے بھی اپنے دل میں میرے نبیؐ کا پیار بسائے رہتا ہے، بس مچل گیا اُس کا دل ..... جبریلؑ جلدی کر، جا کے کہہ میرے حبیبؐ سے..... ہو کیا گیا تو زندگی کو سوچ رہا ہے.....

Presented by Ziaraat.Com

مَیں نے تجھے اپنے لئے بنایا، کائنات تیرے لئے بنائی......

علیؑ تیرا صدقہ بن کے سو سکتا ہے...... چاند کی زندگی کیا ہے؟ اُٹھا دے اُنگلی......

(یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ) نعرے

مَیں ایسی سینکڑوں کائناتیں تیرا صدقہ کر کے پھینک سکتا ہوں ......دو ٹکے

کا اوباش تیرا مذاق اُڑائے...... فنا ہوتی ہے زندگی ہونے دے...... اُٹھا دے اُنگلی..........

وہ اُنگلی اُٹھائی...... آواز آئی:

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ۝ القمر

قریب آ گئی قیامت، شق ہو گیا قمر...... (آیت)

توجہ! وہ چاند بغلوں سے گزرا، آدھا کعبہ کی چھت پہ، آدھا کوہ ابوقبیس کی چوٹی

پہ...... اب ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں ہر حجت کے زمانہ میں...... عیسیٰؑ کی ماں کے کردار پہ

جہاں اُنگلی اُٹھانے والے تھے وہاں کچھ ایسے تھے جنہوں نے عیسیٰؑ کو اللہ کہہ دیا...... اب

سارے وہاں ابوجہل مزاج تو تھے نہیں ...... اوئے زمین سے کتنا بڑا ہے...... اتنا سمٹ گیا

بغلوں سے گزر گیا...... جو زمین سے ہزاروں گنا بڑی چیز کو اپنی بغلوں میں لے لیتا ہے

...... یہ یہ یہ ہم جیسا نہیں ہے...... یہ اللہ ہے...... بس لوگوں کا دل میں اللہ سوچنا تھا آیت

آ گئی......

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ الکھف

(داد و تحسین، فلک شگاف نعرے)

اس وقت آئی یہ آیت

کہہ دو مَیں مثلِ بشر ہوں..

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تو وہ ہو جو واحد ہے......جی جی جی......تیرے نبیؐ نے توحید بچائی.... تو نے اپنے جیسا سمجھا..............(نعرے)

دیکھو......مَیں چھوٹی سی ایک مثال دیتا ہوں اور خصوصاً وہ لوگ جو کالجوں ،یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں اور جو کیمسٹری میں ،طبیعات میں کچھ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں ......وہ جلدی سمجھ جائیں گے......باقی پھر ان سے سمجھ لینا......اب کیا کہہ رہا ہے میرا رسولؐ ؟ مَیں مثلِ بشر ہوں، میری طرف وحی ہوتی ہے۔اب اسی یُوحٰی اِلَیَّ کو اگر سمجھو تو ذرے سے عرش کا فرق نظر آتا ہے......مثال یہ ایسے ہی ہے جیسے اگر شیشہ پتھروں سے کہے کہ مَیں بھی تم جیسا پتھر ہوں (سمجھ گئے ہوناں......) شیشہ پتھر ہی کی کان سے نکلتا ہے ،پیچھے سے جنس بھی ایک ہے......اگر وہ یہ کہے کہ مَیں بھی تم جیسا پتھر ہوں مجھے سورج کی شعاعوں کی وحی ہوتی ہے......یعنی کیا مطلب یعنی باقی پتھر کو دو پہر میں بھی سورج کے سامنے کر کے کھڑے رہو تو ویسے کا ویسا میلا ہوگا اور اگر شیشے کو سورج کے سامنے کر دو اس میں پورا سورج نظر آئے گا............(نعرے)

پورا سورج جو نظر آ رہا ہے اب شیشہ کہہ رہا ہے مَیں بھی مثلِ حجر ہوں مَیں مثلِ سنگ ہوں مجھے سورج کی وحی ہو رہی ہے یعنی مجھ میں سورج نظر آتا ہے......رسولؐ کہہ رہا ہے جاہلو! مَیں دیکھنے میں مثلِ بشر ہوں مجھے توحید کی وحی ہو رہی ہے......تم میں آدمؑ بھی نظر نہیں آتا ،مجھ میں اللہ نظر آتا ہے..........(داد و تحسین)

مجمع میں سے ایک مومن کھڑا ہو کے یہ قطعہ پڑھتا ہے

خالق کی طرح نور تھا ،مخفی تھا ،صمد تھا

یہ نور نبیؐ تھا تا بہ ابد تا بہ ابد تھا

Presented by Ziaraat.Com

خود ذاتِ احد نے ہی بنایا اسے احمد

گر میم نہ ہوتی تو احمد بھی احد تھا

یہ بالکل صحیح بات ہے اور یہ میم جو ہے ناں احمد میں ..... جانتے ہو یہ کس چیز کی میم ہے؟ یہ امکان کی میم ہے ..... یہ امکان ......

اِنَّ اللّٰهَ اَبْرَزَ الْحَقِيْقَةَ الْاَحْمَدِيَّةَ مِنْ كُمُوْنِ حَفْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ

وَ مَيَّزَ بِهٖ مِنْ مِيْمِ الْاِمْكَانِ

اللہ نے حقیقتِ احمدیہ ؑ کو احدیت کی کان سے ظاہر کیا......

کوئلے کی کان سے کوئلہ، تانبے کی کان سے تانبا، چاندی کی کان سے چاندی، سونے کی کان سے سونا..... کبھی سونے کی کان سے لوہا نہیں نکلتا..... کبھی تانبے کی کان سے کوئلہ نہیں نکلا ..... کبھی چاندی کی کان سے پیتل نہیں نکلا..... جس کی کان وہی شئے .... یہ نکلا ہے احدیت کی کان سے تو یہ بھی اَحَد تھا..........

اللہ نے اسے امکان کی میم دے کر کہا میرے حبیب ؑ! تو میری توحید بچانے جا رہا ہے اللہ بننے تو جا ہی نہیں رہا ..... تو میم لیکر احمد ہو جا مجھے احد رہنے دے ......(نعرے)

اب دیکھیں (بھائی میرے! بشریت کی ابتداء تیرے باپ آدمؑ سے ہوئی ہے)

سورہ صٓ میں ارشاد ہوا

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۝

قرآن کہہ رہا ہے

اور لفظ احمد کی شکل پر اس نے عبادت کا حکم دیا

اَلْقِيَامُ كَالْاَلِفِ   قیام ہے الف کی طرح ..... اور یہ اختیار بھی میں نے تمہیں خود دیا ہے کہ الف لکھو..... قیام الف کی طرح

مَیں مٹی سے بشر بنانے لگا ہوں۔

تو پہلا بشر آدمؑ ہے۔۔۔۔۔اب جو آدمؑ کے بعد ہے اُسے شوق سے بشر کہہ۔۔۔۔۔مَیں تجھے نہیں روکوں گا۔۔۔۔۔اور جو یہ کہتا نظر آئے

كُنْتُ نَبِیًّا وَ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْن۔

کہ ابھی آدمؑ آب و گِل کے درمیان تھا، مَیں اُس وقت بھی نبی تھا۔ اسے بشر

وَالرُّكُوْعُ كَالْحَاءِ اور بندہ جب رکوع میں ہوتا ہے جیسے عربی کی ''ح'' لکھی ہو۔۔۔۔۔۔

وَالسُّجُوْدُ كَالْمِیْمِ جب بندہ سجدے میں پڑا ہو تو جیسے عربی کی ''م'' لکھی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وَالْقُعُوْدُ كَالدَّالِ اور تشہد ایسے ہے جیسے ''د'' ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(داد و تحسین)

اللہ نے کہا، اے آدم! یہ تیری صورت پہ کہاں؟ تُو اِن کے اسم کی صورت پہ ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو تُو کہاں ہوتا؟ تُو بنا ہی اِن کے صدقے ہے، تُو بنا ہی اِن کے طفیل ہے۔

(اور آؤ۔۔۔۔۔بس سمیٹوں۔۔۔۔۔) تیری میری مثل۔۔۔۔۔ہم حلال زادے ہیں، ہم اپنے ابا کی مثل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(داد و تحسین) ٹھیک ہے ناں بھئی۔۔۔۔۔باپ قبلہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔کعبہ ہوتا ہے جی۔۔۔۔۔جائے تقدس و احترام ہوتا ہے۔۔۔۔۔ہم اپنے ابا جیسے نہیں ہیں۔۔۔۔۔بڑے ابا کے ابا جیسے کیسے؟ جی جی تیرا رسول خود فرما رہا ہے

اِنَّ آدَمَ اَبُوالْاَجْسَامِ وَ اَنَا اَبُوالْاَرْوَاحِ

فرمایا، آدمؑ تو جسموں کا باپ ہے، مَیں روحوں کا باپ ہوں۔

روح نہ ہو تو آدمؑ کہاں ہو؟ روح نہ ہو تو آدمؑ کو سجدہ کہاں ہو؟ تو تیری میری مثل یہ نہیں ہے۔۔۔۔۔تو پھر کیا ہے؟

(بس سمٹ گئی بات) پیغام لے جاؤ۔۔۔۔۔۔

اور بتا ئیں آج بھی نہیں سکا کہ علی بادشاہ کیا فرماتے ہیں؟

یہ تین مجالس بس ایسے ہی گزر گئیں۔۔۔۔۔پر مولاؑ نے چاہا تو کل ضرور بتاؤں گا۔۔۔۔۔۔

Presented by Ziaraat.Com

خود ذاتِ احد نے ہی بنایا اسے احمد

گر میم نہ ہوتی تو احمد بھی احد تھا

یہ بالکل صحیح بات ہے اور یہ میم جو ہے ناں احمد میں...... جانتے ہو یہ کس چیز کی میم ہے؟ یہ امکان کی میم ہے...... یہ امکان......

اِنَّ اللّٰهَ اَبْرَزَ الْحَقِيْقَةَ الْاَحْمَدِيَّةَ مِنْ كُمُوْنِ حُفْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ

وَ مَيَّزَ بِهٖ مِنْ مِيْمِ الْاِمْكَانِ

اللہ نے حقیقتِ احمدیہ ؐ کو احدیت کی کان سے ظاہر کیا......

کوئلے کی کان سے کوئلہ، تانبے کی کان سے تانبا، چاندی کی کان سے چاندی، سونے کی کان سے سونا...... کبھی سونے کی کان سے لوہا نہیں نکلتا...... کبھی تانبے کی کان سے کوئلہ نہیں نکلا ...... کبھی چاندی کی کان سے پیتل نہیں نکلا...... جس کی کان وہی شئے ...... یہ نکلا ہے احدیت کی کان سے تو یہ بھی اَحَد تھا............

اللہ نے اسے امکان کی میم دے کر کہا میرے حبیبؐ ! تو میری توحید بچانے جا رہا ہے اللہ بننے تو جا ہی نہیں رہا ...... تو میم لیکر احمد ہو جا مجھے احد رہنے دے ......(نعرے)

اب دیکھیں (بھائی میرے! بشریت کی ابتداء تیرے باپ آدمؑ سے ہوئی ہے)

سورہ صٓ میں ارشاد ہوا

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝

قرآن کہہ رہا ہے

Presented by Ziaraat.Com

مَیں مٹی سے بشر بنانے لگا ہوں۔

تو پہلا بشر آدمؑ ہے......اب جو آدمؑ کے بعد ہے اُسے شوق سے بشر کہہ......مَیں تجھے نہیں روکوں گا......اور جو یہ کہتا نظر آئے

کُنْتُ نَبِیّاً وَ آدمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْن

کہ ابھی آدمؑ آب و گِل کے درمیان تھا، مَیں اُس وقت بھی نبی تھا۔ اسے بشر کہنے کی اجازت تجھے کون دے گا؟ اور تو تو پھر آدمؑ کا بیٹا ہے ......(یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ)(نعرے)

آدمؑ کے بدن میں اللہ نے جب روح پھونکی پہلے پہل آنکھوں میں آئی ......دیکھا کچھ نور نظر آئے ......کچھ پیکر نظر آئے ......آدمؑ نے سوال کر دیا......ابوالبشر نے ، مسجودِ ملائک نے......

رَبِّ هَلْ خَلَقْتَ مِنْ طِیْنٍ بَشَراً مِنْ قَبْلِیْ ؟

پالنے والے کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی مٹی سے کچھ بشر بنا رکھے ہیں؟

قَالَ : لَا

اللہ نے کہا، نہیں......

وَمَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ عَلٰی صُوْرَتِیْ ؟

تو پھر کون ہیں جو میری صورت پہ ہیں؟

اللہ نے کہا، آدم! جلدی توبہ کر، یہ تیری صورت پہ کہاں، تُو اِن کی صورت پہ ہے ....(داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

بلکہ صحیح کہوں...... تو اس کے نام کی صورت پہ ہے......

اور بعض علماء نے اِس قول کو خیبر شکن سے منسوب کیا ہے کہ مولاؑ نے فرمایا ہے

خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ عَلٰى اسْمِ مُحَمَّدٍ اَمَرَ بِعِبَادَةٍ

عَلٰى صُوْرَةِ اسْمِ مُحَمَّدٍ

اللہ نے انسان کا بدن بنایا ہے اسم محمدؐ کی صورت پر اور عبادت کا حکم دیا ہے اسم

احمد کی صورت پر

اَلرَّاْسُ مُدَوَّرٌ كَالْمِيْمِ	انسان کا سر ''م'' کی صورت
وَيَدَهُ كَالْحَاءِ	اور یہ دونوں بازو عربی کی ''ح'' ہیں......
وَ بَطْنٌ كَالْمِيْمِ	اور پھر شکم ''م'' ہے......
وَ رِجْلَانِ كَالدَّالِ	اور دونوں ٹانگیں پھر ''د'' کی شکل پر ہیں......

یعنی اللہ نے اپنے محبوب کے نام کی صورت پہ ہمیں بنایا تو ہم انسان بن گئے

......اور جس کے نام کی بھیک نہ ہوتی تو ہم کتے، سؤر، خنزیر ہوتے...... وہی ہم جیسا ہے

......؟! (فلک شگاف نعرے)

اسم محمدؐ کا فیض ہے کہ تو اشرف الخلق ہے......

اَمَرَ الْعِبَادَةَ بِصُوْرَةِ اَحْمَدَ

اور لفظ احمد کی شکل پر اس نے عبادت کا حکم دیا

اَلْقِيَامُ كَالْاَلِفِ قیام ہے الف کی طرح ......اور یہ اختیار بھی مَیں نے

تمہیں خود دیا ہے کہ الف لکھو...... قیام الف کی طرح

Presented by Ziaraat.Com

وَالرُّکُوْعُ کَالْحَاءِ اور بندہ جب رکوع میں ہوتا ہے جیسے عربی کی ''ح'' لکھی ہو......

وَالسُّجُوْدُ کَالْمِیْمِ جب بندہ سجدے میں پڑا ہوتو جیسے عربی کی ''م'' لکھی جاتی ہے......

وَالْقعُوْدُ کَالدَّالِ اور تشہد ایسے ہے جیسے ''د'' ہو...........(داد و تحسین)

اللہ نے کہا، اے آدم! یہ تیری صورت پہ کہاں؟ تُو اِن کے اسم کی صورت پہ ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو تُو کہاں ہوتا؟ تُو بنا ہی اِن کے صدقے ہے، تُو بنا ہی اِن کے طفیل ہے۔

(اور آؤ......بس سمیٹوں......) تیری میری مثل......ہم حلال زادے ہیں، ہم اپنے ابا کی مثل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے ....(داد و تحسین) ٹھیک ہے ناں بھئی......باپ قبلہ ہوتا ہے......کعبہ ہوتا ہے۔ جی......جائے تقدس و احترام ہوتا ہے......ہم اپنے ابا جیسے نہیں ہیں...... بڑے ابا کے ابا جیسے کیسے؟ جی جی تیرا رسولؐ خود فرما رہا ہے

اِنَّ آدَمَ اَبُو الْاَجْسَامِ وَ اَنَا اَبُو الْاَرْوَاحِ

فرمایا، آدمؑ تو جسموں کا باپ ہے، مَیں روحوں کا باپ ہوں۔

روح نہ ہوتو آدمؑ کہاں ہو؟ روح نہ ہوتو آدمؑ کو سجدہ کہاں ہو؟ تو تیری میری مثل یہ نہیں ہے......تو پھر کیا ہے؟

(بس سمٹ گئی بات) پیغام لے جاؤ......

اور بتاؤں میں آج بھی نہیں سکا کہ علیؑ بادشاہ کیا فرماتے ہیں؟

یہ تین مجالس بس ایسے ہی گزر گئیں...... پر مولاؑ نے چاہا تو کل ضرور بتاؤں گا......

Presented by Ziaraat.Com

بھئی یہ ہمارے اختیار میں ہوتا ہی نہیں ......جس وقت جو وہ چاہتے ہیں ......

ہر امر اپنے وقت کا مرہونِ منت ہے...... ہاں ان شاء اللہ کل...... جب اللہ نے تیرے رسولؐ کو بنایا..... مَیں ہوں تھوڑا پڑھا ہوا، مدد کر دینا میری کوئی چیز رسولؐ سے پہلے (نہیں) جی میرے دوستو! کوئی شئے؟ ..... نہیں، زمین..... نہیں، آسمان..... نہیں، عرش ..... نہیں، کرسی..... نہیں، لوح و قلم..... نہیں، کچھ نہیں..... کچھ بھی نہیں..... بالکل ٹھیک ہے ..... تو پھر یہ تھا اوّل............(دادو تحسین)

هُوَ الْاَوَّلُ کہنے والو! میرا رسولؐ تھا اوّل..... جب شئے ہی نہیں ہے تو عناصر ہی نہیں ہوں گے..... جواہر بھی نہیں ہوں گے..... نہ جوہر، نہ عرض، نہ عنصر..... (ٹھیک ہے ناں.....) تو پھر جب عناصر ہی نہیں تو پھر یہ مرکب نہیں، ترکیب سے نہیں بنا..... یعنی اوّل بھی ہے اور مرکب بھی نہیں (غیر مرکب) اچھا جب میرے رسولؐ کو اللہ نے بنایا کوئی جگہ چھوٹی سی رسولؐ سے پہلے ہو چھوٹی سی.....؟ آخر وہاں رسولؐ کو بٹھانا بھی تو ہے..... کوئی نہیں جسے عربی میں مکان کہتے ہیں، ہم جگہ کہہ رہے ہیں، عربی اُسے مکان کہتی ہے..... تو رسولؐ سے پہلے کوئی دو چار فٹ کا مکان..... نہیں، کوئی نہیں..... اسی کو تو کہتے ہیں لامکاں ....!

اچھا اُس وقت، کوئی وقت نہیں.......... چلو، سال نہیں..... کوئی مہینا مہینا نہیں ..... کوئی ہفتہ شفتہ نہیں ..... کوئی گھڑی نہیں ..... اسی کو عربی میں کہتے ہیں زمان ..... تو وقت نہیں ہے تو پھر لازمان..........!

جب یہ بنا کوئی اس جیسا تھا...........؟ نہیں ..... تو پھر بے مثال..........!

(دادو تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

ماں، سُن ..... اس حقیقتِ محمدیہؐ کو پہچان .... دل بڑا کر ..... تو پھر جب اس جیسا کوئی نہیں تو پھر بے مثال ....!

کوئی اس کے ساتھ بنا ہو .....؟ نہیں ..... بولو ..... نہیں ..... تو پھر لاشریک ....!

تو وہ اوّل، غیر مرکب، لا مکان، لا زمان، لاشریک اور بے مثال .... ہم دو ٹکے کے بندے ..... ہمیں اس میں یہ صفتیں نظر آتی ہیں .... جس نے بنایا اسے نظر نہیں آئی ہوں گی ....؟!

اُس نے دیکھا کہ مَیں نے تو اِسے زمین پر بندوں میں بھیجنا ہے کہ اسے اوّل مانو ،لوگ دیکھا ہوا چاند مانتے ہیں مجھے کس نے ماننا ہے، اسی کو مانیں گے .... یہ کہے گا لا مکان، لا زمان ..... اسی کو مانیں گے ..... یہ کہے گا لا مکان ..... اسی کو مانیں گے ..... یہ کہے گا لاشریک ..... اسی کو مانیں گے ..... یہ کہے گا بے مثال ..... اسی کو مانیں گے ..... پھر جو مجبور ہو جائے، وہ کم از کم اللہ نہیں ہوتا .... (داد و تحسین)

جو مجبور ہو جائے وہ خدا نہیں ہوتا .... پہلے تو بے دل نے اپنے دل میں لطف لیا ..... اچھا میرے حبیبؐ! اوّل ہے تُو ..... لا مکان ہے تُو ..... لاشریک ہے تُو ..... بے مثال ہے تُو ..... دیکھ میری قدرت ....

قَسَمَ اللّٰهُ ضَوْءَکَ النُّوْرَ بِنِصْفٍ

اللہ نے اِسی نور کے دو حصے کر کے دوسرے میں سے علیؑ بنا کر کہا ..... تیرا شریک پیدا ہو گیا .... (فلک شگاف نعرے)

اُس وقت آوازِ قدرت آئی ..... لے میرے حبیبؐ! تیرا شریک پیدا ہو گیا

Presented by Ziaraat.Com

......مَیں اب بھی لاشریک ہوں ..... میرے حبیبؐ! تیری مثال پیدا ہوگئی ..... مَیں اب بھی بے مثال ہوں ..... نبیؐ کی مثل ہوسکتا ہے تو علیؑ ..... نہ تُو، نہ مَیں ....

جو مثل ہے اس کی، وہ کہتا ہے مَیں عبد ہوں ..... (داد و تحسین)

کیوں یا علیؑ؟ تُو عبد کیوں ہے؟ اللہ تو تجھے اس کی مثل، اس کا شریک، اسی جیسا کہتا ہے ....؟

کہا ایک لمحہ تھا جب یہ اکیلا تھا مَیں بھی نہیں تھا .... لہٰذا مَیں عبد۔ (نعرے)

ایک وقت تھا علیؑ فرماتے ہیں کہ وہ اکیلا تھا مَیں ظاہر نہیں ہوا تھا ..... لہٰذا مَیں عبد

لہٰذا ایک وقت تھا جب میرا نبیؐ بھی نہیں تھا بس وہ تھا ..... اسی لئے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے عبد اور رسولؐ ..... عبد پہلے رسولؐ بعد میں۔

بڑا عہدہ پہلے گِنا جاتا ہے ..... جس کی اپنی رسالت ..... (بس آخری بات ہے)

دُہراؤں گا بھی نہیں .... شرح بھی نہیں کروں گا ..... بس جس کا جو نصیب ہے خود سنبھال لے ..... جس کی اپنی رسالت، اُس کی عبدیت کی برابری نہیں کرتی ..... بشریت اُس کی حقیقت کی برابری کیسے کرے گی ....؟! (نعرے)

اور یقین مانیے، منبر کی قسم! جس رسولؐ کو مَیں جانتا ہوں اس کا سوواں حصہ بھی مَیں نے تمہیں نہیں بتایا ..... جی ابھی سوواں حصہ بھی نہیں ہے ..... ہاں اور اب اس کو اگر ننانوے (۹۹) گنا کر لیجئے، پھر کیا بنے گا ....؟! اور پھر بھی یہ وہ حقیقت ہوگی جو مَیں جانتا ہوں ..... اس طرح پھر سوچتے سوچتے ..... پھر سوچنا کہ وہ کیا ہوگی حقیقت جسے علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

جانتا ہے...........؟!!

ہیرا کیا ہے ہیرا.....؟ الماس کیا ہے؟ یہ پکھراج جانتا ہے..... مروارید کیا ہے؟ یہ صدف جانتا ہے، جس دریا، سمندر میں یہ رہتا ہے وہ بھی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے..........؟! ظرف کو پتا ہوتا ہے بھائی..... اسی لئے آسان ترین نسخہ بتایا کرتا ہوں..... کہ آسان نسخہ یہی ہے کہ ایسوں کو سوچا نہ کرو.....بس مان لیا کرو..... (داد و تحسین)

اب دیکھ لو.....بس آخری بات ہے میری..... کہیں دنیا مجھے ضعیف سے ضعیف روایت میں دکھادے کہ سلمانؓ نے رسولؐ سے کہا ہو کہ تم نبیؐ ہو معجزہ دکھاؤ.......... بڑے بڑوں نے معجزے مانگے رسولؐ سے.........سلمانؓ نے مانا..........

مانا.....منا ہو گیا...............!

ہاں، ذرا بے شک ہو کے مان کے تو دیکھو...........شک کئے بغیر مان کے دیکھو ہوتا کیا ہے؟ یہ اصول بھی ہے کسی بندے سے مَیں پیار کرتا ہوں کوئی اگر جوں جوں اس کی زیادہ عزت کرے گا، میرے دل میں جگہ بناتا چلا جائے گا.....میرے پیارے سے پیار کرتا ہے..... چونکہ یہ دل کو پیارا ہے جوں جوں اسے بے شک ہو کے مانتے جاؤ..... بے دل کے دل میں جگہ بنتی جاتی ہے.......... (داد و تحسین)

اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ اُس کو ماننے والا بے مثال ہو جاتا ہے..........

درود پڑھ لو مل کے باآوازِ بلند..... (صلواۃ.....)

لطف آیا..... یا وقت گیا.....؟ (سبحان اللہ!)

خوش رہو، آباد رہو، مولا تمہاری عبادت قبول فرمائے!

بے شک مَیں تھک گیا ہوں..... تھک جانا بشریت ہے.....اور پھر مجھے تو پتا نہیں

Presented by Ziaraat.Com

کتنی حقیقتیں ہیں جو اندر سے توڑ پھوڑ دیتی ہیں؟ بشریت اُبال میں آتی ہے کہ سب کہہ دے مصلحت زبان پکڑ لیتی ہے .... تو پھر وہ جو اپنے وجود میں ضم کرنا پڑتا ہے وہ میرے ریشے ریشے کو توڑ پھوڑ دیتا ہے ..... ہاں، تو بس ایک کا ایک فقرہ کہہ رہا ہوں ..... اِسی پہ راضی رہنا ..... اور بس اپنے تصور کردہ کو سامنے رکھ لو ..... کیونکہ میرا فقط ایمان نہیں تحقیق بھی ہے آنسوؤں کیلئے مومن کو نہ لمبے چوڑے مضمون کی ضرورت ہے نہ اُسے عوارض کی ضرورت ..... نہ مواد کی ضرورت ..... کیونکہ رونا ہی ہے ناں حسینؑ کو .... مَیں نے رات بھی تم سے کہا تھا کہ جو چالیس برس لہو رویا ہے ..... کتنے ذاکر سنتا تھا سید سجادؑ ....؟

اُس نے تو عذر ڈھونڈے ہیں رونے کے ....

بازار سے گزرا تو شام یاد آ گئی ..... کسی جوان کو دیکھا تو اکبرؑ یاد آ گیا .....

قصاب کی دکان سے گزرا، طشت میں کپڑے کے نیچے کوئی چیز رکھی نظر آئی،

رونے کا پروگرام بن گیا ..... پوچھا، قصاب یہ کپڑے کے نیچے کیا ہے؟

مولا! بکرے کا سر رکھا ہوا ہے ..... فرمایا، جانور کا سر اتنی عزت سے رکھا ہوا ہے؟!

مَیں نے جو کہنا تھا وہ مَیں کہہ چکا ہوں .... (اللہ اکبر)

کہا، حیوان کے سر کی اتنی عزت ..... طشت میں سرپوش سے ڈھانپا ہوا ....

کہا، مولا! حلال جانور کا سر جو ہے .... ! منہ کربلا کی جانب مڑ گیا .....

ہائے میرا مظلوم بابا ....!!

لوگ تو حیوان کے سر کو عزت سے رکھتے ہیں ....!! (اللہ اکبر، العظمۃ للہ)

کہا، مولا! تھوڑا رو دیا کیجئے ..... رو کے کہتے تھے، یعقوبؑ کا بس ایک یوسفؑ چند منازل کے فاصلے پر زندہ تھا ..... یعقوبؑ کو پتا تھا زندہ ہے ..... اتنا رویا ..... بینائی دے

Presented by Ziaraat.Com

بیٹا............کمر جھک گئی......میرے اٹھارہ قمر یوسفؑ میرے سامنے خاک وخون میں مل گئے اور مجھے پتا ہے واپس بھی نہیں آئیں گے...........اور پھر اے بندہ خدا! تُو مجھے کہتا ہے کہ کم رویا کر......ذرا سوچ کے مجھے بتا............

مولا! کیا............؟ فرمایا، کوئی غیرت مند بیٹا دیکھ رہا ہو اور کوئی بے حیا اُس کی ماں کے سر سے چادر اُتارے تو اُس غیور بیٹے کو کیا کرنا چاہیے؟

کہا، مولا! اُسے مر جانا چاہیے............

فرمایا، مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں؟ میں شام سے زندہ کیسے واپس آ گیا؟!

میرا حق تھا، میں شام میں مر گیا ہوتا..................!

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 9۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلوٰۃ باآواز بلند.........

سورۂ احزاب سے ایک شہرۂ آفاق آیت پیش نظر ہے میرے قرآن میں بہت سی آیتیں ایسی ہیں جو دو مرتبہ نازل ہوئیں۔ خود سورۂ فاتحہ دو دفعہ نازل ہوا ہے، مکہ میں الگ، مدینہ میں علیحدہ.........

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ۝ المائدہ آخری آیت ہے، اس کے بعد نئی آیت کوئی نہیں آئی۔ لیکن آیتیں آئیں .... تنزیل مکرر کے طور پر جو پہلے آ چکیں تھیں وہی آتی رہیں...... اور جو آیت میں پڑھنے لگا ہوں اس آیت کا شرف یہ ہے کہ یہ نزول قرآن سے ۵۲ برس پہلے نازل ہوئی......... (نعرے)

کب نازل ہوئی؟ جب تمہارا رسولؐ دنیا میں آیا.........

چالیس سال بعد اعلان نبوت کیا، تیرہ (۱۳) برس مکے میں گزارے، پھر مدینے گئے تو ایک سال کے بعد وہ سورہ نازل ہوا جس میں یہ آیت موجود ہے۔

۱۷ ربیع الاول کو رسولؐ دنیا میں آئے۔ ۱۸ کو مکے والوں نے آنکھیں ملتے ہوئے جب کعبے کی طرف نگاہ کی......... تو کعبے کے غلاف پہ قلم قدرت سے لکھا ہوا تھا

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ الاحزاب

جب رسولؐ دنیا میں آئے ہیں ناں...... عالم خلق میں تغیر، عالم امر میں تغیر، عالم مشیت میں تغیر، پتا نہیں کہاں کہاں تغیر پیدا ہوئے؟! آپ کو صرف اتنا بتا دیا جاتا ہے ناں

Presented by Ziaraat.Com

کہ آتش کدۂ فارس کی آگ جو ہزاروں سالوں سے جل رہی تھی، رسول آئے آگ بجھ گئی، آگ سے بچانے والا آ گیا تو آگ کو تو بجھنا ہی تھا..........!!

جس رات رسولؐ آئے سارے بت سجدے میں گرے.....قصرِ نوشیرواں کے کنگرے گرے.....بچپن سے میرے اندر ایک کھلبلی سی مچی ہوئی تھی کہ یہ تو ہر ایک نے لکھ دیا کنگرے گرے، کنگرے گرے، مجھے بتولؑ کی چادر کی قسم! جب میں نے تحقیق کی تو پتہ ہے کتنے کنگرے گرے؟ چودہ (۱۴) کنگرے گرے..........!!

شیاطین کا آسمان پہ جانا بند..... جب عالمِ امر و خلق، معنی و ملکوت میں تلاطم پیدا ہوا..... جنت نے پوچھا پالنے والے! یہ کیا ہو گیا ہے؟ تیری مخلوق میں بھونچال کیوں ہے؟ اضطراب کیوں ہے؟ آواز آئی جنت! تجھے خبر نہیں

قَدْ وُلِدَ نَبِیُّ اَوْلِیَآئِک

جو تجھ میں رہنے آرہے ہیں اُن کا نبیؐ دنیا میں آیا ہے۔

اور مجھے عزت حیدر کی قسم! یہی لفظ میں نے کتابوں میں پڑھے ہیں..........

قَدْ ضَحِکَتْ وَ ضَحِکَتْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

اُسی دن سے جنت نے ہنسنا شروع کیا اور قیامت تک ہنستی رہے گی (نعرے)

۵۴ برس پہلے اللہ نے غلافِ کعبہ پہ لکھوا دیا۔

اے نبیؐ! ہم نے آپ کو بھیجا، (اور یہاں ترجمہ کرتے ہیں) شاہد بنا کر، یہ بنا کر کس لفظ کا ترجمہ ہے، بنایا اسے جاتا ہے جو ویسا پہلے نہ ہو، یہ ذوالحال یعنی نحو کی ابتدائی کتاب نحو میر پڑھنے والے طالبعلم بھی سمجھتے ہیں کہ ذوالحال کیا ہوتا ہے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا میرے پاس آیا زید سوار ہو کر۔ یہ سوار پہلے سے تھا میں نے دیکھا تو سوار تھا تو

Presented by Ziaraat.Com

وہی بات اس آیت میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

ہم نے بھیجا تم کو اس حالت میں کہ آپ گواہ تھے۔

مخلوق کے اعمال پر گواہ تھے۔ میرا رسول گواہ ہے اعمال پر۔ واقعہ لاہور میں ہو جائے، مَیں بہاولپور کا رہنے والا عدالت میں پہنچ جاؤں گواہی دینے۔ اور جج مجھ سے پوچھ لے کہ جب واقع ہو رہا تھا تم تھے؟ جی نہیں میں تو بہاولپور رہتا ہوں تو توہین عدالت میں اندر ہو جاؤں گا۔ او جب دنیاوی عدالت سنی سنائی نہیں مانتی، آنکھوں دیکھی مانتی ہے .... دیکھیے جب اللہ نے رسول ؐ کو گواہ بنا کر بھیجا تو پھر ماننا پڑے گا جہاں جہاں عمل کرنے والا ہے وہاں وہاں میرا رسولؐ ہے...... اور عمل کہاں کہاں ہے؟ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوا:

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۞

ہر شے میری تسبیح کرتی ہے، وہ ذرہ ہو یا عرش، وہ پتھر ہو یا جبریلؑ۔

تو پھر جہاں جہاں تسبیح ہے وہاں وہاں میرا رسولؐ ہے...........

اور عمل کی گواہی ایسے نہیں کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہے تو رسولؐ نے کہہ دیا اللہ یہ نمازی ہے

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (حدیث)

وہ نیتیں پڑھتا ہے جو نیت کا عالم ہو، اُس کے لئے غائب کیا ہوتا ہے؟

ہم نے آپ کو بھیجا اسی حالت میں کہ آپ شاہد تھے وَمُبَشِّرًا اور بشارت دینے والے..........(نعرے)

ایک بشارت سُنا دوں، سورہ حجر ہے:

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞

Presented by Ziaraat.Com

خبر دیجئے میرے بندوں کو مَیں غفور بھی ہوں اور رحیم بھی۔ مَیں کسی مولوی کی زبان سے اس کی تفسیر نہیں کر رہا۔ مولائے کُل کی زبانی۔ امیرؑ فرما رہے ہیں۔

میرا مولاؑ فرما رہا ہے قرآن کے حرف تین لاکھ پچیس ہزار اور مختصر ہیں۔ (نعرے)

کیا کہہ رہا ہے خیبر شکن.........؟!

قرآن کے حرف تین لاکھ پچیس ہزار اور مختصر ہیں۔ فرمایا اگر اُمتِ محمدؐ کو قرآن نے کوئی خوشخبری نہ دی ہوتی سوائے اس ایک حرف کے جو عبادی کی "ی" ہے تو ان کے لئے کافی تھی۔ عَبْد کی جمع عِبَاد...... عبد بندہ، بہت سے بندے اور اللہ کہہ رہا ہے "عبادی" میرے بندے تو علیؑ فرما رہا ہے یہی "عبادی" کی "ی" کافی تھی لوگوں کیلئے۔

فرماتے ہیں جیسے " عِبَادِیْ " کی "د" اور "ی" میں کوئی پردہ نہیں ویسے گنہگار مومن اور اللہ کے درمیان کوئی بھی کوئی پردہ نہیں۔ مَیں نے یہی عکس دینا ہے تمہیں حقیقتِ محمدیہؐ کا......اور اسی کے تناظر میں آگے سفر کرنا ہے.........

اور جس کے آئینۂ ضمیر میں جیسی شکل آئے گی ویسا ہی پھل ملے گا اُسے ....امیرِ کائناتؑ فرما رہے ہیں:

فَذَكَرَ الرَّسُوْلَ اَوَّلاً وَالْمُذْنِبِيْنَ ثَانِياً فَذَكَرَ نَفْسَهٗ ثَالِثاً .

فرمایا اللہ نے آیت میں پہلے رسولؐ کا ذکر کیا، پھر گناہگاروں کا، پھر اپنا ذکر کیا۔

(داد و تحسین)

پھر آیت پہ غور کریں نَبِّیْٔ اے رسولؐ! خبر دے، رسولؐ کا ذکر...... عِبَادِیْ میرے گناہگار بندوں کو...... پھر بندوں کا ذکر اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ مَیں غفور بھی ہوں رحیم بھی.........پھر اپنا ذکر......اب جاگنا! میرا خیبر شکن فرما رہا ہے کَاَنَّهٗ يَقُوْلُ

Presented by Ziaraat.Com

اللہ یہ کہنا چاہتا ہے:

شَفَاعَتُکَ قُدّامَ المُذنِبِینَ وَ رَحمَتِیْ خَلفَهُم وَهُم بَینَ

شَفَاعَةٍ وَّ رَحمَةٍ فَکَیفَ اَن یُّضِیعُوْا

اے محمدؐ! تیری شفاعت گناہگاروں کے آگے آگے ہے ، میری رحمت گناہگاروں کے پیچھے پیچھے ہے......(نعرے)

تیری شفاعت گناہگاروں کے آگے آگے ، میری رحمت اُن کے پیچھے پیچھے ، جو تیری شفاعت اور میری رحمت کے درمیان ہوں وہ ضائع ہو سکتے ہیں؟ (داد وتحسین)

مجمع میں سے ایک مومن یہ شعر پڑھتا ہے

اعمال کم ہوئے تو یہ کہہ دوں گا حشر میں

یا ربّ علیؑ کے ذکر سے فرصت نہیں ملی

نہیں......نہیں..........کون کہتا ہے کہ جو علیؑ کا ذکر کرتا رہے اور اللہ کہے تیرے اعمال کم ہیں.........(فلک شگاف نعرے)

میرا یہ موضوع نہیں مگر ایک جملہ کہنے پر مجبور ہو گیا ہوں.........سر اُٹھا کر......جو بندہ اللہ اللہ کر رہا ہے وہ صرف اللہ اللہ کر رہا ہے ، اس میں علیؑ کا ذکر نہیں ، لیکن جو علیؑ علیؑ کر رہا ہے وہ اللہ اللہ بھی کر رہا ہے..........(نعرے......علیؑ حق ، علیؑ حق) اور یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا......یہ حدیثِ رسالت ہے ذِکْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ .

فرمایا علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔ کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا اس لئے کہ اُس کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ (نعرے)

تیری شفاعت آگے آگے میری رحمت پیچھے پیچھے ، درمیان میں گناہگار مومن۔

Presented by Ziaraat.Com

اب بس یہی اشارہ ہے صاحبانِ اشارت کیلئے..... مَیں اُس رسولؐ کے کیا فضائل پڑھوں جہاں اللہ خود کو پیچھے کرلے..... اس کو آگے کردے.......... (پُرجوش نعرے)

اور یہی مذہب محبت میں دستور ہے..... محبت قربانی مانگتی ہے..........

میری کوئی اٹھارہ یا اُنیس سال عمر ہوگی اُس وقت..... کہ اِک دن مجھے بس ایسے ہی بیٹھے بیٹھے (بعض اوقات بڑے کرشمے ہوجاتے ہیں ناں) میرے ذہن میں خیال آیا جس کتاب کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں حُسن یوسفؑ ..... حُسن یوسفؑ ..... محبوبِ خدا میرا نبیؐ ہے، ان کے حُسن کے چرچے کیوں نہیں لکھے لکھاریوں نے؟ (یقین مانئیں منبر سے کہہ رہا ہوں) خیال آیا..... ایسا لگا جیسے کسی طاقت نے کہا ہو اُٹھ! اُٹھا ایسے ہی بے خیالی میں الماری کے پاس آیا..... بے خیالی میں ہی کتاب نکالی..... کھولی، حدیث سامنے آگئی

كَانَ عَلٰى وَجْهِ يُوسُفَ حِجَاباً وَاحِداً فَكَشَفَ وَعَلٰى وَجْهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ حِجَاباً

فرمایا اللہ نے یوسفؑ کے حُسن پر ایک پردہ تھا وہ بھی اُٹھا دیا، ایک ایک حجاب اُٹھ گیا..... سورہ یوسف میں ارشاد ہوا:

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝

ایک پردہ تھا یوسفؑ کے چہرے پر وہ بھی اُٹھ گیا..... اور میرے نبیؐ کے چہرے اللہ نے ستر (۷۰) ہزار پردے ڈالے..... یوسفؑ کے چہرے پر ایک پردہ تھا وہ بھی اُٹھ

Presented by Ziaraat.Com

گیا.....میرے نبیؐ کے چہرے پر ستر ہزار پردے اللہ نے ڈالے..........جس کا ایک پردہ اُٹھا بے پردہ عورتوں نے اُنگلیاں کاٹیں..........ایک پردے والے کا پردہ اُٹھا بے پردہ عورتوں نے ہاتھ کاٹے.....ستر ہزار پردے والے کو پردے والے نے دیکھا تو دل ہار گیا

..........(فلک شگاف نعرے)

پردے والا دل ہار گیا..........(اور جن کو ادب سے لگاؤ ہے ان کیلئے کہنے لگا ہوں) شرح نہیں مانگنا..........پردے والا دل ہار گیا..........آج پتا چلا کہ اللہ کو بے دل کیوں کہتے ہیں.....؟ (نعرے)

حضورؐ اپنے خدا اروں کے گناہوں پر کڑھتے تھے.....بڑے گناہگار ہیں ہمارے خدار.....کیا کیا جائے اِن کی بخشش کے بارے میں..........؟

فَلَمَّا اَسۡرَی بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ وَ سر مِنۡ رَبِّهٖ فَقَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی

جب شبِ معراج منزل اَوۡ اَدۡنٰی پہ پہنچے رسولؐ.....

رَفَعَ اللّٰهُ مِنۡ وَّجۡهِهٖ حِجَاباً وَّاحِداً

اللہ نے ایک پردہ ستر (۷۰) ہزار پردوں میں سے اُٹھا دیا..... پتا ہے کیا ہوا ؟

لَمۡ يَبۡقَ لِلۡعَرۡشِ وَالۡكُرۡسِيِّ وَالۡحِجَابِ وَالشَّمۡسِ وَالۡقَمَرِ وَالنُّجُوۡمِ نُوۡرٌ

بس ایک پردہ..........اُنہتر (۶۹) ہزار نو (۹) سو ننانوے (۹۹) ابھی باقی تھے۔

ایک پردہ ہٹنے کی دیر تھی، عرش بے نور ہو گیا، کرسی بے نور ہو گئی، حجابات دھندلا گئے، سورج اندھا ہو گیا، چاند کی بینائی چھن گئی، ستارے ٹامک ٹوئیاں مارنے لگے، آوازِ قدرت آئی

مَتٰی هَمُّكَ بِاُمَّتِكَ الۡمُذۡنِبَةِ يَاحَبِيۡبِیۡ ؟

اے میرے حبیبؐ! کب تک اپنی گناہگار اُمت کی فکر کرے گا؟ آج ہم نے

Presented by Ziaraat.Com

ایک پردہ ہٹایا ہر شئے بے نور ہوگئی...... جب ہم نے قیامت میں سارے ہٹا دیئے تو تیرے چُھداروں کے گناہ کہاں رہیں گے؟ (نعرے)

اب ایک راز کھولتا چلوں...... ایک حدیث ہے تمہارے رسول کی

ثَوَابُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ اللّٰہِ۔

فرمایا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللّٰہ کہہ دیا اُس کا ثواب یہ ہے کہ وہ اللہ کا چہرہ دیکھے گا.......... (پر جوش نعرے)

وہ اللہ کا چہرہ دیکھے گا...... اگر کسی کو پتا ہے تو ہے...... نہیں تو قرآن میں کہیں وجہ اللہ کا ذکر ہے اور کہیں وجہ رب کا ذکر ہے...... سورہ الرحمٰن میں ارشاد ہوا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

ہر شئے زمین پر رہنے والی فنا ہو جائے گی سوائے تیرے رب کے چہرے کے۔

(نعرے)

سورہ الدہر میں ارشاد ہوا:

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝

فضہ کا قول ہے جبرئیل سے جو کہا تیرا شکریہ نہیں چاہیے روٹیاں "وَجہُ اللّٰہ" کے صدقے میں ہیں...... جی، کہیں "وَجہُ اللّٰہ" کہیں "وَجہُ رَب" اور "وَجہُ رَب" بھی کیسا ہے؟ یہ ذُو الْجَلالِ وَالْاِکْرَام رب کو نہیں کہا گیا ہے.......... وَجہُ کو کہا گیا ہے.......... میں خدا کی قسم! ڈنکے کی چوٹ پہ منبر پر کہہ رہا ہوں عالمانہ ضمانت سے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر اللہ نے اپنے آپ کو یہاں ذُو الْجَلال کہا ہوتا تو پھر یہ آیت یوں ہوتی

Presented by Ziaraat.Com

رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ ....

جیسا کہ اسی سورہ الرحمٰن کی آخری آیت میں کہا

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ

جو اعراب وَجہ کے ہیں وہی ذوالجلال کے ۔ یعنی آخری آیت میں اپنے آپ کو ذوالجلال کہا، اس آیت میں چہرے کو ذوالجلال کہا ...... اب ذہن میں رکھنا ہے، بس میں اشارہ دے کے آگے گزر رہا ہوں جو لاالہ الا اللہ کہے میدانِ قیامت میں اللہ کا چہرہ دیکھے گا۔

صادق آلِ محمدؐ سے کہا گیا مولا ! کیا اللہ نظر آتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ پھر یہ حدیث کیا ہے؟ کہ اللہ کا چہرہ ...... فرمایا ہاں، کیا تم نے قرآن میں پڑھا نہیں؟ ہر شے فنا ہو جائے گی سوائے ''وَجہُ اللّٰہ'' کے، ''وَجہُ اللّٰہ'' لقب ہے میرے دادا علیؑ کا۔ اللہ علیؑ سے کہے گا یا علیؑ میں نے تیرے چہرے پر جتنے پردے ڈالے ہیں آج ہٹا کے انہیں حقیقی چہرہ دکھا پتا تو چلے لوگوں کو کہ میرا چہرہ کیا ہے .... (فلک شگاف نعرے)

اچھا اب نتیجہ لو، پردہ ہٹا ...... پتا تو چلے کہ میں نے اپنا چہرہ کیسا بنایا ...... پالنے والے یہ کیا چکر ہے؟ میں ڈھونڈ رہا تھا رسولؐ کا چہرہ، تو نے دکھا دیا اپنا چہرہ .... فرمایا غضنفر نہیں تو تیری تائید کر رہا ہوں ...... ابھی تو نے سامعین کو بتایا نہیں کہ میں نے اپنے محبوب کی شفاعت کو آگے رکھا اور اپنی رحمت کو پیچھے رکھا۔ پھر میں نے علیؑ کو '' وَجہُ اللّٰہ'' بنا کے کہا میرے حبیبؐ کے پیچھے چل تا کہ دنیا سمجھے یہ آگے آگے ...... میں پیچھے پیچھے ......

(پرجوش نعرے ...... علی حق ...... علی حق)

اور دیکھو محبت کا تقاضا بھی یہی ہے .... اس سے زیادہ مجھ سے شان

Presented by Ziaraat.Com

رسالت بیان ہی نہیں ہو سکتی ....کئی بار مَیں عالمِ مشیت میں مشیت سے اُلجھا تھا ......محبت کے دعوے میرے نبیؐ سے کرتا ہے اور اپنا بدن علیؑ کو کہتا ہے.........کہا اِسی لئے تو اُسے اپنا بدن بنایا کہ خود بے بدن ہوں..........

مَیں توحید کے پردے میں بیٹھ کر لا کھ اُس کی رکھوالی کروں کس کو پتا چلے گا؟ علیؑ کو اپنا بدن بنا کے اس کی ڈھال بنا دیتا ہوں تا کہ زمانے کو پتا چلے یہ اکیلا نہیں مَیں ہوں اس کے ساتھ ساتھ......

آج چوتھی مجلس ہے.........مَیں پہلی مجلس سے کوشش کر رہا ہوں کہ علیؑ بادشاہ نے حقیقتِ محمدیہؐ کے بارے میں جو کہا وہ اپنے سامعین کو بتاؤں لیکن گزشتہ تین مجالس میں تو پتا ہی نہیں چلا یعنی زمین کی تیاری میں ہی مَیں گزر گیا.........بتا اب بھی نہیں رہا ہوں لیکن محروم بھی نہیں کر رہا ہوں.........علیؑ کے بارے میں کل بتاؤں گا کہ اس نے کیا کہا.........آج علیؑ کے گھرانے کی ایک اور ہستی کے بارے میں بتاتا ہوں کہ علیؑ کی شام والی بیٹی نے محمدؐ کے بارے میں کیا کہا ہے.........بشرطیکہ سب آمادہ ہوں......یہ نہ سمجھ لینا کہ ایک خاتون کا نام لے دیا ہے......یہ وہ ہے جس نے امامت سے اعتراف کروایا ہے ......سید سجادؑ نے کہا تھا عَالِمَةٌ غَيْرُ مُعَلَّمَةٍ.........

پھوپھی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ...... آپ عالمہ غیر معلمہ ہیں۔

وہ بی بیؑ کیا کہتی ہے رسولؐ کے بارے میں......ہر نماز کے بعد یہ مخدومہ، یہ مخدرہ، یہ طاہرہ و مطہرہ جو دعا مانگا کرتی تھی اس کے دو جملے تمہیں سنانا چاہ رہا ہوں اگر آمادگی ہے تو.........لیکن پہلے یہ بتا دوں تا کہ کچھ آپ کو اندازہ ہو جائے اِس بی بیؑ کے معیارِ علم کا ....اور آ ذ......غضنفر کا چیلنج ہے کائنات کے سارے عالم اکٹھے کر دو ایسا ایک لفظ بنا کے

Presented by Ziaraat.Com

دکھائیں.......... ہاتھ کنگن کو آرسی کیا.......... ڈنکے کی چوٹ پہ کہہ رہا ہوں...... ایسا ایک جملہ بنا کے دکھائیں.......... یہ وہی بنا سکتے ہیں جو معلمِ فطرت ہوں، وہ ایسے جملے بول سکتے ہیں.......... بی بیؑ اللہ سے کہہ رہی ہے

أَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَلَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ شُعَاءُ الشَّمْسِ وَ حَفِیْفُ الشَّجَرِ وَ دَوِیُّ الْمَاءِ

تُو ہی تو ہے جسے رات کی سیاہی سجدے کرتی ہے، بشر کا علم جتنا زیادہ کیوں نہ ہو جائے بشریت کہاں جانتی ہے کہ رات کی سیاہی بھی ساجد ہے؟

سَجَدَلَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ

تجھے رات کی سیاہی سجدہ کرتی ہے

وَضَوْءُ النَّهَارِ

تجھے دن کی روشنی سجدہ کرتی ہے

وَشُعَاءُ الشَّمْسِ

تجھے سورج کی کرنیں سجدہ کرتی ہیں

وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَ دَوِیُّ الْمَاءِ

تجھے درختوں کی سرسراہٹ اور پانی کی کھلکھلاہٹ سجدہ کرتی ہے......

اگر آج بیٹی کی بات سمجھ بھی لیتے ہو، سنبھال بھی لیتے ہو تو پھر کل خطیبِ منبرِ سلونی کی سُن لینا.......... ورنہ رسولؐ کے فضائل کا باب بند تو نہیں ہو گیا۔ ہماری سانسیں ختم ہو سکتی ہیں ان کے فضائل کا کارواں نہیں رُک سکتا.......... آگے جتنے جملے ہیں وہ سارے کے سارے بی بیؑ نے اپنے نانا کے بارے میں کہے ہیں لیکن کس انداز میں فرماتی ہیں کہ

Presented by Ziaraat.Com

بِرُوْحِ الْمُقَدَّسَةِ الْكَرِيْمَةِ وَفِي اسم الْحَاضِرِ وَالنَّاظِرِ النَّافِذِ وَتَاجِ الْوَقَارِ

خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَتَوْثِيْقِ الْاَحَدِ ودار الْحَيْوَانِ وَقُصُوْرِ الْجمالِ

مَیں نے پہلے کہہ دیا کہ سارے جملے.........چلواور کہیں نہیں تو وخاتم النبوة

پہ آ کے تو فیصلہ ہو گیا ہوگا ناں کہ یہ ساری صفتیں ختم نبوت کی بی بیؑ بول رہی ہیں، فرماتی ہیں

بِحُرْمَةِ اسْمِکَ الَّذِیْ فِیْ اَلا دِمِیْنَ مَعْنَاهُ

پالنے والے! مَیں تجھے تیرے اس اسم کی حُرمت کا واسطہ دیتی ہوں، اولادِ آدمؑ

میں تُو نے جس اسم کے معنی کو بھیجا ہے۔

اولادِ آدمؑ میں جس کا معنی.........رومال لفظ ہے......یہ معنی ہے، منبر لفظ ہے یہ

معنی ہے......غضنفر لفظ ہے یہ معنی ہے......سپیکر لفظ ہے یہ معنی ہے......اللہ لفظ ہے محمدؐ معنی

ہے..............(نعرے)

سر اُٹھانا...... بولوں جملہ سُن لیا اللہ لفظ ہے میرا نبیؐ معنی ہے.........کلیجہ تو

سنبھال! حقیقتِ محمدیہؐ نے گا ابھی تو وہ سطح نہیں آئی جہاں غضنفر کھڑا ہے...... جہاں محمدؐ

کھڑا ہے اللہ جانے وہ کیا ہے..........؟!

سر اُٹھا......تو نے وہ رسولؐ دیکھا ہے جس کے لئے تو نے کہا کالی کملی والا، کالی

کملی والا، کالی کملی والا.........تُو نے کالی چادر دیکھی.........؟علیؑ کی بیٹی کہہ رہی ہے

المرتدی بالکبریاء والنور والعظمة

وہ محمدؐ جو کالی کملی نہیں کبریائی کی چادر اوڑھے ہوئے ہے...... (پرجوش نعرے)

جس نے رداء لی ہوئی ہے کبریائی کی، نور کی، عظمت کی.........

Presented by Ziaraat.Com

اور جس کی چادر نور ہو، محمدؐ کا نمک کھا کے نمک حرام نہ بن، جس کی چادر نور ہو وہ عمرو تم جیسا ہے.........؟! (نعرے)

حدیث ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کی کہ

کسی بندے کے ذہن میں اگر کوئی خیال آئے کہ خدا ایسا بنا سکتا ہے، خدا ایسی شئے بنا سکتا ہے؟ اُس نے پہلے بنا دی ہے.........

اب مثال کے طور پر اللہ نے دیکھا کوئی سوچ سکتا ہے کہ تیرے بندوں میں کوئی ایسا ہے جو موت بانٹے، اس نے عزرائیلؑ بنا دیا.....کوئی ایسا ہے جو رزق بانٹے اس نے میکائیلؑ بنا دیا.....کوئی ایسا ہے جو حیات بانٹے اس نے جبریلؑ بنا دیا.....

اسی طرح اللہ نے دیکھا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تیرے بندوں میں کوئی تیرا ظاہر ہے اس نے علیؑ بنا دیا......... پھر اس نے دیکھا کوئی سوچ سکتا ہے کوئی تیرا باطن ہے اس نے محمدؐ بنا دیا.........(نعرے)

پھر میری مجبوری.....میں نے لاکھ بچنا چاہا علیؑ سے.....لیکن علیؑ وہ جبرِ مشیت ہے جہاں جاؤں سامنے ملتا ہے.........

ستر (۷۰) قبیلے تھے جنگ خندق میں، اور ایک ایک میں سینکڑوں لڑنے والے تھے.....بھگدڑ مچی.....سارے بھاگے.........

مقداد روایت کرتا ہے

مَا مِنْ جَرِيْحٍ اِلَّا وَقَالَ جَرَحَنِيْ عَلِيٌّ وَ مِنْ قَتِيْلٍ اِلَّا وَقَالَ قَتَلَنِيْ عَلِيٌّ،

، وَمَا مِنْ مُنْهَزَمٍ اِلَّا وَقَالَ هَزَمَنِيْ عَلِيٌّ

Presented by Ziaraat.Com

کہتا ہے مَیں نے جس بھاگتے ہوئے سے پوچھا او کہاں جا رہا ہے......؟

کہا ہٹ ہٹ میرے پیچھے علیؑ ہے............

جو مر رہا تھا، علیؑ نے مجھے قتل کیا، جو زخمی تھا کہہ رہا تھا علیؑ نے مجھے زخم لگایا............

مڑ کے دیکھا کَانَ وَاقِفاً عَلٰی شَفِیْرِ الْخَنْدَقِ

علیؑ خندق کے کنارے پہ کھڑے ہیں............

لِاَنَّهٗ کَانَ مِنْ کَرِیْمِ الْاَخْلَاقِ لَا یُعَاقِبُ مُنْهَزِماً

مَیں نے کہا مولا! یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ فرمایا میری عادت ہی نہیں بھاگتے کے پیچھے جانا............(نعرے)

کوئی سوچ سکتا تھا تیرا ظاہر علیؑ کو بنایا......

کوئی سوچ سکتا تھا تیرا باطن محمدؐ کو بنایا............

سوچتا مَیں یہ تھا کہ علیؑ ہے تو تیسرے نمبر پہ............ دوسرے نمبر پہ تیرا نبیؐ ہے، پہلے پہ جلی ہے............

دو بڑے ہیں علیؑ سے .... دو اس سے پہلے ہیں، علیؑ کا مولا بھی ......علیؑ کا اللہ بھی............ ہے علیؑ دونوں سے چھوٹا لیکن دونوں کہتے ہیں جنت وہی جائے گا جس کے دل میں یہ چھوٹا ہوگا...... ......(نعرہ ولایت......عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ)

یہ کیوں؟ چھوٹا دل میں ہوگا تو جنت ملے گی...... ......؟

پالنے والے! میرے نبیؐ کی محبت کی قیمت جنت کو رکھا ہوتا............!

چلیں اپنی محبت رکھی ہوتی؟ تُو دونوں کا اللہ ہے............

آوازِ قدرت آئی......مَیں غیب ہی غیب ہوں......مجھے دیکھا کس نے ہے......؟

Presented by Ziaraat.Com

(اب ذہن میں رہے، اس کا باطن ہے محمدؐ)

اسی لئے ضرورت سے زیادہ ظاہر ہے..............

جنہیں علم نے چاٹا تک نہیں، اُن کے سمجھ میں ہی نہیں آتی یہ بات کہ نبیؐ حاضر ناظر کیسے ہے؟ علیؑ حاضر ناظر کیسے ہے؟ ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟ نظر آنے کیلئے فاصلہ ضروری ہے جو چیز انتہائی قرب پہ ہو وہ نظر نہیں آتی..........آنکھ میں پڑنے والا تنکا کبھی نظر آیا ہے؟

نبیؐ و علیؑ تیری شہہ رگ سے قریب ہیں، نظر کیسے آئیں.......... ؟

مَیں علیؑ کے پاس پہنچا......یا علیؑ! نہ اللہ کی محبت، نہ نبیؐ کی، تیری کیوں؟ فرمایا جس نے اس سے پیار کیا اس نے غائب سے پیار کیا ظاہر سے نہیں، جس نے نبیؐ سے کیا ظاہر سے کیا غائب سے نہیں......اور یا علیؑ! تم..........

اَنَا ظَاهِرُ رَبِّیْ وَ بَاطِنُ الرَّسُوْلِیْ

مَیں اُس کا ظاہر ہوں، رسول کا باطن ہوں۔ (نعرے)

اَلْمُرْتَدِیْ بِالْكِبْرِيَاءِ وَالنُّوْرِ وَالْعَظْمَةِ

کبریائی کی چادر، نور کی چادر، عظمت کی چادر......

آگے علیؑ کی بیٹی فرماتی ہیں

وَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ تقدمَ بِهِ الْحَيَاةَ العائمة الازلية الّتی لَا مَوْتَ مَعَهَا

تیرے اُس اسم کا واسطہ دے رہی ہوں، دائمی حیات کو دوام جس کے سبب ہے۔

وہ اسم جس کے ساتھ موت نہیں ہے......جس کے ساتھ فنا نہیں...... یعنی اپنے نانا کیلئے فرما رہی ہیں بی بیؑ ...... یہ ہیں حیات دائمی کا مصدر......

Presented by Ziaraat.Com

اِسی لئے اللہ سورۂ الانفال میں کہہ رہا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۝

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کا رسولؐ جب بلائے چلے جانا، جواب دینا (کیوں) تا کہ محمدؐ تمہیں حیات عطا کرے۔

زندوں سے کہہ رہا ہے تمہیں زندگی عطا کرے..........

مَیں بھاگا بھاگا رسولؐ کے پاس پہنچا.....یارسول اللہ! مجھے تو آپ نے بلایا ہی نہیں.....مَیں پہلے آگیا.....مَیں زندہ تو ہوں، وہ حیات کونسی ہے جو آپ مجھے دیں گے؟

قَالَ هِيَ وِلَايَةُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ

فرمایا علیؑ کی ولایت..................

(درود پڑھ لو دل کے بآوازِ بلند..........)

لاکھ دریا علم کے بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ بہیں شام والی بی بیؑ راضی نہیں ہوتی......

نہ وہ ہمارا علم سننے آتی ہے.....نہ اُسے ہماری خطابتوں سے کچھ لینا دینا......

وہ صرف رونے آتی ہے..........

جس کے دل میں ہے قبر سلطانِ کربلا کی..........اور جس کو یہ اِدراک ہے کہ آج کا رونا اُسی کو نصیب ہے جو آج یہاں ہے......

بہت بڑی نعمت ہے یہ غم......اتنی بڑی نعمت نہ لفظوں میں بتائی جاسکتی ہے، نہ تصور میں سما سکتی ہے..........

آخر کچھ تو تھا کہ لہو رونے والا بھی ہاتھ ملتا چلا گیا کہ بابا تیرے رونے کا حق ادا نہ

Presented by Ziaraat.Com

ہو سکا..........(اللہ اکبر)

علماء سے پوچھنا، تحقیق کرنا..........جب مقتل میں آئے ناں..........یہ تو پڑھنے والے بتا دیتے ہیں کہ بیبیاں ایسے ہی اُتری ہیں اونٹوں سے جیسے عباسؑ گھوڑے سے اُترے تھے.....عباسؑ کب اُترے تھے گھوڑے سے.....جب شانے نہیں رہے تھے.....اِسی لئے ہتھیلیوں کے بل نہیں اُترے..........

اُترے کیسے تھے؟ چہرے کے بل........زینبؑ بھی جب اُتریں تو ہاتھ پسِ گردن بندھے ہوئے تھے..........

بیبیاں تو اُتر گئیں..........تیرے خون رونے والے امام کو شامیوں حرامیوں نے ایک لنگڑے اونٹ پر رسیوں سے باندھ دیا تھا..........سجادؑ نہیں اُتر سکے..........

امام سجادؑ کہتے ہیں اگر میری پھوپھی نہ ہوتی تو مَیں مقتل میں گر گیا ہوتا.....چونکہ مَیں نے اپنی بے بسی دیکھی..........

ہر بی بیؑ نے ابھی وداع شروع ہی کیا تھا کہ شمر حرامی نے نقارے پر چوٹ ماردی..........چلو چلو..........ساری بیبیاں حسینؑ کو چھوڑ کے چل دیں..........لیکن ....ایک بی بیؑ جس نے ابھی ابھی قسم کھائی تھی.....جب تک زندہ ہوں ٹھنڈا پانی نہیں پینا..........جب تک زندہ ہوں چھت کے نیچے نہیں بیٹھنا..........اصغرؑ کی ماں نے ....حسینؑ کا لاشہ نہیں چھوڑا..........شمر نے قافلہ چلانا چاہا..........

سجادؑ نے رو کر کہا..........ملعون! ابھی میری اماں بابا کے لاشے پہ ہے ....میری اماں آجائے پھر قافلہ چلے گا......

یہ حرام زادہ ہاتھ میں کوئی چیز لے کر ربابؑ کی طرف دوڑا..........زینبؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

روکے کہا.....رباب! جلدی آ..........

اب تصور کر سکتے ہو تو کرو.....بی بیؑ کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے.....اسی عالم میں زانوؤں کے بل اُٹھنا چاہا.....ابھی اُٹھ ہی رہی تھی کہ اللہ جانے شمر نے کیا ظلم کیا..........دوبارہ بی بیؑ کا منہ حسینؑ کے قدموں پہ لگا..........کندھے سے خون کا فوارہ نکلا..........آسمان کی طرف دیکھ کر کہا.....تیرا لاکھ احسان کہ دوسری دفعہ حسینؑ کے پاؤں چومنے کا موقع مل گیا..................

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

Presented by Ziaraat.Com

مجلس نمبر 10۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ الم نشرح کا آغاز پیش نظر ہے میرے......

مگر اس سے پہلے جو نقوی صاحب نے ترجمے میں آپ کو سنایا میں وہ حدیث معصومؑ کی زبانی عربی میں سنا دیتا ہوں......

اور یہ صرف معانی الاخبار میں ہی نہیں بلکہ شیخ صدوقؒ نے کتاب التوحید میں بھی اُسے لکھا ہے۔

فرمایا اَلْاَلِفُ آلَاءُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ بِوِلَایَتِنَا، وَاللَّامُ لُزُوْمُهٗ عَلٰی خَلْقِهٖ بِوِلَایَتِنَا، و الهاء هوانٌ لِمَنْ خَلَفَ آلَ مُحَمَّدٍ۔

الف سے آلاء ہے یعنی وہ نعمتیں جو اللہ نے مخلوق کو ہماری ولایت کی صورت میں عطا کی ہیں اور لام سے یہ مراد ہے کہ اس نے مخلوق پر (انسانوں پر نہیں) پوری مخلوق پر ہماری ولایت واجب نہیں......لازم کردی..........

کیونکہ واجب ساقط بھی ہو جاتا ہے......لازم ساقط نہیں ہوتا......

واجب ساقط بھی ہوتا ہے، قصر بھی ہوتا ہے لیکن لازم نہ قصر ہوتا ہے اور نہ ساقط ہوتا ہے......اور ھا سے مراد ہے کہ جو بھی آلِ محمدؐ کی مخالفت کرے اللہ اسے رُسوا کر دیتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

سُورَۃُ الۡاِنۡشِرَاح بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ٪﴿۸﴾

کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟

شرح صدر اور ہوتا ہے، شق صدر اور ہوتا ہے..........

یہ نہیں فرمایا کہ کیا ہم نے آپ ؐ کا سینہ شق نہیں کیا..... یہ نہیں..... کیا ہم نے آپ ؐ کا سینہ کھول نہیں دیا؟

اچھا دیکھیں..... جو میرا نوکر ہے وہ میری اجازت کے بغیر پانی نہیں پیتا..... اُس کی یہ مجال ہے کہ وہ مجھے گریبان سے پکڑے..... زمین پہ پٹخے..... پھر لٹا دے..... میرے سینے پر چڑھ جائے..... اور میرا سینہ پھاڑ دے..... (اللہ جانے تم یہاں ہو بھی یا نہیں؟!)

مَیں بات کہہ کر گزر گیا..........

جو جبرئیلؑ میرے نبی ؐ کی بیٹی کی نوکرانیوں سے جھڑکیاں کھاتا ہے..... وہ نبی ؐ کو لٹا کر سینہ پھاڑ رہا ہے..........؟! (نعرے)

جو بغیر اجازت اندر نہیں آتا..... جو آیت پہنچانے سے پہلے کہتا ہے یا سید، یا طٰہٰ، یا عاقب، یا حاشر، یا مالک! کئی کئی لقب گِنتا ہے پھر آیت پہنچاتا ہے..... وہ لِٹائے گا رسول ؐ کو ....؟!

شرحِ صدر اور شقِ صدر میں فرق پہچان! اگر شرح سینہ پھاڑنا ہے..... مَیں

Presented by Ziaraat.Com

آیت پڑھتا ہوں، اس کا جواب دے..... سورہ الزمر میں اللہ ارشاد فرما رہا ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۞

فرمایا جس شخص کا سینہ اللہ اسلام کیلئے کھول دے اور وہ اپنے ربّ کی طرف سے نور پر ہو گیا وہ اُس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو ایسا نہیں ہے۔

اب بتاؤ..... اللہ اسلام سینے پھاڑ کر داخل کرتا ہے..........؟ یا اپنی چھاتی پھاڑو ، یا رسولؐ کے متعلق یہ نہ کہو..........

اللہ تیرا سینہ پھاڑے بغیر تجھے اسلام دے سکتا ہے..... اُس کا سینہ شق کئے بغیر نبوت نہیں دے سکتا.......... (نعرے)

اسی طرح سورہ الانعام میں فرما رہا ہے:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۞

اللہ جس شخص کی ہدایت کا ارادہ کرلے، اُس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے۔

جی..... پھاڑا نہیں، کھولا.......... اور آگے سورہ کا مزاج بتا رہا ہے کہ بات احترام کی طرف جارہی ہے..........

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۞ الَّذِيْٓ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۞

ہم نے آپ کی پشت سے وہ بوجھ نہیں ہٹا لیا جو آپ کی کمر کو جھکائے دے رہا تھا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۞

کیا ہم نے آپ کے ذکر کو رفعت عطا نہیں کی۔

پہلے توہین کی بات کرے پھر رفعت کی، یہ بات عقل میں آنے والی ہے.....؟!

Presented by Ziaraat.Com

اصل بات یہ تھی کہ رسولؐ سوچا کرتے تھے اُمت کے بارے میں، کیسے بخشی جائے گی؟ اللہ نے فرمایا گھبراتا کیوں ہے جب کائنات تیرے صدقے میں بنائی ہے مطمئن رہ، بخش دی............

بخشنے کے بعد یہ کہہ رہا ہے:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

جو غم تیرے سینے کو تنگی پہ مائل کر رہا تھا کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا اور میرے رسولؐ! گھبراتا کیوں ہے؟

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

ہر مشکل کے سات یُسر موجود ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اس کے حروف تیرہ (۱۳) ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اس کے حروف بارہ (۱۲) ہیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ کے حروف چودہ (۱۴) ہیں۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اس کے حروف تیرہ (۱۳) ہیں۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا، اس کے تیرہ (۱۳) حروف ہیں یعنی تیرے سینے کو فراغ کرنے والے تیرہ ہیں۔

تو اُمت کے غم میں ہے کہ بخشی جائے گی............ مَیں نے تیرہ تیرہ (۱۳،۱۳) سفارشی رکھے ہوئے ہیں............ (نعرے)

علیؑ سے لے کر قائمؑ تک تیرہ (۱۳) تیرا سینہ کھولنے والے............

Presented by Ziaraat.Com

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے حروف بارہ (۱۲)......

اے میرے حبیبؐ! غضنفر جیسا دو ٹکے کا بندہ تیرا ذکر کرے نہ کرے تیرا ذکر

کرنے کیلئے بارہ امام موجود ہیں............ (بلند ترین نعرے)

بشر تیرا ذکر کرے نہ کرے، اللہ کی بارہ زبانیں تیرا ذکر کرتی ہیں............

کیا راز ہے ؟ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

ہر مشکل کے ساتھ یُسر ہے...... آگے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا پہلی آیت کے

حروف چودہ (۱۴)، دوسری کے تیرہ (۱۳)...... یہی ہوتا ہے لطف قرآن سمجھنے اور پڑھنے کا،

یعنی کچھ مشکلیں ایسی ہیں جن کے مشکل کشا تیرہ (۱۳) کچھ ایسی ہیں جن کے چودہ (۱۴)

(نعرے)

فرق کیا ہے مَیں پھر پڑھتا ہوں دونوں آیتیں......

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

سارے حرف ایک جیسے ہیں۔ ایک حرف "ف" زیادہ ہے یعنی چودہ میں کوئی

"ف" والا شامل ہے............ (نعرے)

"ف" کا حرف خلق ہی فاطمہؑ کے لئے ہوا............

اللہ فرماتا ہے میرے حبیبؐ! گھبراتا کیوں ہے تیری اُمت کی مشکل کشائی

کے لئے مَیں نے کیا کیا سامان کئے............؟!

ایک اور سوال بھی تھا...... اُسے بھی سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں......

اِقْرَاْ...... پڑھانے آیا جبریلؑ، رسول کو......

Presented by Ziaraat.Com

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ......

جس کے بارے میں ہے

یَجْلِسُ قَعْدَةَ الْعَبْدِ

جیسے عبد بیٹھتا ہے......ایسے بیٹھا کرتا تھا رسولؐ کے سامنے......

اِقْرَأْ...... پڑھ...... پڑھانے آیا......

مَیں آیت پڑھتا ہوں، فیصلہ کیجئے.........!

سورہ بنی اسرائیل میں ہے......

اللہ فرماتا ہے ہر بندے کو ہم نامہ اعمال دیں گے قیامت کے دن اور پھر کہیں گے:

اِقْرَأْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

پڑھ اپنا نامۂ اعمال.........(نعرۂ حیدری)

تو اُس دن سکول کھولے جائیں گے......پڑھایا جائے گا؟ نہیں......اِقْرَأْ اِس لئے نہیں کہا جاتا کہ کوئی اَن پڑھ ہے..........

اللہ نے تو آیت بھیج کے بتایا کہ مَیں نے تیرے نوکر کو پیامبر وحی بنا کر اِس لئے بھیجا کہ اُس کو عزت ملے ورنہ یہ کیا جانے حقیقتِ قرآن..........؟!

اِقْرَأْ......تُو خود پڑھ......بالکل ایسے ہی ہے جیسے تین دن کے بچے کو کعبے کی چھت کے نیچے رسولؐ نے اُٹھایا اور کہا یَا عَلِیُّ اِقْرَأْ......اے علیؑ! پڑھ.........(نعرے)

ایک سو چودہ (۱۱۴) کتابیں پڑھ دیں......نازل ہونے سے پہلے قرآن پڑھ دیا......جو وزیر ہے محمدؐ کا اسے اِقْرَأْ......کہو تو وہ ایک سو چودہ (۱۱۴) کتابیں پڑھے......اور رسولؐ سے کہو تو وہ کہے مَیں پڑھا ہوا نہیں ہوں.........!!

Presented by Ziaraat.Com

الزام ہے ہم پہ کہ ہم علیؑ کو نبیؐ سے بڑھاتے ہیں..........اب تو دیکھ کہ ہم کہاں کھڑے ہیں.....تو کہاں کھڑا ہے؟

میرا رسولؐ خود حقیقتِ قرآن ہے اور وہ علیؑ سے سُن ہی اس لئے رہا ہے کہ وہاں تو اکٹھے پڑھا کرتے تھے.....مدتیں ہو گئیں تیرا لہجہ نہیں سُنا.....پڑھ.........(نعرے)

علیؑ بادشاہ فرماتے ہیں کہ ہم آدمؑ کی صُلب سے عبدالمطلب تک، مَیں اور میرا سردار اکٹھے رہے.....پھر ہم الگ ہو گئے.....مَیں صُلبِ ابوطالبؑ میں چلا گیا، وہ صُلبِ عبداللہ میں.....میرا چچا عبداللہ اور میرا بابا ابوطالبؑ یہ کعبے کی دیوار کے سائے میں بیٹھتے تھے.....وہ آپس میں باتیں کرتے تھے......

يَتَحَدَّثَانِ وَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ مِنْ ظُهُوْرِ آبَاءِ نَا

مَیں اور نبیؐ اپنے اپنے باپ کی صلب میں رہ کر باتیں کرتے تھے..........

یا علیؑ! بتا دیجئے.....سارے خُمار ہیں تیرے.....باتیں کیا کرتے تھے

فرمایا......

اَنَا اَقْرَأُ الْقُرْآنَ حِيْناً وَهُوَ يَسْمَعُ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ حِيْناً وَّ اَنَا اَسْمَعُ.

کبھی مَیں قرآن پڑھتا وہ سُنتے کبھی وہ قرآن پڑھتے مَیں سُنتا..............(نعرے)

وہ صلبوں میں ایک دوسرے کو سنا رہے ہیں.....تُو کہتا ہے کہ وہ پڑھا ہوا نہیں ہے..........!

ایک اور بات.....جی، جبریلؑ قرآن کو لاتا ہے تو رسولؐ کو پتا چلتا ہے ورنہ پتا نہیں چلتا.....لاحول ولا قوۃ......

Presented by Ziaraat.Com

جبریلؑ کی تخلیق کے مشوروں سے پہلے میرا رسولؐ جانتا

ہے قرآن کیا ہے..........

علمائے زمانہ کو غضنفر چیلنج کرنے لگا ہے.....کیا، عقلِ رسولؐ کی دوسری تجلی کا نام

ہے قرآن..........(نعرے)

دوسری تجلی..........!

اسی لیے قرآن صامت کہلاتا ہے اور جو پہلی تجلی ہے وہ قرآن ناطق کہلاتا ہے

..........(دادو تحسین)

رسولؐ گھر میں ہیں، جبریلؑ آیا.....اجازت مانگی، آجا.....اندر گیا.....رسولؐ

معروف تھے.....جبریل ادب سے سر جھکا کے کھڑا ہو گیا.....کر کیا رہے تھے رسولؐ

..........؟

عمامہ باندھ رہے تھے.....جبریلؑ کی نگاہیں میرے رسولؐ کے کعبہ رخسار کا

طواف کرنے لگیں.....نقش بر دیوار ہو گیا..........اور زیر لب بڑبڑا رہا ہے.....مَا اَحْسَنَ

الْعَمَامَةُ.....مَا اَحْسَنَ الْعَمَامَةُ.....کیا خوبصورت دستار باندھی جا رہی ہے..........!!

اسی واقعہ کو خدائے سخن میر انیسؒ نے بھی قلمبند کیا ہے:

بلا تشبیہ پیچ پھیرتے ہوئے رسولؐ نے کہا جبریل! جی سردار..........

وحی کہاں سے لیتے ہو.....؟

عمامہ کھڑے باندھتے تھے شاہ سرفراز

جبریل سے فرمایا کہ اے مونس و دم ساز

جس پردہ قدرت سے تمہیں آتی ہے آواز

Presented by Ziaraat.Com

دیکھو تو ہٹا کر اُسے پوشیدہ ہے کیا راز

وہ بولا کہ کیا تاب پر وبال جلیں گے

شہ بولے ہم اِک مُو کے عوض پر تجھے دیں گے

یہ شب معراج نہیں ہے......وہ بھی تُو خود رُک گیا تھا......مَیں نے تو کہا تھا آ......

آ، اے میرے دوست! میرے رسولؐ کے اختیار سُن...... جسے ہم سلطانِ مملکتِ احدیت کہتے ہیں۔

جس پردۂ قدرت سے تمھیں آتی ہے آواز

دیکھو تو ہٹا کر اسے پوشیدہ ہے کیا راز

کیونکہ اللہ تو بدن رکھتا نہیں، تمھیں کیسے آواز آتی ہے؟ (نعرے)

منظر رکھنا ہے تصور کدے میں سجا کے...... بلاتشبیہ رسولؐ عمامہ باندھ رہے ہیں

......ایک ہاتھ اِس پلو میں......ایک ہاتھ دوسرے پلو میں جو چھوڑا ہوا تھا............

وہ بولا کہ کیا تاب پر وبال جلیں گے

جب اجازت مل گئی......جبریلؑ نے فوراً سوچا...... بات تو ٹھیک ہے، اس کے بچے کے گہوارے فرشتوں کو پَر دیتے ہیں............

بچے خود نہیں اس کے گہوارے سے فرشتہ چھو جائے تو غیرتِ کردگار کی بجلی سے جلے ہوئے پَر پھر اُگ آتے ہیں............! جب کہا ناں......ایک بال کے بدلے پر

جبریل نے سنتے ہی نبیؐ سے یہ پیا پے

جنبش میں پلک کی کئے اطباق فلک طے

دیکھا تو وہاں جا کے نظر آئی عجب شے

Presented by Ziaraat.Com

دیکھا تو یہ دیکھا جو وہاں تھا وہی یاں ہے

پردے میں خدا تو نہیں محبوبِ خدا ہے

عمامہ اُسی طرح کھڑا باندھ رہا ہے

ہاتھ بھی وہیں ہیں..........!!

دیکھا .....واپس آیا .....زمین پر بھی وہی منظر ....پاؤں پہ گر پڑا

.....کہا میں درمیان میں کیوں ہوں؟

وہاں تو خود ہو..........

کہیں رُتبہ ءِ توحید میں دیکھتا ہوں تو تیرا چھوٹا بھائی نظر آتا ہے.....کہیں پردۂ غیب میں تُو نظر آتا ہے..........

مَیں کیوں ہوں درمیان میں..........؟

کہا، وہ تو جبریل تجھے شرف دینا تھا اپنا نوکر بنا کر.....ورنہ ہمیں حاجت نہیں..........

خطبہ غدیریہ میں امیر کائناتؑ (جب ظاہری حکومت تھی ناں علیؑ بادشاہ کی تو اٹھارہ (۱۸) ذوالحجہ جمعہ کے دن آ گئی.....تو اُس دن جو دو خطبے خیبر شکن نے ملا کر پڑھے، اُسی خطبہ کا نام ہے خطبہ غدیریہ.....اور اُسے شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی رضوان اللہ علیہ نے مصباح المتہجد میں لکھا ہے)

پہلے توحید پر جو بولا، وہ علیؑ ہی بول سکتا تھا..........خدا کی قسم! جب یہ گھرانہ توحید پر بولتا ہے ....کہیں یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے اللہ سُنا ہوا ہے .....لگتا یہی ہے کہیں ناں کہیں دیکھا ہوا ہے..........(داد و تحسین)

Presented by Ziaraat.Com

جب نبوت کی باری آئی......رسولؐ کی رسالت کی گواہی دے کے لسان اللہ نے فرمایا

استخلصه فی القدم علی سائر الامم علی علم منه انفرد عن الشا کل والتماثل من ابناء الجنس انتخبه آمراً و نا هیاً عنه اقامه فی سائر عالمه فی الاداء مقامه اِذ لاتدرکه الابصار ولا تحویه خواطر الافکار ر لاتمثله ....الظنون فی غوامض الاسرار لا اله الا اللّٰه الملک الجبار .

قِدم میں جب کوئی قدیم سے قدیم شئے بھی نہیں تھی ، اُس قِدم میں چونکہ اللہ جانتا تھا کہ کون کیا ہوگا، تو اللہ نے قِدم میں محمدؐ کو اپنے لئے چُن لیا

چونکہ اللہ کو نگاہیں دیکھ نہیں سکتیں

فکریں اسے گھیر نہیں سکتیں

اسرار میں گمان اس کی تصویر بن نہیں سکتے ....

چونکہ نہج البلاغہ میں علیؑ بادشاہ کا فرمان ہے

اِنَّ اللّٰهَ اِحْتَجَبَ عَنِ الْقَوْلِ كَمَا احْتَجَبَ عَنِ الْاَبْصَارِ .

اللہ جیسے نظروں سے چھپا ہوا ہے، ایسے عقلوں سے بھی چھپا ہوا ہے۔

تو یا علیؑ ! اُسے پہچانتا کون ہے؟

فرمایا......جن سے عقل نکلی......

چونکہ اُسے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا......اُس نے مخلوق بھی بنائی تھی......اُسے نگاہیں دیکھ نہیں سکتی......فکریں سوچ نہیں سکتیں......گمان اُسے بُن نہیں سکتے......

پھر کیا کیا اُس نے؟

Presented by Ziaraat.Com

اُس نے کہا میرے حبیبؐ! مجھے تو کوئی دیکھ نہیں سکتا مخلوق میں بتاؤں گا ......اُن کی حاجتیں ہوں گی......تُو میری جگہ بیٹھ سکتا ہے...... (نعرے)

اللہ نے بٹھایا اُسے اپنے مقام پر..........تُو بیٹھ جا میرے مقام پر......میری مملکتِ احدیت ہے......تُو اس کا سلطان بن جا......رسولؐ نے کہا......تُو نے نوازا مَیں نے سر جھکا کے مانا......تُو نے خود کہا ہے کہ تُو سلطان ہے..........بادشاہوں کے وزیر ہوتے ہیں، مَیں یہ کام اپنے وزیر سے کراؤں گا.......... (نعرے)

کیونکہ شہرِ نبوت کی رسم یہی ہے......شہرِ رسالت کی ریت یہی ہے..........

سلیمانؑ بن داؤدؑ نے ملکہ بلقیس کا تخت خود نہیں منگوایا، وزیر سے کہا......اُس کی جگہ پر بیٹھا ہے تیرا رسولؐ..........اور کارکن بن کے کارِ کائنات چلا رہا ہے اُس کا وزیر علیؑ..........

اور یہی میدانِ قیامت میں ہوگا..........

عرش پہ بیٹھا ہوگا تیرا رسولؐ......اور میدان میں اُس کا وزیر کھڑا ہو کے......جہنم سے کہہ رہا ہوگا:

هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لَکِ......هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لَکِ......

هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لَکِ......

یہ تیرے لئے ہے، یہ میرے لئے ہے......

اب تو یقین آ گیا ہوگا کہ ہمیں رسالت آتی ہے......اور خدا کی قسم! ہر ایک سے بڑھ کر آتی ہے کیونکہ ہر ایک نے رسالت مولوی سے پوچھی......ہم نے مولاؑ سے پوچھی .... (نعرے)

آپ کی محبت کو دیکھتے ہوئے ایک تحفہ دیتا ہوں..........جملہ وہی ہے......

Presented by Ziaraat.Com

کہ رسولؐ کے اپنے ہم جنسوں میں بھی، نہ اُس کی کوئی مثل ہے، نہ اُس کا کوئی ہمشکل ہے..........

رسولؐ کے اپنے ہم جنسوں میں..... تیرے میرے میں نہیں.....

کہنے والا اگر کوئی عالم ہوتا..... مَیں بات ٹال دیتا، عالم غیر معصوم ہوتا ہے، وہ بھول سکتا ہے..... کہنے والا علیؑ ہے..........

نہ اُس کی کوئی مثل.......... یہ تو آسان ہے.....

چکر میں ڈالا ہے لفظ ہم شکل نے..... کہ اُس کا کوئی ہم شکل نہیں..........اور مَیں سنتا ہوں.....علی اکبرؑ ہم شکل رسولؐ..........

آؤ.....اب کھولوں راز..... .....

رسولؐ نے دنیا چھوڑ دی.....

حسینؑ روز نانا کے مزار پہ جاتا.....نانا! واپس آ.......... مَیں نہیں رہ سکتا .....مَیں نہیں رہ سکتا..........

بتیس (۳۲) برس گزرے، آوازِ قدرت آئی.....اے حقیقتِ محمدیہؐ! ایک دفعہ حسینؑ کے لئے پھر جا..... سنبھالو! اپنے آپ کو..... مجھے فقرہ کہنے دو..........

رسولؐ کہہ گئے تھے، ہم جاہل تھے، ہم سمجھ نہ سکے وہ تو کہہ گئے.....

اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ. (بلند ترین نعرے)

تمہارے تصور سے بھی پہلے مجلس تمام کرنے لگا ہوں مَیں .....بس یہ سوچ لینا اگلے سال وہی روئے گا جو ہوگا.....

مَیں نے پہلی مجلس میں ہی مولا حسنؑ کی شہادت کے جملے کہہ دیئے تھے.....لیکن

Presented by Ziaraat.Com

بچوں نے بتایا کہ آج تابوت ہے.....تو اس کے حوالے سے بس دو فقرے کہنے لگا ہوں زیادہ نہیں...........

اور اس یقین کے ساتھ کہ جس نے جنازے سے تیر چنے وہ پردے میں موجود ہے...........(اللہ اکبر) .... (گریہ بلند ہوا)

تصور میں لاؤ.....زہر مل چکا ہے حسنؑ کو..........ادھر زہر ملا.....جگر کے ٹکڑے باہر آنے پہ تیار ہوئے.....حسنؑ نے کہا کوئی میری زینبؑ کو بلائے..........اپنے گھر علیؑ کی بیٹی تڑپ کر کھڑی ہو گئی.....فضہ میرے حسنؑ کو کچھ ہو گیا..........فضہ میرا دل کہہ رہا ہے..........!

دوڑی علیؑ کی بیٹی .....حسنؑ نے پوری طاقت سے دبایا ہوا ہے سینے کو.....کہ زینبؑ کے آنے سے پہلے ٹکڑے باہر نہ گریں.....پڑھنے والے تو یہ بتا دیتے ہیں کہ بی بیؑ نے طشت میں ٹکڑے سنبھالے..........یہ ٹھیک ہے.....مَیں تردید نہیں کرتا.....طشت میں سنبھالے ضرور، لیکن بعد میں.....حسنؑ نے دبایا ہوا ہے سینے کو.....جیسے ہی زینبؑ نے دروازے پہ قدم رکھا.....ضبط ٹوٹ گیا.....خون کی پہلی اُلٹی آئی..........اب تھال اُٹھانے کا وقت نہیں تھا..........زینبؑ نے دوڑ کے ہاتھوں کا پیالہ بنایا..........

حسنؑ کا خون چہرے پہ ملا.....بالوں پہ ملا.....کہا، جا کے اماں کو دکھاؤں گی..........تیرے بعد حسنؑ کا یہ حال ہوا..........(ماتم حسینؑ)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

Presented by Ziaraat.Com

کہ رسولؐ کے اپنے ہم جنسوں میں بھی، نہ اُس کی کوئی مثل ہے، نہ اُس کا کوئی

ھمشکل ہے............

رسولؐ کے اپنے ہم جنسوں میں...... تیرے میرے میں نہیں......

کہنے والا اگر کوئی عالم ہوتا...... میں بات ٹال دیتا، عالم غیر معصوم ہوتا ہے، وہ

بھول سکتا ہے...... کہنے والا علیؑ ہے............

نہ اُس کی کوئی مثل............ یہ تو آسان ہے......

چکر میں ڈالا ہے لفظ ہم شکل نے...... کہ اُس کا کوئی ہم شکل نہیں............ اور میں

سنتا ہوں...... علی اکبرؑ ہم شکل رسولؐ............

آؤ...... اب کھولوں راز...... ......

رسولؐ نے دنیا چھوڑ دی......

حسینؑ روز نانا کے مزار پہ جاتا...... نانا! واپس آ............ میں نہیں رہ سکتا

......میں نہیں رہ سکتا............

بتیس (۳۲) برس گزرے، آوازِ قدرت آئی...... اے حقیقتِ محمدیہؐ! ایک

دفعہ حسینؑ کے لئے بکھر جا...... سنبھالو! اپنے آپ کو...... مجھے فقرہ کہنے دو............

رسولؐ کہہ گئے تھے، ہم جاہل تھے، ہم سمجھ نہ سکے وہ تو کہہ گئے......

اَلْحُسَيْنُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ. (بلند ترین نعرے)

تمہارے تصور سے بھی پہلے مجلس تمام کرنے لگا ہوں میں ......بس یہ سوچ لینا

اگلے سال وہی روئے گا جو ہوگا......

میں نے پہلی مجلس میں ہی مولا حسنؑ کی شہادت کے جملے کہہ دیے تھے...... لیکن

Presented by Ziaraat.Com

بچوں نے بتایا کہ آج تابوت ہے.....تو اس کے حوالے سے بس دو فقرے کہنے لگا ہوں زیادہ نہیں..........

اور اس یقین کے ساتھ کہ جس نے جنازے سے تیر چنے وہ پردے میں موجود ہے..........(اللہ اکبر) .... (گریہ بلند ہوا)

تصور میں لاؤ.....زہر مل چکا ہے حسنؑ کو..........ادھر زہر ملا.....جگر کے ٹکڑے باہر آنے پہ تیار ہوئے.....حسنؑ نے کہا کوئی میری زینبؑ کو بلائے..........اپنے گھر علیؑ کی بیٹی تڑپ کر کھڑی ہوگئی.....فضہ میرے حسنؑ کو کچھ ہوگیا..........فضہ میرا دل کہہ رہا ہے..........!

دوڑی علیؑ کی بیٹی.....حسنؑ نے پوری طاقت سے دبایا ہوا ہے سینے کو.....کہ زینبؑ کے آنے سے پہلے ٹکڑے باہر نہ گریں.....پڑھنے والے تو یہ بتا دیتے ہیں کہ بی بیؑ نے طشت میں ٹکڑے سنبھالے..........یہ ٹھیک ہے.....میں تردید نہیں کرتا.....طشت میں سنبھالے ضرور، لیکن بعد میں.....حسنؑ نے دبایا ہوا ہے سینے کو.....جیسے ہی زینبؑ نے دروازے پہ قدم رکھا.....ضبط ٹوٹ گیا.....خون کی پہلی اُلٹی آئی..........اب تھال اُٹھانے کا وقت نہیں تھا..........زینبؑ نے دوڑ کے ہاتھوں کا پیالہ بنایا..........

حسنؑ کا خون چہرے پہ ملا.....بالوں پہ ملا.....کہا، جا کے اماں کو دکھاؤں گی..........تیرے بعد حسنؑ کا یہ حال ہوا..........(ماتم حسینؑ)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

Presented by Ziaraat.Com